

U23068 . Date 23-12-09

Title - BAZM-E-SUKHAN

Creator - Sayyed Ali Hasan Khan.

Publisher - Maths Maani Mufeed Dar (AGSO).

Date - 1209 14

Pages - 156.

Subjects - Ussul Shar'iyi - Jir'iyah May Takrisi,
Takris Shar' May Jir'iyah.



الشُّعْرُ كُلُّهُ حَسَنٌ وَقَبِيحٌ قَبْلَهُ

بعد عدلت هر جناب زوایا جهان بکیم صاحب الیه یاست بهو بال انکره ترکین ستمی



بکوشش بلخ و عرق ریزی تام باهتام عاصی احمد خان صوفی مظله العالی

مطبع آفرین معین اکبر ریحی طبع یون



صفحه	تخلص شاعر و نام شاعر	سمه	موضوع
۳-۱	دیباچه	"	آشوب - میرزا علی خان بابر
	حرف الالف	۸	آشنا - میرزا علی مرشد آبادی ..
۴	آباد - مهدی حسن لکنوی ..	"	آشنا - میرزا علی مرشد آبادی ..
"	آبرو - نجم الدین	"	آشنا - عبد الکیم خان ساکن کلکتہ
"	آتش - خواجہ حیدر علی لکنوی	"	آشنا - آغا مرزا دہلوی
"	آرزو - سلج الدین علی خان کبر آبادی	"	آشنا - ابو مظفر مجاہد الدین
۵	آرزو - مرزا علاء الدین دہلوی	"	شاه عالم بادشاہ
"	آزاد - خواجہ ضیاء الدین دہلوی	"	آگاه - میر حسن علی لکنوی
"	آزاد - مرزا اعظم شاہ شہزادہ ..	"	آگاه - محمد صلاح دہلوی
"	آزاد - میر فتح اللہ دکنی	"	آگاه - سید محمد رضا دہلوی
"	آزاد - مفتی محمد صدر الدین خان	۹	آگہ - پندت جوالا ناتھ ساکن کلکتہ
"	دہلوی	"	آہی - شیخ عبدالرحمن دہلوی
	حرف الف مقصورہ		
"	آشفہ - مرزا رضا قلی لکنوی	۹	اثر - سید محمد
"	آشفہ - عظیم الدین خان دہلوی	"	اثر - عبدالرزاق شاہجہان آبادی
"	آشفہ - حکیم سید نور علی شاہجہان آبادی	۱۰	احسان - حافظ عبدالرحمن خان دہلوی
"	آشفہ - گلاب سنگ دہلوی ..	"	احسن - مولوی محمد احسن صغی پوری
"	آشفہ - امر ناتھ دہلوی ..	"	احسن - مرزا احسن علی دہلوی ..
"	آشفہ - حاجی عبداللہ ساکن سلیم پور	"	احسن - مولوی محمد احسن کاکوروی

RESERVE BOOK

صفحہ	تخلص شاعر و نام شاعر	صفحہ	تخلص شاعر و نام شاعر
۱۱	احسن - احسن اللہ خان جہان آبادی		وزیر بہادر شاہ بادشاہ دہلی ...
"	احقاؤ - سید احفاد علی سسوانی -	"	اصغر - سید اصغر علی ساکن نرسنگ پور
"	احقر - غلام نبی دہلوی	۱۵	اظہر - سردار مرزا لکھنوی
"	احمد - مرزا احمد بیگ	"	انسوس - میر شہ علی ساکن نارنول -
"	اختر - واجد علی شاہ بادشاہ اودہ	"	افسر - مرزا محمد دہلوی
"	اختر - تاضی محمد صادق خان ساکن	"	افضل - سید افضل حسین لکھنوی
	ہوگلی نواح کلکتہ	"	افسون - آغا حیدر لکھنوی
۱۲	اختر - مرزا وجیہ الدین دہلوی	"	افضل - سید افضل علی خان لکھنوی
"	ارشاد - مرزا عبد الغنی دہلوی	۱۶	افضل - منشی حسن یار خان لکھنوی
"	ارمان - شاہ علی	"	افضل - افضل علی خان
۱۳	اسد - میرامانی دہلوی	"	افغان - الف خان
"	اسرار - مرزا سپہر شکوہ شہزادہ	"	اکبر نواب محمد اکبر خان دہلوی
"	اسعد - مرزا اسعد سبغت شہزادہ	"	اکرام - حکیم اکرام اللہ خان دہلوی
"	اسیر - مظفر علی خان ساکن ایٹھی	"	الفت - ساکن مظفر نگہ
"	اسیر - میر کرم علی بریلوی	"	الغنی - راجہ پیارے لال عظیم آبادی
"	اسیر - سید نہال نبی	۱۶	الم - محمد علی دہلوی
۱۴	اسیر - گلزار علی خٹک نظیر کپڑا آبادی	"	امامی - خواجہ امامی دہلوی
"	اشک - مولوی بادعلی لکھنوی	"	امانت - سید آغا حسن لکھنوی
"	اصالت - سید فضل علی لکھنوی	"	امراؤ علی خان کولوی ساکن اگرہ
"	اصغر - نواب علی اصغر خان بہادر	"	امیر - نواب علی محمد خان دہلوی

صفحہ	تخلص شاعر و نام شاعر	صفحہ	تخلص شاعر و نام شاعر
۱۸	امیر منشی امیر احمد لکنوی	۱	بنو - طوائف شاہ جہان آبادی .
۱۹	انجام - حمزہ الملک نواب امیر خان	۲	بہادر - رن بہادر سنگہ ساکن اکبر آباد
۲۰	دہلوی	۳	بہار - منشی ٹیکچند جامع بہار ٹیچم دہلوی
۲۱	انشاء - میر انشاء اللہ خان مرشد آبادی	۴	بہار - مرزا علی لکنوی
۲۲	انیس - میر جبر علی دہلوی شمیم لکنوی	۲۷	بیان - خواجہ احسان اللہ دہلوی
۲۳	انیس - امیلہ ولد نواز شرف خان دہلوی	۲۸	بیباک - میر خف علی کوکوی
۲۴	باقی - مولوی سید عبدالنقی سوسانی	۲۹	بیتاب - خداوردی خان
۲۵	بجر - لا اعلم	۳۰	بیتاب - عباس علیخان ہاسپوری
۲۶	بجر - شیخ امداد علی لکنوی	۳۱	بیخواب - لا اعلم
۲۷	بدر - مرزا بلال قی بیگ شہزادہ دہلی	۳۲	بہار - سید ہادی علی لکنوی ..
۲۸	بدر - میر بیدل الدین ساکن کرناں	۳۳	بیدار - میر محمد علی دہلوی
۲۹	برق - مرزا محمد رضا خان بہادر	۳۴	بیدل - حکیم غلام حسین دہلوی -
۳۰	برق - قاضی نجم الدین ساکن بکنڈ آباد	۳۵	بیمار - شیخ علی بخش ساکن مراد آباد
۳۱	برکت - برکت علیخان ساکن خیر آباد	۳۶	تہا بان - میر عبدالحی دہلوی ...
۳۲	بسل - محمد عبدالحکیم دہلوی ...	۳۷	تہا بان - محمد جعفر الہ آبادی
۳۳	بسل - سید جبار علی ساکن چنار گڑھ	۳۸	تپش - یوسف علی دہلوی
۳۴	بسل - حافظ محمد حسین دہلوی	۳۹	تپش - مرزا محمد اسماعیل دہلوی ...
۳۵	بسل - مرزا عنایت علی لکنوی	۴۰	تجلی - میر محمد حسین دہلوی
۳۶	بلند - صفدر علی بیگ دہلوی ..	۴۱	تجل - حکیم شمس الدین خان دہلوی

صفحہ	تخلص شاعر و نام شاعر	صفحہ	تخلص شاعر و نام شاعر
۲۷	تجلی - لا اعلم لکهنوی	"	تکلیں - میر سعادت علی عظیم آبادی
۲۸	تجیر - غلام مصطفیٰ دہلوی	"	تنہا - لا اعلم ہاشندہ کلکتہ
"	تحسین - محمد حسین خان دہلوی ..	"	تہویر - خدا بخش خان دہلوی ...
"	مالک مطیع مصطفائی	۳۲	تنہا - محمد عیسیٰ دہلوی
"	ترقی - آغا محمد تقی خان بہادر	"	توتیر - عبدالقادر پنجابی
"	نیشاپوری فیض آبادی سکین	"	تور - مرزا غلام فخر الدین
"	تسلی - شیکارام لکهنوی	"	تیمور - مرزا سعادت سلطان دہلوی
"	تسلی - میر شجاعت علی دہلوی ..		ثانے مشکتہ
"	تسلیم - شیخ ممدی بخش سہارنپوری	"	ثابت - شیخ ثابت علی ساکن نواح پورب
۲۹	تسلیم - حاتم خان رامپوری ..	۳۳	ثاقب - مرزا ممدی
"	تسلیم - شیخ امیر اللہ فیض آبادی ..	"	ثاقب - نواب شہاب الدین
"	تسلیم - فشی انوار حسین سہسوائی	"	احمد خان رئیس لوہارو
"	تسکین - میر حسین دہلوی	"	ثبات - مہر علی ساکن ہڑبانہ
۳۰	تشنہ - محمد علی دہلوی	"	ثمر - احمد سعید دہلوی
"	تصور - سید حیدر حسن خان ساکن		جیسہ تازی
"	بنکھوڑا	۳۴	جاننصاب - میر یار علی لکهنوی ..
"	تصور - نبی بخش دہلوی	"	جانی - بیگم جان اہلیہ نواب آصف الدین
"	تصویر - بٹن دہلوی	"	بہادر
۳۱	تشق - سوادہ سید محمد شاہ جہاں آبادی	"	جرات - شیخ قلندر بخش دہلوی ...
"	تکلیں - مولوی غلام تہویر ساکن میدانی	۳۶	جزار - میر محمد حسین لکهنوی

صفحہ	تخلص شاعر و نام شاعر	صفحہ	تخلص شاعر و نام شاعر
۳۶	جلال - میرضامن علی لکنوی	"	حسن - مولوی ابوالحسن کاندھلہ
"	جلیل - سید جلیل احمد سوانی	"	حسین - غلام حسین خان شاہجہانپوری
۳۷	جلیل - سید جلیل احمد سوانی	"	حسین - سید غلام حسین دہلوی
"	جوش - نظام الدین پنجابی	"	حشم - حکیم باقر علی لکنوی
"	جوشش - شیخ محمد روشن باشندہ	"	حشمت - مرزا غلام فخر الدین شانہ زادہ
"	عظیم آباد	"	درہلی
"	جولان - شاہ الف نام درویش	"	حشمت - میر محمد علی
۳۸	جوان - مرزا انیم بیگ اکن جہان آباد	"	حقیر - منشی بنی بخش ساکن اکبر آباد
"	جہاندار - میرزا جہاندار شاہ بہادر	۴۲	حقیر - سید امام الدین دہلوی
"	ولیعہد شاہ عالم بادشاہ	"	حقیقت - میر شاہ حسین بریلوی
"	حائے محلہ	"	حکیم - محمد پناہ خان دہلوی
"	حاکم - شیخ ظہور الدین جہان آبادی	"	حمزہ - شاہ حمزہ دہلوی
"	حجام - عنایت اللہ سہارنپوری	۴۳	حنا - عبدالکریم لکنوی
۳۹	حرین - میر بہادر علی	"	حیا - مرزا رحیم الدین دہلوی
"	حسرت - حافظ عبدالرحمن بانی پتی	"	حیات - محمد حیات خان اسپوری
"	حسرت - سرزاد جعفر علی دہلوی	"	حیدر - منشی حیدر علی ساکن بہوگلی
۴۰	حسرت - میر محمد حیات عظیم آبادی	"	حیدر - میر حیدر علی خان
"	حسرت - میر محمد علی دہلوی	"	حیدر - منشی مصطفیٰ حیدر ساکن جالپائیک
"	حسین - سید غلام حسن دہلوی	"	حائے معجمہ
۴۱	حسن - خواجہ حسن	۴۴	خادم - منشی محمدی خان

صفحہ	تخلص شاعر و نام شاعر	صفحہ	تخلص شاعر و نام شاعر
۴۴	خاص - محمد حیدر خان دہلوی	"	در دہندہ - کریم اللہ خان
"	خبر - سید مہدی بلگرامی	"	در ویش - میر شاہ علی دہلوی
"	خرد - نواب فخر الدین خان دہلوی	۵۰	دریغ - سید زین العابدین دہلوی
"	خرد - پنڈت رام نہر این دہلوی	"	دل - زور آور خان متوطن کول
"	خضر - مرزا خضر سلطان ابن بہادر شاہ	"	دل - آزاد خان
۴۵	خطیر - سید امرا علی فرخ آبادی	"	دلگیر - میر حمایت اللہ خان دہلوی
"	خلیق - میر سرتحسن لکنوی	"	دولہ - نواب جہانگیر محمد خان رئیس
"	خلق - میر احسن دہلوی	"	بہوپال
"	خلیل - میر دوست علی ساکن قصبہ		حرف ذال
"	بطولی	۵۱	ذاکر - مولوی ذاکر علی ساکن بنارس
"	خلیل - محمد ابراہیم علیخان بہادر	"	ذکا - خوب چند کایستہ دہلوی
"	وزیر محمد علی شاہ	"	ذوق - شیخ محمد ابراہیم دہلوی
۴۶	خروش - مرزا خدا یار دہلوی	۵۲	زین - حافظ محمد اسماعیل خان دہلوی
"	خیال - غلام حسین خان		حرف راء مملہ
"	دال مملہ	۵۳	راحت - مرزا محمود بیگ دہلوی
"	داغ - میر مہدی دہلوی	"	راحت - شیخ کریم الدین ساکن اعظم پور
"	داغ - نواب مرزا خان دہلوی	"	راخ - سعادت علی خان دہلوی
۴۸	دبیر - مرزا سلامت علی لکنوی	"	راغب - احمد حسین دہلوی
"	درد - خواجہ میر دہلوی	"	رافت - شاہ رؤف احمد سرہندی
۴۹	درفشان - سید علیجان لکنوی	"	راقم - بندرا بن ساکن مٹھرا

صفحه	تخلص شاعر و نام شاعر	صفحه	تخلص شاعر و نام شاعر
۵۳	رمز - مرزا فتح الملک و لعل بدو نظر	۵۸	سحر - مرزا افضل علی لکنوی
	بمادر شاه دلی	"	سحر - منشی عبدالحمید ساکن کاکوری
۵۴	رند - سید محمد خان فیض آبادی	"	سحر - منشی امان علی لکنوی
"	رنجین - سعادت یار خان	"	سحر - راجه نواب علی خان خیر آبادی
۵۵	روشن - روشن شاه درویش	"	سر سبز - مرزا زین العابدین خان
	دبلوی	۵۹	سرور - نواب میر محمد خان جهان آبادی
"	ربا - غلام محمد خان اکبر آبادی	"	شردور - مرزا حبیب علی بیگ لکنوی
	حرف ز اے مجھے	"	شکر خور - مرزا عزیز الدین دبلوی
"	نار - میمنظر علی لکنوی	"	سعادت - سید سعادت علی ساکن امروہہ
"	ذکی - شیخ ممدی علی مراد آبادی	۶۰	سعید - مرزا آغا نجف لکنوی
۵۶	زیب - مرزا جمال الدین دبلوی	"	سعید - حکیم سید اکبر حسین لکنوی
	حرف السین	۶۱	سلطان - خواجہ طالب علی خان عظیم آبادی
"	ساکل - مرزا قربان علی بیگ	"	سلیمان - مرزا سلیمان شکوہ شاہزادہ
	حمید آبادی	"	سلیم - میر عباس ساکن لکنو
۵۷	ساکل - مرزا محمد یار بیگ ازبک	"	سلیم - علی حسن خان مولف بزم سخن ابن
	دبلوی	"	نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد
"	سپر - شتاب خان دبلوی	"	صدیق حسن خان بہادر
"	سجاد - میر سجاد ساکن اکبر آباد	۶۲	سلام - نجم الدین علی خان اکبر آبادی
"	سحر - میر ناصر علی ساکن کول	"	سودا - میر محمد رفیع ابن محمد شفیع دبلوی
"	سحر - منشی دیبی پرشاد ساکن اکبر آباد	۶۳	سوز - مولوی عبدالکرم خلف اکرم پور
		"	صہبائی
		"	سوز - محمد میر فرزند منیا رالدین دبلوی

صفحه	نام شاعر و تخلص شاعر	صفحه	نام شاعر و تخلص شاعر
۶۵	سیاح - میانداو خاکسار اورنگ آباد	۴۹	شهرت - مرزا حاجی شانه زاده ...
	حرف الشین	"	شبهیدی - غشی کمر امت علیخان لکنوی
"	شاد و شمع صان باشندگان بزم باد	۵۰	شیرین - نواز شایه جهان بیگم صفا کبیر پوپال
"	شاد - شیخ محمد جهان لکنوی ...	۵۱	شفیقه - اعظم بیگ خان لکنوی ...
"	شاد - فضل علی ...	"	شفیقه - نواب محمد مصطفی خان ...
۶۶	شادان - مرزا حسین علیخان دهلوی	۵۳	شیخ محمد جهان لکنوی ...
"	شادان - رحمت بخش ساکن فرید پور		حرف الصاد
"	شاعر - میر نسیم الله لکنوی ...	"	صابر - مرزا قادر بخش دهلوی ...
"	شاکر - شاه شاکر علی دهلوی ...	"	صاحب - شیر زمان خان دهلوی
"	شاکر - غشی عبدالسبحان ساکن کلکتہ	۵۴	صادق - صادق علیخان ...
"	شاکر - مرزا ممتاز شاه ...	"	صاحب - مرزا مصلح الدین فرید پور بھادشاہ
"	شکر - حافظ میر حافظ دهلوی ...	"	صبا - غشی محمد صاحب حسین سوسانی
۶۷	شکر - مرزا غیاث الدین ...	"	صبا - میر وزیر علی لکنوی ...
"	شفیق - مرزا علی جان لکنوی ...	۵۵	صبا - کابخی مل فیروز آبادی ...
"	شمیم - سید قدرت علی سوسانی	"	صبا - مرزا راجہ سنگر ناتھ ...
"	شمس - میرزا غلامی لکنوی ...	"	صبر - ابو دبیار خاں کالیستہ شایه جهان آبادی
۶۸	شناور - صاحب مرزا فیض آبادی	"	صدق - شیخ محمد شاریت علی ساکن میرٹھ
"	شوق - شیخ آغی بخش اکبر آبادی	۵۶	صبر - محمد میر خان ...
"	شوق - مولوی قدرت الله ساکن سنہیل آباد	"	صقدر - نواب محمد علیخان عم نواب
"	شوکت - میر حسین علی دهلوی ...	"	کل علیخان بھادر والی رامپور ...

صفحہ	نام شاعر و شخص شاعر	صفحہ	نام شاعر و شخص شاعر
۷۸	صفاء - مرزا سعید الدین دہلوی ..	۸۱	حرف الطائر
۷۹	صفاء - پیرن شاہ دہلوی	۸۲	ظالم - ظالم سنگہ دہلوی
۸۰	صفاء - صفدر بیگ ساکن کراچی	۸۳	ظاہر - رام پرشاد دہلوی
۸۱	صفیر - محمد نور خان ساکن میرٹھ ..	۸۴	ظاہر - خواجہ محمد خان دہلوی
۸۲	صوت - قاسم علی خان ساکن بنارس	۸۵	ظریف - میر انان اللہ لکھنوی ..
۸۳	حرف الضاد	۸۶	ظفر - ابو ظفر سلج الدین محمد بہادر شاہ شاہ
۸۴	ضابط - مر علی شاہ جہان آبادی ..	۸۷	ظہور - مولوی ظہور علی دہلوی
۸۵	ضامن - حکیم محمد ضامن اکبر آبادی	۸۸	ظہیر - سید ظہیر الدین حسین دہلوی
۸۶	ضیا - میر ضیا الدین دہلوی	۸۹	ظہیر - سید محمد خان دہلوی
۸۷	ضیا - ولی اللہ اکبر آبادی	۹۰	حرف العین
۸۸	ضیف - حافظ اکرام احمد رامپوری ..	۹۱	عارف - محمد عارف دہلوی
۸۹	حرف الطائر	۹۲	عارف - نوابین العابدین خان دہلوی
۹۰	طالب - حافظ طالب رامپوری ..	۹۳	عابد - میر عابد علی لکھنوی
۹۱	طالب - الایچی رام ساکن جلال آباد	۹۴	عاجز - مرزا عبداللہ بیگ شاہ جہان آبادی
۹۲	طیب - حکیم محمد حسن خان فرخ آبادی	۹۵	عاشق - اقبال حسین دہلوی
۹۳	طیان - مرزا احمد بیگ خان دہلوی	۹۶	عاشقی - آغا حسین قلی خان لکھنوی
۹۴	طیش - مرزا محمد اسماعیل دہلوی ..	۹۷	عاصی - منشی امجد حسین
۹۵	طرب - مولوی رحیم بخش تھانی سری ..	۹۸	عاصی - لاکھن شام رائے دہلوی
۹۶	طرز - احمد حسین دہلوی	۹۹	عالی - مرزا عالی نعت بہادر شاہ پزیرہ دہلی
۹۷	طور - محمد رضا لکھنوی	۱۰۰	عزت - سید عبدالولی سورتی ..

صفحه	نام شاعر و تخلص شاعر	صفحه	نام شاعر و تخلص شاعر
۸۵	عزیز - بدکاری لال دهلوی ...	۹۰	غنجوار - مرزا محمد علی بیگ لکنوی
۸۶	عزیز - نواب عبدالعزیز خان دهلوی	۹۱	حرف الفاء
۸۷	عزیز - راجه یوسف علیخان دهلوی	۹۲	فاخر - منشی محمد فاخر حسین سهسوانی
۸۸	عزیز - مولوی محمد عبدالعزیز دهلوی	۹۳	فاخر - مرزا جنیگ دهلوی
۸۹	عزیز - محمد عبدالعزیز خیر آبادی ...	۹۴	فارغ - میر علی حسین لکنوی ...
۹۰	عسکری - عسکری احمد سهسوانی ...	۹۵	فارغ - میر احمد علیخان
۹۱	عسکری - محمد حسن ساکن کالپی ...	۹۶	فدا - منشی فدا حسین خان لکنوی
۹۲	عشق شاه رکن الدین دهلوی ...	۹۷	فدا - امام الدین خان فرید آبادی
۹۳	عشق بکیم عزت اللہ خان دهلوی	۹۸	فدا - منشی فدا حسین وکیل
۹۴	عزت - میر غلام علی بریلوی	۹۹	فراق - اکرام الدوله نیر حسین علیخان لکنوی
۹۵	عشرت - مرزا کلن بن مرزا حیدر شکوه	۱۰۰	فراق - حکیم شاد اللہ خان دهلوی ...
۹۶	عظمت - منظر اللہ بریلوی ...	۱۰۱	فرت - شیخ فرت اللہ خورشید آبادی ...
۹۷	عیش - حکیم آغا جان دهلوی ...	۱۰۲	فروغ - محمد عمر سلطان دهلوی ...
۹۸	حرف الغین	۱۰۳	فسون - مرزا محمد نسیب الدنظر بهادر شاه دلی
۹۹	غالب - مکرّم الدوله بادر بیگ خان دهلوی	۱۰۴	فتان - اشرف علیخان کوکلتاش دهلوی
۱۰۰	غالب - مرزا نوشه پهل اللہ خان اکبر آبادی دهلوی	۱۰۵	فقیر - میر مس الدین دهلوی
۱۰۱	غانل - منور خان لکنوی ...	۱۰۶	فکری - مرزا حسن دهلوی شہزادہ دہلی
۱۰۲	غضنفر - غضنفر علیخان لکنوی ...	۱۰۷	وگار - میر حسین دهلوی
۱۰۳	عکملین - میر عبداللہ دهلوی ...	۱۰۸	فیض - مولوی فیض الحسن بہار پوری
۱۰۴	عکملین - مولوی عبدالقادر خان بہار پوری	۱۰۹	حرف القاف

صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر	صفحہ	نام شاعر و تخلص شاعر
۹۴	قاسم قیام الدین ساکن چاند پور ضلع جنور	۹۴	کریم - شیخ غلام ضامن دہلوی ..
۹۵	قابل - مرزا علی بخش از خاندان تیموریہ	۹۵	کلیم - ابوالخیر سید نور حسن خان ولد امیر الملک والا جاہ نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر
۹۶	قادر - مرزا قادر بخش فرخ آبادی ...	۹۶	کلیم - میر محمد حسین دہلوی
۹۷	قادی - علی احمد دہلوی	۹۷	گوثر - مرزا مہدی علیخان لکنوی ..
۹۸	قاسم - سید قاسم علیخان لکنوی ..	۹۸	گوثر - حکیم عابد علی خیر آبادی
۹۹	قاسم - حکیم قدرت اللہ خان دہلوی ..	۱۰۰	کیف - شیخ فضل احمد لکنوی
۱۰۰	قاصر - مرزا ببر علی بیگ دہلوی ..		کاف پارسی
۱۰۱	قدرت - مولوی قدرت اللہ لاسپوری	۱۰۱	کریم - مرزا حیدر علی بیگ
۱۰۲	قدرت - شاہ قدرت اللہ دہلوی	۱۰۲	گمان - نظر علی خان دہلوی ..
۱۰۳	قرار - میر حسین ملیہ میر نصیر رنج ..	۱۰۳	گویا - حسام الدولہ فقیر محمد خان بہادر
۱۰۴	قلق - نواب اسد اللہ دہلوی ..	۱۰۴	گوہر کنز الدولہ غوثیہ علیخان لکنوی
۱۰۵	قلق - امجد علی لکنوی		حرف اللام
۱۰۶	قمر - مرزا قمر الدین لکنوی	۱۰۶	لطیف - سید غفر الدین سورتی لکنوی
۱۰۷	قناعت - مرزا غلام نصیر الدین ..	۱۰۷	لطیف - نشی عبد الحق ساکن کمرہ
۱۰۸	قیس - مرزا احمد علی لکنوی	۱۰۸	لطف - مرزا علی دہلوی
۱۰۹	قیس - محمد عنایت اللہ ساکن بھیک پور		حرف المیم
۱۱۰	حرف النکات	۱۱۰	ماہ - مرزا عنایت علی بیگ فرخ آبادی
۱۱۱	کاظم - کاظم علی سنڈرا دل ضلع جنور ..	۱۱۱	ماہر - مرزا جمیعت شاہ شہزادہ دہلی
۱۱۲	کامل - مرزا نادر الدین دہلوی ..	۱۱۲	ناسخ - میر عالم علی سہسوانی ...

صفحه	نام شاعر و تخلص شاعر	صفحه	نام شاعر و تخلص شاعر
۱۰۲	بتلا - مروا علیخان ساکن بنارس	۱۰۷	میر - سید اسماعیل حسین شکوه آبادی
"	مسین - حافظ غلام دستگیر	"	مومن - حکیم مومن خان دهلوی
"	مجدوب - مرزا غلام حیدر بیگ دهلوی	۱۰۹	میر - میر محمد رفیعی اکبر آبادی باشندہ لکھنؤ
۱۰۳	مخرج - میر مہدی حسین دهلوی	حرف النون	
"	مجنون - درویش برہنہ نام	۱۱۰	مادر - سید نجم الدین حسین مقیم مالی گنج
"	محب شیخ ولی اللہ دهلوی	"	ناسخ - شیخ امام بخش لکھنوی
"	محبث - نواب محبت علیخان لکھنوی	۱۱۱	ناظم - نواب سید علیخان مرحوم بہاولپور
"	محبوب - محبوب خان دهلوی	۱۱۲	نامی - مبارز الدولہ نواب مرزا حامد الدین
۱۰۴	محرورن - مولوی ظہور الدینی ساکن لکھنؤ	"	حیدر خان دهلوی مقیم لکھنؤ
"	مخت - مرزا حسین علی بیگ دهلوی	"	نثار - محمد امان دهلوی
"	مخترم - خواجہ محترم علیخان عظیم آبادی	"	نسیم - اصغر علیخان دهلوی مقیم لکھنؤ
"	محو - نواب غلام حسن خان	۱۱۳	نسیم - محمد یعقوب
"	منحیر - منشی احسان اللہ دهلوی	"	نصیر - شاہ نصیر الدین دهلوی ..
"	منصفی - غلام محمدانی باشندہ امرہ پتہ لکھنؤ	"	نطق - منشی مقصود احمد کاکوری
۱۰۵	منہ - طرہ دار و غنیوم بخش سوانی ..	۱۱۴	نوا - ظہور اللہ خان بدایونی
"	منضطر - اسد اللہ پکنہ ضلع علیگڑہ	"	نواب - نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد
۱۰۶	معروف - نواب آبی بخش خان دهلوی	"	صدیق حسن خان صاحب بہادر
"	مقبول - منشی مقبول احمد مراد آبادی	۱۱۶	نواب - نواب کلب علیخان بہادر مالی گنج
"	مقصود - مرزا مقصود بیگ لکھنوی	حرف الواو	
"	مننون - نحر الشعر فی نظام الدین سونی تپ	۱۱۸	واحد - شیخ عبدالواحد شاہ بھمان آبادی

صفحه	نام شاعر و تخلص شاعر	صفحه	نام شاعر و تخلص شاعر
۱۱۸	واقف - واقف شاه درویش باکن ناز سپور	۱۲۶	قطعه تاریخ از منشی یاور علی صاحب یزدی
۱۱۹	وحشت - میر غلام علی خان دهلوی	۱۲۷	تقریظ طوکلیم بزم سخن از مولوی حسن الله
۱۲۰	وزیر - خواجه وزیر لکنوی	۱۲۸	خان تخلص به ثاقب
۱۲۱	حرف المبار	۱۲۹	قصیده محلی در تهنیت از درویش از تصنیف
۱۲۲	هرایت - هرایت الله خان دهلوی	۱۳۰	شیخ محمد صاحب بن شیخ حسین عرب
۱۲۳	هوس - نواب زراعت حقانی فیض آبادی	۱۳۱	سهره از تصنیف خان خجسته خان تخلص به خجسته
۱۲۴	حرف الیاس	۱۳۲	قصیده فارسی تصنیف حکیم عظیم حسین بندوقی
۱۲۵	یاور علی نام خاموش تخلص سسوانی	۱۳۳	قطعه تهنیت از منشی کبج منور لال
۱۲۶	یاس - حافظ حفیظ الدین دهلوی	۱۳۴	قطعه تاریخ فارسی از منشی صاحب حسین صاحب
۱۲۷	یاس - حکیم خیر الدین دهلوی	۱۳۵	وله قطعه تاریخ ایضاً اردو
۱۲۸	یقین - انعام الله خان دهلوی	۱۳۶	منه غزل اردو مع تاریخ شادی
۱۲۹	نیر بر بنزل فریدین قدر دین محمد نور علی بهادر	۱۳۷	سهره از تصنیف سید جمیل احمد سسوانی
۱۳۰	تقریظ از طرف منشی جمیل احمد سسوانی	۱۳۸	منه قطعه تاریخ جشن شادی
۱۳۱	قطعه تاریخ ایضاً	۱۳۹	سهره از تصنیف منشی عبدالعزیز بهوبالی
۱۳۲	قطعه تاریخ حافظ خان خجسته تخلص به شمشیر	۱۴۰	نقاره تاریخ محی عباس تخلص به رفعت
۱۳۳	ایضاً منشی سوسن لال صاحب	۱۴۱	قطعه تاریخ از منشی فدا حسین خان مراد آبادی
۱۳۴	ایضاً ایضاً از منشی خلیل احمد سسوانی	۱۴۲	منه قطعه تاریخ فارسی
۱۳۵	ایضاً ایضاً منشی الدیر علی خان تخلص به شمشیر	۱۴۳	قطعه تاریخ ادبیه حسین صاحب سارینوری
۱۳۶	قطعه تاریخ از منشی صاحب حسین صاحب	۱۴۴	بزم شاعر
۱۳۷	قطعه تاریخ منشی عبدالعزیز تخلص به غزیز	۱۴۵	خاتمه الطبع بطرز تقریظ از احمد حسن صوفی
۱۳۸			مطبع مفید عامر گره

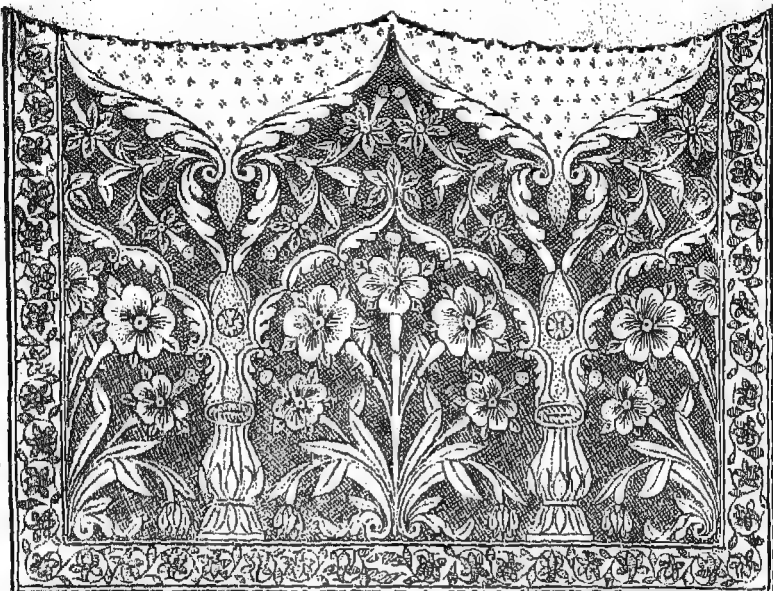
الشُّعْرَاءُ حَسَنٌ وَقَبِيحٌ قَبِيحٌ

بمهر عدالت مهر خباب نواب شاه جهان حکیم صاحب الیه یاست بهو بال تذکره رشک بن سستی



بکوشش بلبل و عرق ریزی تام با اهتمام عاصی احمد خان صوفی در ظفر العاصی

مطبع آرمی مقید اکبره زو طبع شید



بسم الله الرحمن الرحيم

حمدانکه آید و رفت که سراید فروش گفته اند

محمد صمد محمد خدا بس	خدا بیخ آفرین مصطفی بس
----------------------	------------------------

کامیاب بیابن علی حسن نگارش دیوار سازید بدو هم نفسان را آواز که امر و زبر چنان
نازش کج نشسته با گرنا یگان برابری میخواستیم و به گرامی پایگان همسری

قطره ام دعوی سحاب کنم	ذره ام لان آفتاب کنم
الف و باند انم از ابجد	کج نشینم به بزم ابل خرد
حرف از مع خوشی می کنم	ورنه انم که خوب می دانم

الله اندرین بے بضاعتی سخن و قدری ای این گرامی فن رتبه خویش فراموش نمودم و در
پهلونقادان دوکان خود فروشی کشودم

نوشتن دال و غوا گرامی	می نواز و دکل زر سوائی
-----------------------	------------------------

نشار این نازش و منتها س این افتخار جزین پیش نیست که فرمان حضرت والد اجدعز مجید بران

آورد که تذکره سخن سخنان ریخته بقطر نگارش در آید اگر چه بنده باین جنس گرانمایه ارزش
 نداشت اما به نحو سلاطین و اعیان بخت با تمثال امر بر نگاشت با فضل الهی و به اقبال
 قند گاهی در اندک زمان کار بنیادین رسید و نگار امید غارزه مدعا بر رو کشید ع
 شکسته بود باسان بگنجه شست به چون از نگارش نامه فراغ یافتیم به بنرم سخن موسوس
 ساختم از ادب بصیرت چشم آن دارم که اگر خطاے رفته باشد ازان چشم پوشند و به صلاح
 و اصلاح کوشند

بیاساتی باندانیه و لاوینز	بدنه نوشینه دار و سه طریقه
بیاساتی بمستانه اداسے	بر آراز خاطر یاران صداسے
بیابگنزد در و وصفاتی	بدنه کز دیگران باقیست باقی
سے خواہم کہ در جام در گنیت	ز در و دش ہم باشام در گنیت
نخواہم صدایغ از بادہ لبریز	بدنه جامی و سه کیفیت انگیز

دل از کیف آن بیل نواکن	
لبم بالغیر خوش آشناکن	

RESERVE BOOK

حرف الف

آباد مہدی حسن خان فرزند غلام جعفر خان لکھنوی برزاسخ سخن میگورائید در سنہ ۱۲۲۸ ہجری
وجود بر کشید دیوانے گذار شد از دست ۵

کیا عجب شوق اسیری میں اگر منتظر سے دل لگانے میں تو ہے جو راوٹھانے کا فدا لطف جینے کا یہ ہے جان کسی پر نکلے	بلبلین دامن پیکر لین دوڑ کر صیاد کا لطف کیا ہے کہ جو معشوق ستم گار نہو نہ بجے وہ جسے مرنے سے سرد کار نہو
--	--

آبرو و نجم الدین معرودت بہ شاہ مبارک نسبت تلمذ و قرابت با سراج الدین علی خان
آرزو داشت بعد محمد شاہ قلاب تہی کرد در صفت ایہام ماکل بود سخن با سلوب بالیستہ
بر کرسی بی نشانہ خوش گفتہ ۵

نہ دیوے لیکے دل وہ جہد شکنین	اگر بار در نہیں تو مانگ دیکو
------------------------------	------------------------------

آتش خواجہ حیدر علی خلیف خواجہ علی بخش گانوی از تلامذہ مصحفی و در سنہ ۱۲۶۳ ہجری
دیوان دار و فکر بلند و طبع ارجمند داشت از دست و بس ہکوست ۵

بڑا شور سنتے تھے پسلو میں دل کا قاصد دن کے پاؤں توڑے ہنگامی نے می تھی آرزو کہ تجھے گل کے رو برو کرتے شب کو دم دے دیکے لیجا تاہو کوئے یارین سیا میر نہ میسر ہوا تو خوب ہوا	جو چپیرا تو اک خطہ رُہ خون بکلا خط دیا لیکن نہ تہلا یا نشان کو سے دست ہم اور بلبل بیتاب گفتگو کرتے میں تو تھا ہی مجھے ہی ہر دم مراد دل ہو گیا زبان غیر سے کیا شرح آرزو کرتے
---	---

آرزو سراج الدین علی خان اکبر آبادی از تلامذہ میر عبد الصمد سخن دہلوی در فارسی بیشتر
نکر میکرد در ریختہ کتر در سنہ ۱۲۶۹ ہجری لکھنوجامہ گزاشت و بہر ملی مدفون گشت ۵

جان تجھ پر کچھ اعتماد نہیں نجانے ہج جا کر شیشے تمام ٹوٹے	زندگانی کا کیا بھر دیا ہے زاہد نے آج دیکھا اپنے پہلو پہ پھوٹے
آرزو مرزا علاؤ الدین عرف مرزا کالے خلع مرزا سنور سخت نبیرہ شاہ عالم بادشاہ دہلی سخن بر مرزا قادر بخش صابر میگزا شست ۵	
رو رو کے خون اوں نے بھی حسرت کمال ل اسپر بھی بد و بد لغ وہ ہوتے ہیں یا نصیب	عاشق کا تو نے خون نہ بہایا تو کیا ہوا ہر چند بات کہتے ہیں ہم التجا کے ساتھ
آزاد خواجہ ضیاء الدین دہلوی غیر ازین برعالش نگہی ندارم ۵	
کستے ہیں نش پر تری آیا سنا جائے گا	
لو خاک میں بھی اون سے ملایا سنا جائے گا	
آزاد مرزا اعظم شاہ پسر مرزا عادل ابن مرزا سلیمان شکوہ بہادر طبع خوشی داشت جوانے زیبا مر دے زند شرب بود شوق تصوف بر مرزا جیش استیلا یافتہ از دست ۵	
وہ اور ہیں جتنی شب ہجران کو سحر ہے آزاد چکار بنا آٹھون پر رُہا ہے ہم یہ سمجھے تھے چھپائیگا گنگار و نکو آزاد کو مت پوچھو کیا اوسکا ٹھکانا ہے	یاں شام ہوئی حشر کی اور یار نہ آیا پہٹ جائیگا کلیجا کچھ بات بھی کیا کر پر بہت تنگ ہے محشر تزا د امان دیکھا جس کو چہ میں دن گذراؤں شب بھی ہا ہوگا
آزاد سیرتہ اللہ و کمنی از شعراے متقدمین بود ۵	
سب صنعتیں جہان کی آزاد کجاوین	
پر جس سے یار ملت ایسا ہنر نہ آیا	
آزاد وہ جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول مولانا مفتی محمد صدر الدین خان بہادر صدر الصدور دہلی استاد حضرت پدر والا گزنامہ نگار محمد جمیل اش پوچھا ہم ماہ و مہر نیم روز غار شہرت بر ر و دار محتاج بیان نیست در طور کلیہ حضرت مہین برادر زید مجد ہم ترجمہ حافلہ اش مفصلاً ضبط فرمودہ در پنجاب بر سین قدر اکثفا امیر و در اگرچہ شاعری دون مرتبہ ایشان بود و بقاعدہ شعرا در شعر انما کنی داشتند اما بچہ	

مکرمی فرمودند از لطافت و سلامت تنی نمی بود نبدی از گفتارش ثبت افتاد از و روانی
فکرش بود راست ۵

مرکز بھی ہمارا دل بیتاب نہ ٹھیرا ہو نہ دامن گیر کوئی جا نکرتاں تیرے برگشتہ بخت جذبہ دل نکو آفرین اولیٰ کو بلا بین آپ بھی کچھ خیر تھا منحرفہ حال چشم دل پیچھے عالم خواب میں نہ نکلتے تھے آپ کے	گفتہ بھی ہوا تو ہی یہ سیما نہ ٹھیرا تو بھی روتا چل جنازہ کو ہمارا دیکھ کر اگر وہ پھر گیسامری بیت الحزن کے پاس لگایا ہاتھ کس نے آپ کی زلف پریشان کو اسکو آرام اسکو خواب میں نکلتو تو دیکھو خاک میں کیا اگر کہہ کر لے
--	--

آشفقتہ میرزا رضا قلی ولد حکیم محمد شفیع اکبر آبادی بالکنوی ست طلیب حاذق بود
و بزم شاعرہ می آراست از میروز اصلاح سخن میگرفت از گفتار او ست ۵

ہی تھا آنکھوں میں بارتھالیمین مر گئے پر بھی ہکو خاک ندی دم آخر جو چپکی آئی تھی چلا ہے کعبہ کو آشفقتہ پارسا جگر مر گیا آگ صدف سم پر آشفقتہ	اسقدر انتظار تھا دلین آج تک یہ خبر تھا دلین وہ فراموش کار تھا دلین خدا جو بیٹھے بٹھانے اوسے خواب کر موت ایسی خدا نصیب کرے
---	---

آشفقتہ عظیم الدین خان پورے خان از افغانان دہلی بود و سخن خود بہ میر
محمدی نائل مینو در را و اخر عمر شعر و شاعری را ترک گفتہ بیاد آلمی بر آسود ۵

بندت پوچھو ہاتھ نہ کٹاؤ فال کھلاؤ کوئی کہ آشفقتہ حکیم سید منور علی خلف سید علی نواز رضوی از سادات بارہ ماہ وطن شاہجہان آباد در طبیب دستگاہ بلند داشتہ و کتب این فن از غلام حیدر خان کردہ و سخنوری از مومن خان آموختہ مکر بلند داشت ۵	بخت جو ہوں برگشتہ اپنے کیسے پھیرے مکر میں
---	---

<p>بہت روئے تو اپنی جان کوئی قتل کا خیال اور نہیں اور نہ موت کو جو نامہ برگیا وہ گیا جان سے وہاں ابھی دلربائی کو کیا جانتا ہے آبلہ پائی سے یہ رتبہ ہوا حاصل کر بس سنا تھا اپنے آشفقہ کو کوئی دم کا زمانہ ہے</p>	<p>کسی کا ہم نے تبار و کیا کیا قسمت میں کیا نہ امیری مرنا لکھا نہیں اب جی میں ہے رقیب کو ہم نامہ بر کرین ستم کو وہ بدخواہ جانتا ہے ہم زمین کیا آسمان پر بھی قدم رکھتے نہیں کئی دن ہو گئے اوسکو نہ رہا ہے نہ جیتا ہے</p>
<p>آشفقہ گلاب سنگدہ دیلوی مسکن برز نے فریفتہ بود عاقبت بر گل و خنجر کشید ہلمہ از دست پوچھتے کیا ہو کہ شب آشفقہ کیوں کر گیا زلفون سے ہی زیادہ کیا رخ نے دل پر جوہر اک نہ آنے سے تیرے اظالم</p>	<p>اوس میں کیا باقی رہا تہا بندہ ہر دور مر گیا کافر جو تھے سوتھے پوسلمان کو کیا کیوں شکوے سوسوز بانیہ آتے ہیں</p>
<p>آشفقہ امر ناتہ دیلوی تلمیذ تنویر جو انے رخنا بود</p>	
<p>اندون تم جو ہو آشفقہ پریشان خاطر بھیج دو خاک پر شہید و ن کے</p>	<p>کس پر ہوش اپنے کہو کہ ہیں کہاں آ آیا ہو سکتے کیوں ہو فرش خواجہ کے پھول</p>
<p>آشفقہ حاجی شفی عبد اللہ از باشندگان سلاٹ پور عبد الحمید از شاگردان حافظ ضیغم در بردوزبان پارسی در سخیمہ ہمارے داشت</p>	
<p>دیکھنا شوق شہادت عاشق دلگیر کا</p>	<p>کیا تڑپ کر چوم لیتا ہے گلا شمشیر کا</p>
<p>آشوب میرا مد علی خان نقد میر روشن علیخان فروغ از سادات شاہجہاں آباد از بادشاہ وقت اجداد او بخطاب خانی ممتاز بودند اصلاح سخن از میر نظام الدین نمون میگرفت بروش اوستاد و سخن میگفت</p>	
<p>پوچھا جو میں نے یار سے انجام سوز عشق دلوں سے تھے کہ اوس بزم سے لے آئینگے</p>	<p>شوخی سے اک چرائی کو اوسنے بچھا دیا ہارے اپنا بھی دیوا و انسے پرہما مشکل</p>

عذر بھانکے کب تلک تم کرو ہم گلہ کریں	وصل کی رات کم رہی آؤ معاملہ کریں
آشنا میرا میر علی ولد میر سبزی مرشد آبادی از تربیت یافتگان غلام حسین آتش کو	بھگو تو بات کل کی نہیں یاد آشنا
آشنا میر زین العابدین خلف حکیم اصالح الدین گجراتی مسکن دہلوی موطن خان آرزو	را در یافت از گفتار اوست ۵
بہ سے بندوں پر ظلم کرتے ہیں	ان تو کھا کوئی خدا ہی ہے
آشنا قشی عبدالکریم خان از باشندگان کلکتہ بود ۵	
ضبط نالہ باعث چاک گریبان ہو گیا	کام یوں دست جنو کا اپنے آسان ہو گیا
آغا آغامرزا خلف مرزا ابراہیم شوکت دہلوی موطن کانپوری مسکن گفتارش	جزین قدر درست نہ اوست ۵
کل اس تلک پہنچ تو گیا تہا پہ بندہ مو	کچھ بھگت چپ ہی لگ گئی ایسی کہ کیا کیوں
آفتاب ابو المظفر مجاہد الدین شاہ عالم بادشاہ غازی انار اللہ برمانہ چل و	۵ سال بر سر سلطنت دہلی حکمرانی فرمود با اہل سخن مو دتے داشت
	فکر رفیع یافتہ از اوست ۵
صبح او شہ جام سے گزرتی ہے	شب دلا رام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے	ابو آ رام سے گزرتی ہے
آگاہ میر حسن علی انسانہ خوان سلطانی درین فن دستی داخست این بہیت اور است ۵	
بان تیج کہنچ اسے بت آتش مزاج تو	مرنے پہ آج یہ بھی گنہگار گرم ہے
آگاہ محمد صلح دہلوی زمانہ محمد شاہ بادشاہ را در یافتہ اور است ۵	
پیری میں کروں سیر جہان کی تو بجا ہے	دن ڈپٹے ہی موزا ہے تاشا گذری کا
آگاہ سید محمد رضا عرف احمد مرزا از ساکنان دہلی اکتساب این فن از مرزا نوشہ نمود	

ہجر کے ہاتھوں کچھ ایسا زسیت سے بنی رہا گھر غیر کا بوراہ میں یہ تھی ہری قسمت	غیر کے بدلے بھی کل مرنے پر مین تیار رہا لایا تو اسے جذبِ محبت کا مین تہا
آگہ پنڈت جو الانا تہ پسر و تارام برہمن جوان جاتی ہے تر پتا ہوں پڑا	باشندہ کلکتہ دربار سی ہم فکر سیکر داورست دیکھتے کیا ہو تاشا کیا ہے
آٹمی میر عبد الرحمن ابن میر حسین سکین امام شیش صہبائی کردہ و سخن سرا فی از مومن	دہلوی موطن اکتساب کتب درسیہ از مہلوی امام شیش صہبائی کردہ و سخن سرا فی از مومن
اوٹھہ کلین ہے آمد آمد و شکر کی دیان اہل محشر مجھ کو یہ مژدہ سنا کر لیکے	
الف مقصودہ	
اشتر سید محمد میر برادر خور و خواجہ میر درد ظاہر و باطنش از حلیہ صلاح آراستہ بود بہ تصون نسبت داشت دیوانے و مثنوی گزاشت اوراست ۛ	
یون خدا کی خدا کی برحق ہے مرد تو چلے کما تلمکساب در گرد کرین	مبھکو میری و فابہی راس نہیں پر بہین تو اثر کی آس نہیں یا ہم نہیں اس آہ مین یا تہمان نہیں
ہر دم فزون ہیں کج رویان روزگار کی کب کب تری گلی مین ہم بیقرار آئے	کچھ سیکھتا چلا ہے روش میرے یار کی سو بار جی نے چاہا تب ایک بار آئے
اشتر عبد الرزاق فرزند عبد الرحمن تمنا از سکنا رشا بھمان آباد حضرت صہبائی را با دستا گرفتہ اشعار پر مضمون میگفت اوراست ۛ	
کیا جانتا تھا وہ کہ ستم کیا ہے جو رکیا عشق بتان مین خاک بسر ہے تو اسے اثر	باتین یہ سب مین اس دل الفت شعار کی دنیا خراب اور ترادین ہی خواب ہے

احسان مانتا عبد الرحمن خان خلیفہ غلام رسول خان استاد و ملازم مرزا
فرخندہ بخت دہلوی مسکن طبع نیکو داشت جانب صنائع لفظی باکل بود از دست ۵

سخت نادانی کی احسان جو کہا عاشق ہوا گلے سے لگتے ہی جتنے گھٹے تھے بھول گئے	بہید کہتا ہے کسی سے کوئی دانادل کا وگر نہ یاد تین ہکو شکایتیں کیا کیا
خفاست ہو جسکو ٹھکانے بہت ہیں موتے مرتے ہی نہ اکبار تجھے دیکھ لیا	مرا سر پہ آستانے بہت ہیں اس قدر بھی نہ مری جان قضائے چاہا

احسن استاد مولوی محمد احسن خلیفہ الصدق مولوی منشی محمد احمد بلگرامی
اصل وصفی پوری مسکن سلسلہ نسب حضرت صدیق اکبرؓ میرسد ترجمہ حافظ اش از
صبح گلشن دریا بخانہ نامہ گرد آواز قحط فرصت یارے آن ندارد کہرنے از کمالات
و نبدے از فضائل او بر طراز مختصر نیست کہ سلیقہ نظم و نثر اپنے قسم کردہ اند ہمہ از
اشرفیضان اوست تا پائے اقامت اندرین ریاست افشردہ بیچ تا مجلد در فن لغت
و انشا علاوہ تصانیف سابقہ از معدن طبع بر آوردہ چنانچہ در چارہ گاہ کمال علم
شہرت برافراشتہ و نقشہ ہا در فن سخنوری ایجاد کردہ کہ مضمون تازہ بے یارگیری
فکرت از و بر میخیزد گاہے بر سنجیتہ گوئی ملتفت نشدہ الا دو چار بار بار برام بعض اجاب
در عنفوان ذوق سخن او راست ۵

اپنی غفلت سے گیا ہاتھ سے جانان اپنا ہوں میں پیار محبت نہ سہی کوئی انیس	ہو گا کل اپنے ہی ہاتھ میں گریبان اپنا تپش دل سے ہوں خود مر و حہ جنبان اپنا
حشر کردیگی بیاسچہ کسی رخسار کی یاد پسائین اس قدر اس چشم پر سا کوئے	نہ دکھا تو مجھے اسے صاعقہ جولان اپنا کہ سر ہو گیا تن چٹم نقش پاکے لیے

احسن مرزا احسن علی خوشنویس دہلوی از خوشہ چینان خرم صحبت ضیاء
و سودا در سر کار آصف الدولہ بزمہ شعر ابرسمی برد او راست ۵

<p>تیرے نالو کا کوئی دن جو یہ انداز رہا گھر سے وہ خورشید رو نکلا تو مطلع صاف تھا دل دھڑکتا ہے کہ میرا کہیں مذکور ہو بات یہ بھی ہے کوئی آپ کے فرمانے کی</p>	<p>مکڑے اور جانیکے سینہ میں جگر کے احسن حسن پر اپنے ہر اک سہ پارہ گرم لاف تھا بزم میں اوسکی جو ہوتی ہے کبھی سرگوشی تم تو دل مانگو ہو یاں جان تلک ہی حاضر</p>
<p>احسن مولوی محمد احسن ابن مولوی حسن بخش متوطن کا کوری درمین پوری اقامت ورزیدہ اور است ۷</p>	
<p>کعبہ والوں نے رہزنی کی ابرو تے میں بات پڑی کی</p>	<p>خال ابرو نے مار ڈالا رونے پر آگے ہنستے تھے ہم</p>
<p>احسن احسن اللہ خان جہان آبادی این بیت ازوست و نکوست ۷</p>	
<p>یہ چال ڈال تیری خانہ خراب کیا ہے</p>	<p>اوسکی گلی میں احسن شب چوری چوری ہا</p>
<p>احضاد سید احضاد علی فرزند میر باد علی از خوش فکران ہسوان ضلع بدایون است از والد مستند خود سرمایہ علم اندوختہ و فن سخنگوی از تسلیم ہسوانی آموختہ طبع شگفتہ دارد اور است ۷</p>	
<p>چوڑا ہے کیا ادا نے جو سمجھو گے ناز سے</p>	<p>بے کیا جو تم ارجھتے ہو اہل نیاز سے</p>
<p>احقر غلام نبی باشندہ دہلی پارسی بیشتر میگفت احیا نابرجتہ ہم فکر می کرد اور است ۷</p>	
<p>ماتم سے شل ہوئے مرے اہل عرا کے ہاتھ</p>	<p>جس وقت فاسخہ کو اوٹے دلر باکے ہاتھ</p>
<p>احمد احمد بیگ عمر آدم مرزا فاضل بیگ خان در عملیات دستگاہ داشت ۷</p>	
<p>لگے سو بار قدموں سے لگے سو بار دامن سے</p>	<p>ہوئے جو خاک اوس کو چہ بین تو بیکہ بویائی</p>
<p>اختر واجد علی شاہ بادشاہ اودہ امر دزد کلکتہ جادار دقنوی و دیوانے ازوست</p>	
<p>نا تو ان ایک یہ چورنگ ہوا چاکر کے ہاتھ</p>	<p>غمزہ و عشوہ و انداز و ادانے مارا</p>
<p>اختر قاضی محمد صادق خان بہادر ولد قاضی محمد علی از باشندگان ہونگلی نواح کلکتہ</p>	

از سفیدان مرزا قیل بود پاریسی نیک میداشت و فن شعبده را ما بر بود و سوداے
موسیقی در سر داشت از تصنیفات اوست تذکرہ آفتاب عالم تاب و محمد حیدری و
دیوان پاریسی در تخیل و گنج نیرنج اور است ۵

کل بنکے شیخ مجتہد عصر ساقیا کنے لگا براہ بتخت مجھے بطنتر ہینے کہا کہ یہ تو ہیں ہم خوب جانتے گستاخی ہو ممان تو اک عرض میں کروں تقویٰ ہمارے آگے ہو جب آپکا درست می ہووے گنج باغ ہو ساقی ہواہوش گردنیں ہاتھ ڈال کے وہ شوخ بھیا کینچہ ہنسی سے اپنا وہ منہ سے ملا کے منہ منٹ سے یوں کہے کہ ہمارا لہو پیٹے اوسوقت ہم سلام کرین قبلہ آپکو اور امتحان بغیر تو یہ آپکا غلام	دکھلا کے باغ سبز عذاب و ثواب کا معلوم ہو گا حشر میں پینا شراب کا پر کیا کریں کہ ہے ابھی عالم شراب کا کیجئے نہ آپ گر مجھے مورد عتاب کا اور ہو یقین آپکے اس اجتناب کا اور وان کوئی مغل نہ باعث حجاب کا دے ذائقہ زبان کو دہانے لعاب کا یہ ریش حسین جلوہ ہے رنگ خضاب کا گرونی سجاے جلد یہ پیالہ شراب کا گر آپ خوف کیجئے روز حساب کا قایل نہیں ہے قبلہ کسی شیخ و شراب کا
--	---

اختر مرزا وجیہ الدین دہلوی نیرہ سلیمان شکوہ این شعر در بدایت شعور گفتہ از و
یہ عمر اور عشق کا آزار دیکھنا اور دل پر یہ صدمہ شب انتظار کا

ارشاد مرزا عبدالغنی دہلوی شاگرد مرزا اصابر اور است ۵

صاحب ہماری جان بھی صدقہ ہر دل تو کیا غم حیر اور اوسپہن شکرتیب	بندہ کچھ ان ہٹوں سے بٹایا سجا گیا مرض میں مرض دوسرا ہو گیا
--	---

ارمان شاہ علی پور جعفر علی حسرت است کہ سخنور معروف بود ۵

کون کتاب ہے اچی تم سے نہ گہر جاؤ تم	پر کوئی بات تسلی کی تو کر حساب و تم
-------------------------------------	-------------------------------------

اسد میرامانی دہلی مولد مہرظرافت پیشہ بود زانو سے تلخ پیش سودا تہ کردہ دیر انار
راہ لکھنواز دست جو رہن زمان نقد جان باخت ۵

جون تون اسد کو لائے تھے او کی گلی بچم	خانہ خراب راہ میں اگر پھسل گیا
اسد اس جفا پر بتوں سے وفا کی	مرے شیر شاہش رحمت خدا کی

اسرار مرزا پھر شکوہ ابن مرزا اطماسپ نیرہ مرزا سلیمان شکوہ عمر باد صحت
اولیاء کرام ماندہ بہرہ وفا فی اندوخت از دست ۵

پھر محو خیال رخ جانا نہ ہوا ہے	پھر شیشہ دل اپنا پر پیمانہ ہوا ہے
--------------------------------	-----------------------------------

اسعد مرزا اسعد تخت نیرہ شاہ عالم بادشاہ ۵

تو اسعد غضب ہے کہ ہاتھوں سے تیرے	نہ تسبیح ٹھیری نہ زنا رٹھیرا
----------------------------------	------------------------------

اسیر تدبیر الدولہ بدبر الملک منشی مظفر علی خان خلف میر درد علی موطن ایٹھی خوشا
کاشو ست و مصحفی استاد اواز یادگار ان پختہ گویا نہ لکھنؤ ہمیں باقی ماندہ است اورا

مسجد کو میکدہ سے نہ زائد بلانجے	تعمیل کیا ہے وقت تو آئے ماز کا
مے کھیتی ہے خوشے ٹوٹتے ہیں	توبہ کے نصیب ہو ٹٹتے ہیں
شیشہ ہاتھ آیا نہ چنے کوئی ساغر پایا	ساقی الے تری محفل سے چلے ہر پایا
آہ سوزان سے کچھ امید ہوئی	یہ ہمیں خاک میں ملائی گئی
ہوئی تکرار لیجانے میں کیا کیا جب لکھا نامہ	صدا سے نامہ ہر بگڑا لڑا ہر دیکھو تر سے
بیگانہ جہان ہمیں عزت نے کر دیا	کچھ کچھ کسی کسی سے ملاقات رہ گئی

اسیر میر کرم علی ولد میر کرم علی باشندہ بریلی مقیم دہلی اور است ۵

یہ بھی کوئی داد ہے کہ سو شوخیوں کے ساتھ	باقین بین ہم سے اور نظر اختیار کی طرف
---	---------------------------------------

اسیر سید نہال نبی پسر غلام نبی احقر ست نسبت تلخ بابر در خود سید
آل نبی لاغر دارد از دست ۵

روز کے وعدوں میں مر جائیگے ہم بہترین کسی سے یہ ہر دم کی چہر چہا قاصد ڈرتا ہے مانگتے خط	یون ہی گزری تو گزرجائیں گے ہم کہتے نہ تھے اسیر وہ آخر بگر گئے ایسا نہو وہ جواب دیدے
اسیر گلدار علی پسر نظیر اکبر آدی دیوانے گزاشتہ ۵	
خدا کو یاد کر اور جام بہر کے لاساقی	غیر زمانہ فراموش ہو تو اچھا ہے
اشک مولوی مادی علی خلف شیخ حسین علی از عائد لکنؤ ست مشق سخن از برق ہم رسانیدہ در ہر سہ زبان ہمارے دارو ۵	
دل ستمزدہ ویاس و حشر و حرمان	امیس بین یہی دو تین چار پہلو میں
احصالت سید فضل علی از اولاد سید وارث علی بار شندہ لکنؤ امانت مصلح کلام اوست ۵	
بوسہ جو مانگتا ہوں تو انداز و ناز سے	بھگو دکھاتے ہیں وہ انگوٹھے ہلاکے ہاتھ
اصغر ظفر الدولہ معتبر الملک رفیع الامر انواب علی اصغر خان بہادر ناصر جنگ و ستور ابو ظفر بہادر شاہ پادشاہ دہلی ابن مولوی علی اکبر از تلامذہ خواجہ آتش کشمیری مولن ولکنؤی مسکن بود در شہ ۱۲ طائر روانش از قفس قالب پرواز کرد در ہر دوزبان پارسی و رنجتہ فکر میکرد قنوی و دیوانے گزاشت ازوست ۵	
پستانہ کو چہ کیسویں سے نہ پہلو میں	تمہیں بتاؤ مجھے بہر کہاں ہے دل میرا
نہیں دیر و حرم سے کام ہم الفت کو نہ یار	وہی کہہ ہے اپنا آرزو دل کی جہاں نکلے
اصغر شخص سید اصغر علی ابن سرخراز علی نرسنگپورست کہ درین ایام فتنی شہرہ اہتمام مطابع ریاست است در فارسی و انگریزی و ہندی ہمارت دار دازوست	
واہ رے شوخی کہ وہ کہتے ہیں مجھے لیکو دل	مضطرب ہو کس لئے کیا آپ کا جاتا رہا
کنزت یاس کو سوجانے دیتے ہیں دعا	آئے باقی ہی نہیں دلمیں تمنا کوئی

اظہر سہ دار مرزا از شاگردان میرزا علیجان شفق متوطن لکھنؤ خوش باش کلمتہ این

بیت از دست ۵

تمہارے کوچہ میں آجکی شب کٹی ہے بہکوتہ پڑپڑپ کے

خبر بھی تم نے نہ لی ہماری یہ کوئی پتھر ہے یا جگر ہے

افسوس میر شہر علی پور میر مظفر خان ملازم نواب قاسم خان عالیجاہ از باشندگان
نارنول تلمیذ میر حیدر علی حیران و میر سوزا ز نسل امام جعفر صادق بود دیوانے گشت

حصول کیا ہے جو مزہ بہار کا پہونچا
ہجو اسی کے سبب طاق تہ تحریر نہیں
وہی غمخوار جو بیان آئے تھے سہما نیکو
دلت میں تم نے ہی تو غیر و شکے کرے

تفس سے چھٹنے کی امید ہی نہیں افسوس
کیا لکھوں اسکو میں احوال یہ کہنا قصہ
دیکھتے ہی اسے حاضر ہوئے مرجانیکو
کچھ بات تم سے کہ نہیں سکتے ہزار حیف

افسر مرزا محمد دہلوی شاگرد مرزا قاسم شیش صابرا و راست ۵

ہر اک رفتہ رفتہ جدا ہو گئے

محبت میں جدی شکایت کرنا

افضل سید افضل حسین خلف اسیر لکھنوی از والد خود اصلاح سخن میگیرد ۵

ہنسو پہو لوئے تم میں چیر تالو تالو
مقدور سے ملی فرصت نہ دو با تو کی بے لک
عدم سے ساتھ ہم لائے ہیں اسباب تو کو کر

گستاخین اگر آنا ہوا ہے کچھ توجی بیل
ادھر آئے او دھر صحن چمن سے فصل گل گدڑی
غذا خون جگر ہے جاہ اپنا رخت عریانی

افسون آفا حیدر براحوالت آگہی دست خدا ۵

وصل میں شاد بہ دل سحر میں محزون ہوا
اے صنم کبیل بہائے یہ لڑکین میں ہے
توڑیں ہم شیشہ تو آواز آئے تنہا کی

وصل میں بھر کا ڈر بھر میں امید وصل
کبھی بھون کبھی مٹی کا بنایا نسر ہا
عین سستی میں بہن ساقی میر تو بہ کا خیال

افضل سید افضل علیجان عرف سید صاحب خلف رشید قاسم علیخان قاسم

نزد بوش لکنو مست و والد او صلح کلام او از دست ۵	
بے وصف روے یار نہ لو نام ناہ کا	کیا ذکر اس مقام پہ اوس ہوسیاہ کا
جہاں کتے ہیں وہ روزن در سے	نقش دیوار ہم ہیں ششدر سے
افضل منشی حسن یار خان بہادر مخاطب بہ اسد الدولہ ولد باقر علی خان از امر اکمنو راز تربیت یافتگان خواجہ آتش است ۵	
خجہ کا ذکر قتل میں میرے نہ کیجئے	لیتے نہیں ہیں نام چہری کا شکار میں
کرتا ہے آگے یار کے اکثر ہمارا ذکر	غمت ساز گویا اپنی طرف سے دکیل ہے
افضل افضل علیخان ولد داروغہ اعظم علیخان اور است ۵	
پہلو میں بیٹھ کر مرادشا کیجئے	بندہ ہوں پنج سے مجھے آزاد کیجئے
افغان الف خان مردے درویش خصلت بود زیادہ ازین آگہی ندارم ۵	
پہلے قدم میں عشق کے میرا توجہ کیا	مجنون بہ چند روز بہلا کیونکہ جی گیا
اکبر نواب محمد اکبر خان کہین برادر نواب مصطفیٰ خان شیفۃ از تلامذہ مومن خان بود از جودت طبع در مدت قلیل مشق سخن بہرسانید ۵	
سوچی حضرت ناصح کوئی تدبیر وصال	حیف چارہ نہ کرے آپ سادانا دل کا
خانہ غیر میں گر لگنے لگا جی تیرا	ہم کو بھی اور سے آتا ہے لگانا دل کا
اکبر تباہ دیکھ کے دشمن کو ہنس دیا	اوس بیوفا کو مجھے محبت کہن نہو
اکرام حکیم اکرام اللہ خان فرزند حکیم ہدایت اللہ خان دہلوی بود ۵	
آرزو وصل کی مٹانی تھی	کیا ہوا اگر مٹا دیا دل کو
الفت یکے از ساکنان مظفرنگر بود بر سر این وقوف ندارم ۵	
ہمیشہ کہتے تھے الفت کو لوگ نشت نصیب	سو آج کوچہ میں اوسکے ہوا بشت نصیب
الفتی راجہ پیارے لال عظیم آبادی پاری خوش میدانست ۵	

خاکساری سے مثال نقش پا	جس جگہ بیٹھے وہیں کے ہو گئے
الم محمد علی دہلوی از شیخ محمد ابراہیم ذوق با استفادہ پرداخت از دست ۷	
نتہا محل اگر اسکے ناز کا تو پھر	آلم فریفت کیون ایسے ناز میں کے پونے
امامی خواجہ امامی مسقط الراس او دہلی ست نور چشم خواجہ آغی در مرثیہ گوئی ہمار	
داشت در شش در مجلس عزرا امام حسین ۷ از اندوہ و ملال جامہ ہستی گزارشت ۷	
لکھیا ہے مجھے غم نے عجب حال سرجی کا	اسے نالہ دل وقت ہے فریاد سی کا
سینہ میں جد ہر و سو ترا پہونکدے ای آہ	لنک دل سے خبر دار کہ یہ لکھو ہے کسی کا
امانت سید آغا حسن خلف الرشید میر آغا رضوی لکھنوی از شاگردان لکھ	
مرغیہ گو بود جاوہ رعایت لفظی بسیار می پیو د و اسوخت و دیوانے از و یادگار	
گلوری غیر نے ہیجی و نہیں تو مینے کہا	سمجھ کے کہا تو یہہ پان ہے لگا وٹ کا
نادان کی محبت میں ہر سوط حکا دہر کا	دل دون کسی نادان کو میں ایسا نہیں لگا
خطا و نکا دیکے مجھ کو نامہ بکریٹھا اگلی	کہا میں نے یہ کیا بولا کہ پنا مذ بانی ہے
جی جاہتا ہے صنعت صانع یہ ہوں نثار	بت کو پٹا کے سانسے یاد خدا کروں
رتنار کے چلن سے غضب دل لہا لائے	چھوٹے سے سن میں یار بڑے تم ہو چائے
امرا و علی خان نام متوطن کول و تقیم اکبر آباد از علم ہرہ نہاشت اما نکر ملن	
نصبتش کردہ بودند اور است ۷	
دو پھول گر کسی نے چڑھائے وڑا دئے	باد صبا کو گور غریبان سے لاگ ہے
نزع میں دیکھا تو بولے ضعف آیا ہر اسے	مرگ تک ہمسے زمین کا فرکی ٹھٹے بازبان
امیر نواب علی محمد خان از افغانہ دہلی بود و پیوند تلذذہ قیام الدین علی تایم داشت	
انجمن مشاعرہ می آراست ۷	
بے شوخی ترے خسار کی ہنگام عتاب	جتنا لکھ ہے تو اتنا ہی نور جائے ہے

بس میں آیا جو تمہارے اوسے چاہو سو کرو
 امیر منشی امیر احمد خلف مولوی کریم احمد لکنوی سلسلہ نسبش تا حضرت شاہ مینا قدس سرہ
 شیعہ میشوہ زانو سے تلہذ پیش منشی مظفر علی اسیر تہ کردہ اما یقین نامہ نگار آنست کہ
 کہ از استاد خویش گوے سبقت ربودہ امروز در راہ پور با وستادی کار کیا
 آنجا متبع و مسرورست ترجمہ و کلام شان مفصلاً در طور کلیہ گذشت از آنجا کہ او
 از گرامی شغرا این زمان ست نبذے از ان ثبت افتاد اور است ۵

کمان وہ اہل وطن کی صحبت وطن کو چھوٹے ہوئی ہے مدت

کسی کسی کی ہے یاد دلین خیال کچھ کچھ کمین کمین کا

قریب ہے یار روز محشر چپے گاشتو نکا خون کیونکر

جو چپ رہی گی زبان خنجر لہو پکار گیا آتش کا

ہلوگ شمار صف محشر سے بڑھینگے
 کھلا یا ہے جگر برسوں پلا یا ہے لہو برسوں
 یار کا گہر یہ اگر ہے تو وہ گہر کسا ہے
 سینہ کسا ہے ہری جان جگر کسا ہے
 کبھی جیب کفن پر ہو کبھی قانع کے دامن
 کبھی گردن ہو خنجر پر کبھی خنجر ہو گردن پر
 تو شوخی سے حیا الزام رکھ دیتی ہو چتون پر
 چھپے گی رو سیاہی خاک اس پانکی چادر سے

ردنخ کے سزاوار نہ فرود کس قابل
 کر گیا یاد اے غم بھو بعد مرگ تو برسوں
 دیر میں کون ہے کعبہ میں گذر کسا ہو
 تیر پہ تیر لگاؤ تمہیں ڈر کسا ہے
 آہی وہ ہی دن آئے کہ میرا تہ محشر
 کلا کٹو اندر لے لیکے ای دن کھ کمان پہ دن
 میں جیسا کہتا ہوں اویس مجھ کو تری شرم نالے
 نہ است جیست نہ نہ ابدان خشک روتے ہیں

انجام عہدۃ الملک نواب امیر خان دہلوی از تلافی مذہر شاد پیوند مرزا بیل
 بود و با سلاطین صفویہ ترابت داشتہ در ۱۱۵۰ بدیوان عام دہلی از زخم شان
 وفات یافت اور است ۵

نفس میری دیکھتے قتل میں یوں کہنے لگے	کچھ تو یہ صورت نظر آتی ہے پہچانی ہوئی
انشا میر انشا رائے خان خلف حکیم میر انشا رائے خان مصدق تخلص مرشد آبادی مولد لکھنؤ سکون از ہوا خواہان نواب سعادت علی خان بہادر بود چندے از مصحفی باستغادہ پرداخت سپس انخوائ و زید در ہرن دستگاہ کامل صیداشت علی الخصوص در سخن نہایتے خاص بہر سائیدہ کہ دیگران را از وے نصیب نبود از وست ۵	آخو رب برنس کے انشا کو بھیجے اپنے اگرچہ مئے پینے سے کی تو بہر مئے ساقی کیا ہنسی آتی ہے مجھ کو حضرت انسان کی مئے شنب جو سہواً تعریف چاندنی کی اچھا جو خفا ہم سے ہو تم اے صنم اچھا گر یار سے پلا سے تو پر کیوں نہ بھیجے غصہ میں ترے ہنسے بڑا لطف اٹھایا پھبتی ترے مکھڑے پہ مجھے ہو کر کی ہو جی دو گھڑی دن سے کہا میں نے کیا انشا دے
اسکے یہ معنی کہ لو نقشہ تمہارا جگہ یا بھول جاتا ہوں مگر تیری مدارات کی وقت فعل بہ تو خود کو دین لعنت کرین شیطان بہ میری طعن سے اپنے وہ منہ کو ٹوڑ بیٹھے لو ہم بھی نہ بولینگے خدا کی قسم اچھا زائد نہیں میں شیخ نہیں کچھ ولی نہیں اب تو عمداً اور بھی تفصیر کرینگے لا ماتہا دہر دیکھ بہت دور کی ہو جی سکے بولے اب ہو اکہا بات تیری یاد ہے	انیس میر بہر علی ابن میر تحسن خلیق نبیرہ میر حسن متوطن دہلی و مقیم لکھنؤ بود در مرثیہ گوئی شہرہ آفاق است و در مرثیہ خوانی ہم یگانہ و طاق اما بر دیگر اصناف سخن دستی نہ داشت اور است ۵
کل تو آغوش میں شوخی نے ٹھرنے نہ دیا	آج کل شب تو کل جا سے مرے قابو سے
انیس امیر الدولہ نواز شہ خان از بانشندگان دہلی بود نسبت تلذذ میرمنون داشت اوائل در سخن گوئی ہمارے بہر تیرہ آخرش ترک کردہ اور است ۵	آہ یہ کسی یادگاری ہے
آج جو دلو بہ قہقاری ہے	

باب موصدہ

باقی مولوی سید عبد الباقی خلیف مولوی سید سراج احمد نقوی السسوانی
در علوم عربیہ ہمارے دار دکا ہے مابے در کوے سخنوری پامیگرار دام وز بلازیت
ریاست ہو یا مال اوقات عزیز خود بسری برد اور است ۵

بڑا جیب دست و دشت آستین سے
الماس گر نہیں تو نک ہی ہر ار ہے
کین سے جیب لی دامن کین سے
زخموں سے چہرہ چہاڑ کا کچھ تو مزار ہے

بچہ شاعر مجہول الحال است از گلشن بنجار بیٹے برداشتنہ آمد ۵
سوز کتین اوٹھا کے ہم آخر سمجھ گئے
تم نے نہ اپنا ہید بتایا تو کیا ہوا

بچہ شیخ امداد علی ابن شیخ امام بخش از سخنوران مستعد لکھنؤ بود و ناسخ اوستاد
او در علم عرض و توانی بد طوئے داشت دیوانے از و یادگار است از دست

بتو خدا یہ ز کھو معاملہ دل کا
کچھ ریاضت سے نہیں پشت خمید ز اہر
جان نکلے جو مغم مین کیونکر
جو اس مقام پہ آیا ہے ہاتھ ملتا ہے
بعد مدت بمقرر وعدہ خلافی وہ ہوا
بڑا بھلا یمن ہو جائے فیصلہ دل کا
بار عصیان وہ اوٹھایا کہ ہوتی چور کمر
کچھ بھیڑ چہے تو راستا ہو بد
ہتیلیو نہیں کسی آدمی کے بال نہیں
کمل گیا فضل دین یار کا جوٹا ہو کر

بدر مرزا بلاق فی فرزند شانہ از دہ نصیر الدین بہادر دہلوی تلمیذ مرزا پیارے
رفت از افکار است ۵

لب تک ہی میرے وانہیں ہوتے کہ کچھ کہیں
اپنی ہی پیشش میں ہو گا ختم وہ بنگامیہ
منہ دیکھتا ہوں میں دم گھٹا آچکا
گر قیامت میں ہمارے حال کا دفتر کھلا

<p>ہمیشہ دوش صبا پر رہا غبار اپنا سیرا جانا اور ہے قاصد کا جانا اور ہے گھر ہی قسمت سے ترے گھر کی برابر نہوا گر بھی دل ہے تو دل بھی نہیں درکار ہے</p>	<p>گمنا نہ خاک ہوئے پر بھی کچھ وقار اپنا میں اگر جاؤں تو نکلے مطلب دل کچھ نہ کچھ تو نہ اتاری آواز تو آیا کرتی چارہ گر کبھی لے اس دلو بھی پیکان کج ساتہ</p>
<p>بدر میر بدر الدین از نام آوران کرناں بود گویند کہ از شجاعت و تہور نصیب دہ داشت اور است ۵</p>	
<p>دسمد سینہ سے آنکھوں میں جلا آتا ہے</p>	<p>کسا غواہان بچے کہ در قافلہ اشک کرساتہ</p>
<p>برق فتح الدلو بخشی الملک مرزا محمد رضا خان ہا در فرزند مرزا کاظم علی از غلامہ رشادت پیوند شیخ ناسخ در شہداء ہمراہ رکاب واجد عیشاہ در کلمتہ فردو آمد و ہمین جا نقد جان بہ اجل سپرد دیوانے از و یادگار عالم ست ۵</p>	
<p>آتے نہیں ہیں خواب میں شرم کے سامنے روح نام شب وقت سے فنا ہوتی ہے جو کسے عشق بھی اوسکی سزا ہوتی ہے</p>	<p>پردہ تو پردہ اور سنو ن ترانیاں دیکھتے حالت دل درد سے کیا ہوتی ہے میں جو رہا ہوں تو کتنے ہیں مجھ پر ہنس کر</p>
<p>برق قاضی نجم الدین ساکن سکندر آباد فکر صاحب دارد اور است ۵</p>	
<p>ہا تو نے جبکہ یار کا دامن نکل گیا بارے کچھ اوسین تو نقشہ ترے گھر کا نکلا سدمہ ہے کونسا جو مری جان نہیں</p>	<p>کیا کیا اوڑی ہیں جیب و گریبا کی دھیان ہم سمجھتے تھے کہ جنت میں لگے کا کیا جی ریشک رقیب حسرت وصل آرزو و مرگ</p>
<p>برکت برکت علی خان از خاکدان خیر آباد است زمانے بہ مختاری را جب پٹیلہ گذرانید آخر الامر بسبب اتحاد ناظم دہلی مرجع و تاب ارباب دہلی گشتہ روانی از کلا مش پیدا است ۵</p>	
<p>نالاہ شب میں آنکی مرے تاثیر نہوا</p>	<p>پہونچے آسیب نہ اوسکو کہیں لگی نہوا</p>

دل بیتاب گیسو سے ڈھیرے کوئی	بچے سمجھائے کوئی یا اسے سمجھائے کوئی
تصور میں ترے گر کوئی چہرے ہے تو کہتا ہوں	
ذرا دم لو کوئی آیا ہوا جاتا ہے تساؤ سے	
بہسمل محمد عبدالکحیم ابن حکیم پیر بخش برادر زادہ صہبائی درپارسی ہمارے نام وہ در سیتہ دستگاہ تمام دار و خانگہ سے ذسی اعتبار راست و شاعر پختہ کار اور است	
نہ اتنا بد گمان ہو تو نہ ترے پیچھے نہ ترے پیچھے تو جیسے ہے تمہاری شان سے کچھ حال تو کیسے لائے گاسر پہ دیکھئے کیا کیا قیامتیں ویر و حرم میں جا کے جو دیکھا چشم غور خسب سے کہ بڑا تباہ ہے ہو	خدا کی واسطے منہ کھول زخموں پر نگار کا کہاں تم حضرت بہل کہاں ہے سستہ بیا با کا رخ سے کیا کیا اس کا اولٹنا نقاب کا پایا کچھ ایک رنگ عذاب و ثواب کا اس کا ٹکڑا چکھا ٹینگے ہم
بہسمل سید جبار علی رئیس چٹار گڑھ در سرکار راجہ بنارس متعلق بود از دست	
ہر دم مجھے نیاز اسے ناز ہی رہا تیری ہی یاد ذکر تر ہی ہر آن ہر	انجھام کار عشق کا آغا ز ہی رہا گو یا اسی لئے مرے منہ میں زبان ہے
بہسمل حافظ محمد حسین ولد حافظ محمد بخش از باشندگان دہلی و ملائذہ مرزا صاحب	
اور است	
نہ آویگا یہاں تک کہ نہ طلب لکے ہوونگے نیم بہل کیوں نہ جھکو چوڑا ہنگام ذبح ہم گئے تھے دلوں لینے وہ طلب کرتے ہیں جان دل تو نے ہم سے اویت کا فراوٹا لیا	ز سہلے کا قیامت تک کہی دامن تنہا کا بار کو میرے ترپنے کا تماشا ہو گیا دلوں کو کیا روتے تھے ہم اب جا نکار و ناہو اس ناز کی میں بوجہ یہ کہیوں کر اوٹا لیا
بہسمل مرزا عنایت علی ولد مرزا سعادت علی از بہرہ اندوزان خرم صحبت آتش	
بود دیوانے گزشتہ	

جنائین ستمے ہیں جو روٹھاتے ہیں نکارتہ عشق اگر آگاہ ہوتے عادت دلتے	ہمیں ہیں یار جو تجھے نباہ کرتے ہیں کر لگتا ہے آسانی سے اور چٹنا بٹکتا ہے
بلبل صفر علی بیگ فرزند مرزا فضل علی بیگ باشندہ دہلی اصلاح سخن از مرزا صابر میگزنت درسیان دستگاہ ہے توی داشت اور است ۵	
روز چہ او سکو میرے قتل کی فکر کچھ نہ کچھ یاد رہی ہی سوز غم کے ایتھے سے سینے کیا نا صحو کی باتوں کو تو بہ تو دلت سے کی تھی ہمنے پر اسے محبت سیکڑ دن بندہ خدا مال ہے	غیر سے وہ بیان ہے سوا اپنا شگیا کر آبلہ اک داغ پیدا ہو گیا اب وہ اپنا نہیں دماغ رہا ہو گئی ہے کی ہوس کپیلہ بر و باران دیکھ کر ان بتوں کے ہی گھر خدائی ہے
بہنو نام رنے غامگی از سکونت و رزان شایہ جان آباد از حلیہ حسن و جمال آراستہ بودیتے از و بدست آمد ۵	
موت پر بس نہیں چلتا ہر کرون کیا درنہ بہادر رن بہادر سنگہ نقد فتح بہادر سنگہ از باشندگان اکبر آباد است و ملازکہ مرزا حاتم علی تہر ۵	تو نہیں ہے تو نہیں زیت گوارا جھمکو
ایک دم بھی جسدا نہیں ہوتا بہار فشی ٹیک چند جامع لغات بہار جم از اقامت گزینان دہلی بود و باسلج الدین علی خان آرزو نسبت تلخ داشت اور است ۵	کیا محبت ہے در ذکودل سے
وہی اک ریمان ہے جسکو ہم تم تارکتے ہیں بہار مرزا علی خلف مرزا حاجی علی بیگ لکھنوی بیشتر در مرثیہ گوئی انہماک داشت و احیاناً بہ تغزل ہم میل میکرد در شک کر بلائی باصلاح گفتار شہی پردہا رد کون حضور کو مین یا تہام لون کلیجہ	کہیں بسیج کار شہ کہیں نہ تارکتے ہیں
	پہلو سے آپ اوٹھے کدرواٹھا جگرتن

بیان خواجہ احسن اللہ دہلوی مسکن از تلامذہ مرزا مظہر رح بود بامولانا فخر الدین
 باستفادہ باطنی برداشت در حیدر آباد قلع ملازمت داشت از اسباب عدم آباد شتافت
 از نتائج افکار اوست ۵

قص میں مینا کی کہ لکھ لیا کیا نہیں کرتا جادو تھی کہ سحر تھی پلا تھی وصل کی شب کا ماجرا کیا کہوں تجھے بخشین	عز و تپا ہون پہ لکھتا ہوں کوئی پروا نہیں کرتا ظالم یہ تیری نگاہ کیا تھی شام سے لیکھ صبح تک وہ ہی نہیں نہیں رہی
--	--

بیباک میر خف علی عربی موطن کو لوی مولدا از اخلاص امام موسی کاظم سفار بود و با
 مصحفی واسطہ ملذ داشت اور است ۵

ایک دن ہو تو کوئی صبر کرے داد خواہوئے گھر گئے رستے	روز کے انتظار نے مارا اوس کا جگر کہ چہ سگریز ارہوا
---	---

بیتاب خداوردی خان از شاگردان میر نظام الدین ممنون و گاہے ظریفان
 تخلص ہی نمود اور است ۵

مجھ سے وہ ہر دم کہے ہے اپنا خنجر دیکھ کر بیتاب عباس علی خان ابن نواب عبدالعلین خان از نواب زادگان رامپور است	قتل کیجئے تھکوجی چاہے ہے اکثر دیکھ کر
---	---------------------------------------

امروز جہان آباد از نور و جودش منور است از مومن خان سرمایہ استفادہ اندوختہ ۵
 داد سے روز جزا کے بھی بڑو کا حکوم
 یہ نظر آئی ہے طول شب ہجران مجھ کو

یہ خواجہ شخص شاعریست کہ گوئے از حال او اطلاع روندا ۵

مرد عا تھکویان نہ آتا تھا	روٹینے کا بھی اک بھانا تھا
---------------------------	----------------------------

بیخود سید بادی علی ولد میر ناصر علی تھ از خواجہ وزیر باستفادہ برداشت و در لکھنؤ
 اتانت داشت ثنوی و دیوانے گزاشت ۵

نہ تمہیں رحم کی عادت نہ اسے صبر کی خو	تم بھی مجبور ہو بندہ کا یہی لاجپاہی دل
---------------------------------------	--

<p>بہلتی ہے تجھے طبیعت مری تمہیں نے بگاڑی ہو کاوش مری</p>	<p>جدا ہونہ پہلو سے اسے در عشق کیا میں نے شکوہ تو بر ہم نمو</p>
<p>بیدار میر محمد علی معروف بہ میر محمدی دہلی نژاد بود و بہ تلمذ مر قضا علی خان فراق بہرہ بار بود و آنا ناکہ از تلامذہ شمار الشرفراخ نوشتہ اند بہ غلط رفتہ اند و سے در کرا آباد قالب تہی کرد گفتار رنجیہ او یادگار دوزگار است ۵</p>	
<p>جی سے نہ ترے غبار نکلا کہ تا ہمیشہ رہنے نام میر قاتلا ورنہ یہ نالے تو پتھر میں اثر کرتے ہیں گفتگو خوب نہیں مردم جیسار کے ساتھ اسے نالہ جانسوز یہ کیا بے اثری ہے مگر اتنا کہ ملاقات چلی جاتی ہے</p>	<p>ہم خاک بھی ہو گئے و لیکن بھرا نہ گل گین زخم ہم سر داک ہم تری خاطر نازک سے خطر کرتے ہیں شکوہ کم گئی آنکھوں سے اس کے نکرو اتک مرے احوال سے وان بیخبری ہے رہا جو چاہئے بیدار سوا اس سے معلوم</p>
<p>بیدل حکیم غلام حسین ابن خواجہ محمدی خان با شندہ دہلی شاگرد عبدالعزیز خان احسان این چند اشعار از افکار موزون اوست ۵</p>	
<p>مکڑے ہو ہو کے جگر دیدہ تر سے نکلا اب کیا ہے او پر قصد جو ہر ناز واداکا تمہیں یہ دن لگے قدرت خدا کی</p>	<p>جان تو ہو کے خفا جب مرے گھر سے نکلا دل کر چکے پہلے ہی نسیا زغم فرقت بتوں سے ملتے ہو راتوں کو بیدل</p>
<p>بیمار شیخ علی بخش از مشاہیر سخنوران سنہل مراد آباد بود از مصحفی استفادہ گفتار پر داخت سلسلہ ملازمت بہ رامپور افغانان داشت اوصاف اوستغنی از بیانست پر و طائر خیالش بالا تر از گمانست قوت بیان و لطف زبان او اگر از میر و مصحفی بیش نیست ایہم نتوان گفت کہ کمتر است ہاں تقدم زمانے و شہد ذرا بنے چیز سے دیگر است از نثر گفتار اوست ۵</p>	

<p>لب جو کون سیر کو آیا جس کسی نے دل یا اونکو پیسے چوری دیا موت سے بہا گئے لگے بیمار حال دل بیمار نہیں ضبط کے قابل نصیب ہو کو لاسنگر گہر کا سا مسجد میں پی شہاب پڑی دیر میں ناز</p>	<p>سوج مہم چویتی ہر ساحل کا ایک سین کجست نادان تھا کہ رسوا ہو گیا کیا اور سے تم شکستہ پا سچے لیکن وہ زبان جھکوٹانے نہیں دیتے کہ شو کر و نہیں رہا سر کا عمر بہر کا سا جیسار کو شعور کسی بات کا نہیں</p>
---	--

ستار فوقانی

تایان میر عبدالحی دہلوی از شاگردان سودا بود و از اولاد موسیٰ رضا عالمی پڑا
شیخ حال او بود و جہانے عقیدہ مند کمال او در عنفوان شباب چہرہ ہستی در نقاب
عدم پوشید از دست ۵

<p>غم وصل میں ہر ہجر کا ہجران میں وصل کا بیان کیا کروں ناتوانی میں اپنی کروں دعویٰ خون میں قاتل سے اپنے</p>	<p>ہرگز کس طرح مجھے آرام ہی نہیں مجھے بات کہنے کی طاقت کہاں ہے کب آئیگی یارب تیاست کہاں ہے</p>
---	--

تایاش محمد جعفر الہ آبادی موطن دہلوی سکون علیا قریب دنیوی را ایک گوشہ نہادہ گزشتہ
ورزید سخن دلپذیر میگفت ۵

<p>کبھی بن بادہ رہ نہیں سکتے دل میں خوش ہیں عدو پر اسے تابش</p>	<p>تو بہ کچھ ہو سنا نہ کار نہیں وہ سنگر کسی کا یا نہیں</p>
---	--

پیش یوسف علی از خوش سوادان دہلی بامزنا قادی بخش تھا بر نسبت ملذدار د
از نتیجہ افکار اوست ۵

<p>غصہ اڑھا اڑھا کے یوں ہی بار بار کا اضطراب دل سے کہتے ہیں تپش نے جان لی بے طرح پہن گیا ہے صہبت میں بد مو اک روز اسے تپش کوئی آفت اڑھا گیا</p>	<p>اسے دل مڑاج تو نے بگاڑا ہے بار کا روز کے جھگڑو سے چوٹا مگر کیا اچھا ہوا آتا ہے رحم اس دلِ ناکردہ کا پر حسرت سے دیکھنا یہ او دہر بار بار کا</p>
<p>تپش مرزا محمد اسماعیل عرف مرزا محمد جان بن مرزا یوسف بیگ اصلش از بخارا است و مولد او دہلی سید جلال بخاری از بزرگان اوست میر درد کہ مرزا تمیز رشادت پیوند است ہما نازنش رساست و فکرش بلند اور است ۷</p>	
<p>کوہ تیر سے سلیقے سے پہنچے ہم نہیں سنیا یک کی طرف سے آج تپش تجھ کو یا س ہے</p>	<p>لائی ہے ہمیں دام میں تقدیر بیماری سچ کہ ہمارے سر کی قسم کیوں او داس ہے</p>
<p>تجملی میر محمد حسین و بقولے میر حسن المعروف بہ میر حاجی خلف میر محمد حسن حکیم میر تقی ہمشیرہ زادہ و تلمیذ رشید بود در دہلی نشو و نما یافت و از ہما نجا بعد شتافت طبع جولان و فکر رساداشت مثنوی لیلی و مخبون از فارسی بر نیختہ آورده از دست ۷</p>	
<p>مری و ناپہ تجھے روز شک تھا اے ظالم عشق میں کرتے ہیں بدنام تجھ کی کو عیث جب رات تھی دراز ملاقات کم ہوئی حال تیرا ونے کیا کہتا تجھ کی میں بہلا</p>	<p>یہ سر یہ تیغ ہے لے اب تو اعتبار آیا وہ بچارا کہی اوس کو چے میں آیا نہ گیا ملنے کے دن جو آئے تو اب رات کم ہوئی وہ تو تیرے نام ہی کو سنکے شرمانے لگے</p>
<p>تجمل حکیم محمد حسین خان دہلوی منشا فرزند نواب غلام رسول خان از تلامذہ آغا جان عیش بود ۷</p>	
<p>بہر دست جنازہ پر آیا نجا گئے گا تجمل از شعر لکھنؤ بودہ است بزنام او آگہی ندارم بیتے از وے شنیدہ آمد جگہ گھر لیکے میں یہ وہ دیدہ تر بیٹہ گیا</p>	<p>اون سے تو خاک میں ہی ملایا نجا گیا اوٹنے اوٹنے مرے آخر کو وہ گھر بیٹہ گیا</p>

شیخ غلام مصطفیٰ یا صوفی مصطفیٰ علی اختلاف الاقوال فرزند شاہ رفیع الدین قدس سرہ
از گرامی زادگان دہلی بود اما برعکس خاندان خود را از علم و فن چندان خطی نہ داشت
گاہ گاہ در سخن فکر میکرد

نیکر اطفال کو بے سنگ اوٹھالائیگی آمد آمد ہوئی شاید ترے دیوانے کی
تحسین محمد حسین خان دہلوی مالک مطبع مصطفائی طبع ہوا رہ دارد اور است

جب بت سے نہ راضی ہوں تو تیرا نہ سمجھاؤں
تحسین او کو دیکھنے جاتے تو ہو مگر
ہوئے ذلیل تو عزت کی جستجو کیا ہے
اگر نہیں ہے تجھے ذوق میکشی تحسین
تحسین چلو کعبہ کو جگڑا ہے کہاں کا
ایسا نہو کہ جان کو دہی پر غدا ہو
کیا جو شوق تو پر پاس آبرو کیا ہے
تو تیرے ہاتھ میں یہ ساغر و سبو کیا ہے

ترقی اسد الدولہ آغا محمد تقی خان بہادر بن سید محمد امین خان نیشاپوری مولانا
فیض آبادی مسکن از شاگردان میر سوز بود دیوانے گزاشت

در دیوار سے آتا ہے نظر جلوہ دست
اوس نے تو دکھ یہ دکھایا ہے کجی جانے پر
آئینہ خانہ مرا گوشہ تنہائی ہے
بہ مزامین نے یہ پایا ہے کجی جانے پر
تسلیم میکا رام ولد گویاں رائے بخشی وزیر الممالک وطن اصلی اوٹا وہ بود مولانا
اولکھتو در پاری ہمزافا خرمکین در رختہ باصفی مشورت داشت اور است

گو دلین خفا ہے تو پر اس بات کو نالوں
اب بھی اس نیم جان میں کچھ ہے
کہ پیشیوت عاشق دلگیر کے منہ پر
نہ اندہ امتحان میں کچھ ہے

تسلی میر شجاعت علی دہلوی مولانا ملائذہ نصیر بود در او آخر عمر لذات
دنیا را ترک گفتہ

مجھے بڑا نام بحث لوگ اسے کرتے ہیں
تسلیم شیخ مہدی بخش از سکنا سے سارن پور شاگرد الفت حسین فریاد دیوانے دارد
بہشتین وہ تو مرے پاس نہ آیا نہ گیا

پارسے دافع دل اور چشم گریان کیستہ جاوے	چمن کی سیر کر لو ابر باران دیکھتے جاوے
تسلیم حاتم خان از انقائان راسپورست و در زمرہ ملائذہ شیخ علی بخش نیما رستمور	طبع سلیم و از بن مستقیم دارد و درست ۵
پہلے اسے غنچہ گل موئند تو ذرا بولے	کیچو پھر دہن بار سے نسبت پیدا
تسلیم شیخ امیر اللہ خٹک مولوی عبدالصمد فیض آبادی نسیم دہلوی باصلاح	گفتارش پراختہ در شنوایات نصیبے وافر از ان اوست و در تعلیق خطاطی است ممتاز
شنوی شام غریبان کیلئے ملاحظہ نمودم لطیفیکہ بخشید نتوانم گفت گویند کہ وہ امرور	یلا زمت سرکار والی راسپور بسری بردار و ست و خیلے نکوست ۵
اجل خفا ہے ننگ ماضی زمین دشمن	مرا حسان مین کوئی نظر نہیں آتا
بین عاشق اپنے مطلب کی کہین گے	تبت کیا ہمساری مدعا کیا
اک دور سرری مین نہ گل ہے نہ چین	پہولی ہوئی ہے کہ سپہ نسیم بہار تو
تسلیم منشی محمد انوار حسین ابن منشی احتشام الدین از نام آواران سواد سوسون	از مدتے اتانست گفتو و زبیدہ در فن تاریخ کوئی عدم المثلست اصلاح سخن از ہمار
می گزنت اکنون مصلح گفتار دیگران ست بسوسے پارسے بیشتر بل خاطر دار و شنیدم	کلام رنجتہ خود را بر ملائذہ قسمت کرد و درست ۵
مانند ابرائشک سے واس بہا کوئین کیون	اک بوندابر و بساوسے ہم دوئین کیون
بہتر ہے مرین کہ ٹلے سر سے بار عشق	انصاف کی ہے بات کہ بیکار ہوئین کیون
مجھے وحشی زیادہ سمجھا آپ	قدردان شاخ کیا ہرن میں
تسکین میر حسین دہلوی از اولاد میر حیدر قافل فرخ سیر بود سخن نبشورت	شاہ نصیر و مومین خان می گفت در ۱۲۶۸ھ انفاں زندگانی بسر برد از بلند
خیالات اوست ۵	

مفتوح جہانی
سید

<p>سیکھے بین تیری لگاؤ سے لگانا دل کا تنگے گور سے گم یاد آیا پاؤں رکھا تھا کہ سر پا دیا تئے سکین دلو کیا جانا بات تو کرنے دے اوس دل قیاب مجھ صبر بھی چند قدم پیچھے رہا جاتا ہے حال دل کہنے لگے ہم یار کی تصویر سے</p>	<p>بھگو ہر دم بین لازم ہے ہنسنا نادل کا دھشت اب لائن کو لے ہاگیگی کوچہ یارین میں نے تسکین سہل سمجھے ہوا سکا آج جانا قاصد آیا ہے وہاں سے تو ذرا تم تو سہی دکے جاتے ہی جلی جان یہ جلدی کہ پوچھ دیکھتے ہی شوق نے ایسا کیا ہے اختیار</p>
<p>شہنشاہ محمد علی در دہلی توطن دار درمزا جان عیش و ذوق را استاد خویش می شمارد از دست ۵</p>	
<p>وہ ہاتھ ٹوٹیں جو اوٹیں کہی دعا کر لے کہ آسمان نے عوض خاکسں ملا کے لئے</p>	<p>نہوں وہ لب جو نکلیں شکوہ جفا کے لئے ہوئی تھی ایسی کہاں کی صفائی اوس متبسی</p>
<p>تصویر بنی بخش نواسہ شاہ نصیر دہلوی در عین شباب بعد مآب در راہ ہر دہ ۵</p>	
<p>دل اپنا دیکھے آپ تو مجبور ہو گیا چور کو آتے نہیں دیکھا کہی ہشیار پر</p>	<p>کس نے کہا تھا تجھ سے تصور کہ اوس ل خواب کا بس کیا چلے اس دیدہ بید پر</p>
<p>تصویر سید حیدر حسن خان باشندہ بلدہ پنکوڑا سلسلہ بخش تا امام زید شہید میر سدر رحمۃ اللہ علیہ باجرات تلمذ داشت بعض از باب تذکرہ بجائے حیدر حسن احسان حسین</p>	
<p>ولد حیدر حسین نگاشتہ اند والد اعلم از دست ۵</p>	
<p>وہ اودھر رہنے لگے اور ہم ادھر رہنے لگے جب تک نہ تسلی کو دل آئے جگر آئے بہت گرمی کا ہونا مینہ برسنے کی علامت ہے</p>	<p>شب ہم جو ذکر و حیران وصل میں ہونے لگے روزا کوئی موافق کرین میں مری انگیز تصور گر مجبوشی یار کی مجبور دلاتی ہے</p>
<p>تصویر بٹن از باشندگان دہلی بودہ از انقلاب زمانہ پیشہ نیچہ بندی ذریعہ شمار</p>	

خود کردہ اگرچہ ناخواندہ بحث بود اما فکر رفیع و ذہین رسا داشت ۵	
فدا نا آشنائی پر تو بہن لاکھوں دل جانے	اگر وہ بت کس کا آشنا ہوتا تو کیا ہوتا
گر آج ہی نزاکت آنے تھیں نہ مہتی	کچھ اور تھا ارادہ یاں جان ناتوان کا
بھلو کر نا ہی نہیں شکوہ عجب و بجا	اب تمنا ہی تری دل سے اوٹا دیکھیں
میں باز آیتھاری دوستی کی ان گاہوں سے	بچے ہی یوں ہی دیکھو دیکھتے ہو جیسے دشمن کو
فتش مولوی سید محمد از اکابر شاہجہان آباد بودہ در علوم متداولہ دخل و شکار	
داشت و بطن طب قدرت وافر سخن بر حکیم قدرت اللہ خان قاسم عرض می نمود و درست	
تو اسے پیمان شکنی عہدہ پر کس کی گہرا	سداستہ رہے یوں ہی کہ شام یا سحر آیا
کس پر ہی سے ہر تشنگی مجبوشی اندون	پھر فرزدن بھلو نظر آتی ہے وحشت آہکی
تمکین میر سعادت علی عظیم آبادی موطن دہلوی مسکن از دست ۵	
درد و غم رنج و اضطراب و قلق	حال کیجے بیان تو کس کی
نام تمکین ہوا تو کیا ہدم	رات دن بھرقار رہتا ہوں
تمکین مولوی غلام بیگل خان خلیف مولوی غلام رسول خان بہادر زاد بوشش	
میدانی پور بر عہدہ ملا سے جلیلیہ از سرکار انگریزی سرفراز شدہ این بیت از دست ۵	
لن ترانی کے سوا او کی زبان پر کچھ نہ	اوس ستمگر نے سنا ہے جسے قصہ طوک
تمت تخلص شخص مہول الحال است جز نیکہ از باشندگان کلکتہ است اطلاع ندارم	
صبا بہ کننا خدا بچالے فقط بہن اب آخری سنبھالے	
گزر تے بہن نازا دٹا نیولے جو دیکھا ہو تو آکے دیکھو	
سفر بعت ہو اس جہان سے کوئی کئے بڑھ کے کاروائے	
قدم اوٹا کئے چلو یہاں سے کہ یہ جگہ ہے رواروی کی	
تتو میر خدا بخش خان دہلوی مسکن از شاگردان قطب الدین ہزارا ابوظفر بہادر شاہ	

بودہ است ۵

خدا مہ شرا پنے گریبان کر نیلے چاک	یون ہی چلو گے وان ہی جو دس نہیا لک
تہما محمد عیسیٰ مولدش دہلی و نقاش لکھنوست کتاب سخن از مصحفی کردہ اور است	
غیر سے شکوہ مرادیں کہی دانائی تری	مین ہوار سوا تو کیا ہوگی رسوائی تری
توقیر عبد القادر پنجابی الاصل دہلوی مسکن مدرسے ظریف و لطیف طبع بودہ است	
توقیر دل رسیدہ پر آوارہ ہو گیا	کس نے سنا دیا اوسے موسم بہار کا
بھگو کیوں دیکھا بت نا آشنا کو دیکھ کر	ناصحو دیکھو کہ کچھ کتنا خدا کو دیکھ کر
انتظار نامہ برین اس قدر بیہوش ہوں	جان تن میں انگی پیک تضا کو دیکھ کر
تہمور مرزا غلام فخر الدین برادر مرزا صابر بود با حافظ عبد الرحمن خان احسان بہت	
تلمذ داشت و گا ہے از مومن اصلاح سخن میگرفت در آغاز جوانی نقد جان با جلیق	
سنے ہی نام غیر تہور ہی ہے غضب	اوس جنگجو سے لڑنے کو تیار ہو گیا
اب ہے کیا باقی جو ہر کا و شہر سیست جو	چاک دامان ہو گیا لکڑے گریبان ہو گیا
پھر خدا لائے اوسے یاد تن بخر	کیا تہور بے تکلف یار تھا
تہمور مرزا سعادت سلطان دہلوی ابن قادر بخش تلمیذ مرزا صابر و احسان ۵	
اس سادہ مزاجی پہی مرتے ہیں ہزاروں	الندرسے عالم ترے بیاختہ بین کا
شمار مشلتہ	
ثبات شیخ ثنابت علی فرزند شیخ محمد علی ساکن نواح پورب ملازم راجہ	
بہرت پور بود اور است ۵	
آنہی کیسی کیاستنی ہے	جان لب پہ ٹہر گئی ہے اگر

<p>شاقب مرزا ہمدی ابن مرزا انور علی بیگ شاگرد ناسخ و استاد محسن الدور ۵</p>	<p>ملکیہ کر صاب ہون بعد شہادت میں تکریم</p>	<p>بنیاقب نواب شہاب الدین احمد خان خلف ارشد نواب ضیاء الدین خان بہادر رئیس لوہار و تلمیذ رشادت پیوند مرزا غالب سخن مانتقانہ میگفت ۵</p>
<p>نہیں عقل سے عشق خالی کہ انہیں</p>	<p>بڑے تجربے بہکو حاصل ہوئے ہیں</p>	<p>بیر کر سینہ کو دل دیکھتے ہیں قتل کے بعد</p>
<p>اک چھری تیز لگی رہتی ہے تلوار کے ساتھ</p>	<p>نکرو وصال و ہجر کا صدمہ اٹھائیے</p>	<p>اس چند روزہ زریست میں کیا کیا اٹھائیے</p>
<p>ناتق و ضبط اشک کو سمجھے ہیں یہی</p>	<p>یہ روئے کہ شورش دریا اٹھائیے</p>	<p>شبائت مہر علی متوطن بڑا نامہ معقیم دہلی از دولت جلال و کمال بہرہ و راست از</p>
<p>قوت حافظہ بہم کلام میر و سودا نوک زبان وارد اور است ۵</p>	<p>دیکھا مجھے تو ہو کے خفا غیر سے کسا</p>	<p>اس بزم میں ہر ایک کو آنا چاہئے</p>
<p>کھل جائیگا وہاں کن و ناکین راز عشق</p>	<p>اے دل اس اضطراب سے جانا چاہئے</p>	<p>شہر احمد سعید نرزد سعد اللہ خان از ارباب دہلی ست علاوہ فن سخن از علم فقہ بہرہ</p>
<p>تمام دار و از دست ۵</p>	<p>مثال آئینہ جیسے کمال حقیقت حسن</p>	<p>کہ بہکو دیکھ کے اپنا بچے غور درو</p>
<p>نگاہ گرم کا ہی تیری کچھ اثر اٹھنا</p>	<p>نگاہ مست سے ساتھی کی ہیرہ لڑکھانا</p>	<p>کہ غیر سر پڑی اور دل جلاد یا میلر</p>
<p>خلش خڑہ کی تھی کم کہ میرے زخموں پر</p>	<p>تبسم لب و لب نہک نشان ہوتا</p>	<p>کہ دل سے حسرت کے کاخ در و درو</p>
<p>جسم تازی</p>	<p></p>	<p></p>

جانصاحب میر یار علی بن میر اسن لکھنوی انارشد تلامذہ عاشور علیخان بہادر
ہمہ در ریختی فکر میکنند و جزین بر دیگر صنف سخن قادر نیست مگر در فن خود نظیر ندارد
اگر راہ انصاف پویند غیر ازین نگویند کہ اندرین باب از رنگین و انشایش قدم است
رے از دتے بقدر دانی رئیس در رامپور پایے اقامت افشردہ اور است ۵

شائین اللہ کی مطلع وہ ہو دیوان کا جس مرد سے کہے پیچھے مگر ہوا تباہ نہ پھینکا ڈھیلانہ کنکار سے چپ چلے آئے یہ بدگمان ہے دل و سن گورے نہ کٹ کا مجھے نفرت ہے صورت نگوے جانصاحب کی	جیسے بسم اللہ پہانک ہے یوا قرآن کا برسون کے بعد پیر وہی آکو نظر پڑا کسیکے گھر میں کوئی بیخطر نہیں آتا لگایا میں جو سرمہ مونے کا دل کش کا وہ اسکی شکل کیا ہے ای بوا قربان کی صورت
---	--

کاجی بیابھی کو چوڑ بیٹھے متاعی زندیکو گھر میں ڈالا

بنایا صاحب امام باڑہ خدا کی مسجد کو تینے ڈھاکر

ایک پر بیٹھ رہو اور کبھی سے نہ ملوں پاس اس کے گرجاؤ نہیں تو لوگو کیا کر دن	ایسے بندی نے کہی ہی نہیں اقرار کہیں چھین ہی لینے نہیں دیتا گلوڑا دل منجھے
---	--

جانی بیگم جان عرف ہو بیگم اہلیہ نواب آصف الدولہ بہادر از گرفتار است ۵

دل جس سے لگا یادہ ہو دشمن جانی	کچھ دل کا لگانا ہی چین راس نہیں ہے
--------------------------------	------------------------------------

جرات شیخ قلندر بخش فرزند حافظ امان دیہوی اقامت گیر لکھنؤ بود و جعفر علی
حسرت استاد او در موسیقی دستگاہ کامل داشت در نوزدہ سالگی بصبارتش
زائل گشتہ بناؤ علیہ خانہ نشینی گزید سخن بر اسلوب خواستہ میگفت احسن استاد
قیامت کار است و خداوند گیتی ریختہ گرفتار در ۱۲۵۲ھ از کشاکش آفتیجان وارت
از نادر گرفتار است ۵

کیا کہیں مہل ہوے پر ہی زبانی اپنی	حرف مطلب نہ کوئی خوف کے مارے نکلا
-----------------------------------	-----------------------------------

ہوا اپنے حال اب تو یہ تیرے پیار چراغ کا
دم مارتے نہیں اور اڑتا ہے بین ظلم کا
تیرے مریض غم کی بان پر نہیں کچلے اور
دلوں تھامے ہو چپکسا ہو کیوں کہ تو سہی
کیا لڑکپن کا ہو عالم اس بت نادان کا
تھامے کو نکل آتا ہے وہ خشک پری گھر سے
ناصحو آپ میں جرأت نہ رہا

کیجوزین سے قبر برابر مری کہ میں +
کل واقف کار اپنے سے کتا تا وہ یہ شا
کیا جاتیے کجخت نے کیا ہمسہ کیا سحر
گو وہ نہ بوسہ دیوے لیکن اس کے نزدیک
ہو دیکھا مضطرب ہنکرتو محفل میں کسکی وہ
طفلان اشک کو دین انکھوں کیوں گہریم
ندیا میں جو پھر تم تری باتوں کا جواب
اسے ستم بجا دکب تک یہ ستم دیکھا کریں
زبرجہ آپ کو ہمیشہ سمجھے ہے زمانے میں
نہیں دہیان سے بات سننے کیسی
رتیب کو جو بٹھاتے ہو میں سمجھتا ہوں
ندیکو نبض مری آہ مت لگاؤ ہاتھ
گر چہ ایا نہیں ہے تم نے دل
دلِ حسی کو خواہش ہے تمہارے درپہ انکی

کہ جس نے کہو لگ منہ اور کا دیکھا ہوں میں چکا
اینا جو اک مزاج پڑا ہے سبہ کا
اک تار بندہ گنیا ہے فقط آہ آہ کا
جرات اک بات بھی کرنا تجھے دشوار ہی کیا
ہولی ہولی صورت اور او سپرہ بالا کان کا
مزا دکھلا رہا ہے اندرون دیوانہ پن اپنا
اب سمجھ کر اسے سمجھائیے گا

کشتہ ہوں ایک پردہ نشین کے حجاب کا
جرأت کے جو گہرات کو ممان گئے ہم
جو بات پختی ماننے کی مان گئے ہم
کس کس نہریکی باتیں اپنی زبان پر ہیں
یہ کہتا تھا کہ ہر طبع محبت راز دایمیں
گو شوخ ہیں یہ لڑکے پر اپنے تو جگر ہیں
مت بڑا مانیو اس وقت میں تھا اور کہیں
تو کرے غیر و نئے باتیں اور ہم دیکھا کریں
ہو اسو شکل سے حیران کل آئینہ خانے میں
سیان جرأت اب سچ کو تم کسان ہو
یہ ساری باتیں ہیں بھائی مرے اوٹھانکیو
طبیعیات مرے جینے سے غم اوٹھاؤ ہاتھ
سکراتے ہو کیوں اور ہر کو دیکھ
دوانہ ہے لیکن بات کہتا ہے نکائی کی

<p>ماصح میں اور میں ہی میں ہرگز مجھ میں یاد جب آتا ہی یہ کہنا تو اور جانی ہرگز پوچھا یہاں تک کہ ہوا تک نامہ بر آج ہی اور کے جو اسکی نہ ٹھہرگی تو بس کیا کیا وہ خفا مجھے ہوا کہ سے کل کے نہرا افسوس یوں آزندگانی</p>	<p>ہم کچھ نہیں سمجھتے وہ سمجھائے جائے ہے ابنی ہٹ تو رکھ چکے لو اب تو ہٹ کر سوئیے لذت ملی جو یار کے پیغام سے مجھے ہم وہ کریشینگے جو جی میں میں ہرگز ہونے جب میں نے پکارا اوسے آواز بدل کے چلی تو خاک میں ہکھولا کے</p>
<p>چرا میر محمد حسین تلمیذ اسیر از اہالی لکنؤست و شاعر خوشگوس</p>	
<p>اب نہ جینے کی توقع ہے نہ مری امید اب بلیکے نہ کہی اوس بت سفاک ہی ہم</p>	<p>میرے بالین پہ نہ تامل میجا ٹھرا جو ٹھنی دلمین ٹھنی جبین جو ٹھرا ٹھرا</p>
<p>جلال میر ضامن علی ولد حکیم اصف علی افسانہ گو از نامی سخنوران لکنؤست دہرے دہلاں استاد او پیشتر سخن بروش لکنؤ میگفت اسحال بد طرز دہلی فکر می نماید تہا بد سرکار را سپور لبیر شدہ از دست و لبس نکوست</p>	
<p>چہتے نہیں گواہ جو سوز نہان کے ہیں گذری خبر جو غیر کے دلمین ہی تم چہ نقش قدم پکارے ہیں براہ عشق میں حسرت اوس بت کی دلمین آئی</p>	<p>چند اشک گرم ہیں کئی چہلے نہ بائے ہیں ہر کارے ہر جگہ مرے وہم و گمان کے ہیں سجائے جو صبر جسے نام و نشان کے ہیں ہم نے اک شے کسی کی پائی ہے</p>
<p>جلیل سید جلیل احمد بن مولوی سید اولاد احمد از سادات بلدہ سہسوان بہت وسلہ نسبش تا حضرت مود و چشتی رح منتہ میشود اسحال ملازم ریاست بہو بال است بانامہ گردآور پیوند مذوت دارد گاہے مابے بہ سخن فکر میکند و آنہم بغیر بایش واصرار دیگران</p>	
<p>لے لیا گریمنے یوسنہ زلف عنبر بار کا</p>	<p>کیئے اس میں کونسا نقصان ہوا کر کا</p>

کیون بنائیں دل صد چاک نشانہ اپنا	کیا نگاہ غلط انداز تری تیر ہوئی
جمیل سید جمیل احمد خلف میرا تیار علی نقوی از باشندگان مسوان مسلح بدلیو	است فکرش رسا و طبعش روز و نیشن سخن از منشی صبا بر حسین صبا بہر سائیدہ امرور
بلا زنت ریاست ہو یاں ادا حوا شدہ بالا قبال سر افتخار بر تلک میاں چین می ہر اید	کیا پوچھتے ہو داغ جگر میں کہا کئے ہیں
قاصد کی گفتگو میں دلاویز بیان کہاں	اسکی زبانہ لفظ کیواں دسکی زبان کے ہیں
جوش نظام الدین خلف وجہ الدین پنجابی موطن کو لوی مسکن طبع شکستہ دارد	بار اوتار ہے روش سے سدا
ہے پرستش سنگ کی عشق بتان میں ہندگی	ہے بہرہ احسان تمہارے خنجر کا
سر کو تریخ رکھ کے میرے	جاوین گر کعبہ تو پہلے سنگ اسود چوم لین
جوش شیخ محمد روشن باشندہ عظیم آباد فکر بلند و خاطر ارجمند داشتہ	ثابت قدمی کا استخوان لو
از عروض بہرہ وانی نصیبش کردہ بودند اور است	یہی چشم خوفشان تھی ہی دل ہی جگر تھا
وہ زمانہ کیا ہوا جو گرہ میں اثر تھا	اک روز نہ اک روز جھے ار رہیگا
گر یوں ہی یہ دل دریغے آزار رہیگا	ہو چکا ہے وہ اسب طرح سے سوار خفا
اوسکی بخش کا تجھے خون عبت ہے جوشش	رہی زیر تلک پہر کون سی رام کی صورت
نہ شکل شبہ آتی ہے نظر نے جام کی صورت	لو کے پیاسے ہیں وہ تشنہ دیدار میں
دیکھئے ہم میں اور ادوں آنکھوں کیا ہوں	جولان شاہ العت نام درویشے آزاد مزاج بودہ است از دست
کیا بتائیں کہ کہاں ہے مسکن	کوئے قاش میں رہا کرتے ہیں
اوٹھایا ہے کلی ہے اس پر رو کی اگر جھکوا	تو پہلے جوشش دل اب جہدہ چاہو اور جھکوا
مستوق پر ہی ہوتی ہوتا ہے عشق کی	چٹکی کلی جو بلبل بیدیل ہے آہ کی

جوان مرزا نعیم بیگ از باشندگان جهان آباد و مرشد زادہ مرزا سلیمان شکوہ
بہادر بود اور است ۵

پہلو میں دل اپنے کو بھی غمخوار بنایا کیکواپنی سفارش کو واسطے اور پاس جیتا نہیں پڑا ہے کوئی اور سکی گلی سے	بید غمی قسمت کہ کوئی یار نہ پایا جو لیکے جاؤں تو اس کا وہ آشنا نکلی مجھ تک مرے دلدار کی کیونکر خبر آوے
چہاں انداز مرزا جہاندار شاہ معروف بہ مرزا جوان بخت بہادر ولیعہد شاہ عالم بادشاہ بود از معاصران خود گوئے سبقت می رلود در نشانی اعلوی عالم شرافت ۵	مر کے انتظار میں یہ بے اجل گیا آخر گل اپنی صرف در سیکدہ ہوئی

حاکم محلہ

حاکم شیخ ظہور الدین عرف شاہ حاکم مردے سپاہی پیشہ نیک اندیشہ بود
در جهان آباد عالمی از وہرہ متوا فر بود و سودا و مہیکے از ایشانست در دیوان گزارا

حم تو بیٹھے ہوئے یہ آفت ہو منطس اور دماغ اسے حاکم اٹتا ہے اب نشہ کی طرف جی کہو کہو بیخود اس دور میں ہیں سب حاکم	اوٹھ کر سے ہو تو کیا قیامت ہو کیا قیامت کرے جو دولت ہو ساقی نگاہ مست اوہ رہی کہو کہو اندنوں کیا شراب سستی ہے
--	---

حاجی اسم غنایت المد المعروف بہ کلو باشندہ سہارنپور ست و بہ پیشہ حجامان
و مشہور بانو ادا نسبت تلخ داشت سخن خوش میگفت اور است ۵

خط آنے سے بھی اپنی رسائی نہیں دہان	حجام کس طرح سے ملین کیا ہنر کرین
------------------------------------	----------------------------------

<p>بچتے نہیں کھوٹے میرا تمہارے اسے آنکھوں میں ہونے پر خار تمہارے</p>	<p>بچے ہیں کہ اگر زمین اور آسمان پوچھوں اوس کا دشمن کا گلا مجھے عیب ہے</p>
<p>حسرت میر بہادر علی از مرقبان مرزا ولید بہادر از زین العابدین خان عارف باستفادہ پرداخت و مرزا نوشہ را ہم دریافت ۵</p>	
<p>ہم جو کہتے جانتے انکو سے مٹنا جائے گا ہم ہی تڑپے جانتے جتنا کہ تڑپا جائیگا اللہ سے وسعتیں مری آنگن سے دل اور دیکھئے حرمین ابی کیا کیا دکھائے دل تو بے سے سے ہونے ہم تو پیشیاں اولے</p>	<p>ہے ہی روزنا تو خط کا ہیکو لکھا جائے گا اک تاشا جانکر قاتل اگر شہر را رہا دنیا کی حشر تیرے گوشہ میں آگین دیکھا وہ اپنی آنکھ سے جو کچھ نہ تھا بہ خودی کھوکے لئے سر پہ ہزار دن جھکے</p>
<p>حسرت حافظ عید الرحمن پانی تی از احفاد قاضی تنہا اللہ رحمہ ۵</p>	
<p>یہ تو اسے واسے نہ کافر نہ مسلمان بھلا اگر آئینہ کہی تم نے مری جان دیکھا میں نے اوس شوق سے ظلم کو پیشیاں دیکھا کیون شب غم سے جیسے کی دعا کرتے ہیں</p>	<p>ہم تو حسرت کو سمجھتے تھے کہ اک عارف ہوا تم ہی رو بیٹھو گے دلو میں منہ سے کیا ہو اوس نے حسرت کو کیا قتل کہیں گا کہ آج گر نہیں دوست خدا یا مری جان کو دشمن</p>
<p>حسرت مرزا جعفر علی فرزند ابوالخیر عطار دیوبند موطن لکھنوی مسکن عمر باہر زناقت مرزا جہاندار شاہ بسر بردہ با سرپ سنگ دیوانہ نسبت تلخ درست کردہ در سنہ ۱۲۸۵ھ جامہ حیات از بر کشید دیوانے یادگار اوست ۵</p>	
<p>اگر رور کے جی کہو دین تو پیدا دل نہیں پوتا تو ہی لہجہ یوسر پر یہ گلستان اوٹھا یہ سبق تھا پہلی بسم اللہ کا ہم نے تو ایک دن ہی نہ پایا مزاج خوش</p>	<p>کیا دل سو گیار نے سے کچھ حاصل نہیں پوتا آشیاں چھوڑ چلے آجمن آرا ہم تو درس تھا کتب میں مجھ کو آہ کا کل کھنسنے تو فروش جو نہیں ہو تم آج فروش</p>

ہوا سے بال بال خون زلف تو بکری خساروں پہ بہتے ہیں	
دل بیمار اوٹھ بیٹھو کہ و نون وقت بیٹھے ہیں	
جو ایسا ہی دل دیوانہ میرے درپے جان ہے	
تو پہر اک روز میرا ماتہ اور او سکا گریبان	
حسرت میری چھ حیات از سکنا عظیم آباد و بہرہ یابان خدمت مرزا مظہر رحم	
بود خاطر شکفتہ و طبع خندان داشت	
سنا ہے آج بھانے میں جام ہو مستون	لٹا یا دین و دنیا دونوں بہت سکوکتے ہیں
حسرت میری صمد علی دہلوی خوش باش میری شاکر درحیم بیگ رحیم	
سخت جانی کی آس ٹٹ گئی	کو مانا ماتہ مارے خنجر کا
حسن سید غلام حسن بن میر غلام حسین ضاحک اصلش از ہرات است	
و مولد او دہلی براصفناٹ شاعری دستے داشت قنوی بدرغیر از نوشہر آفاق	
درستہ راہ عدم ہو و شاعر شیرین زبان تاریخ رحلت اوست دیوانہ ہم دارد	
داسن صحر اسے اوٹھنے کو حسن کا جی نہیں	پاؤں دیوانہ نے پیلائے بیابان و بیکر
دل کو کہو یا ہے کل جہان جا کہ	جی میں ہے آج جی ہی کہو آؤں
غیر کو تم نہ آنکہ بہر دیکھو	کیا غضب کرتے ہو ادھر دیکھو
شب وصل صنم ہے آج ایہ دم کٹی ہے	گریبان سحر کوٹا نک کنا داسن شب سے
آنکہ اوٹھا کر جکود کیا اوسکے دلو لیلیا	لیتے لیتے دل کے لینے کا تھمے و سب ہو گیا
اک جان کے درپے ہیں مگر اتنے سنگم	غمرہ ہے کرشمہ ہے اشارہ ہر اداسے
میں تو بہر نظر ابھی دیکھا نہیں تھے	رکھو حساب میں نہ ملاقات آج کی
میرے اندر کیسے کہی ہم نے زندگانی کے	یوں ہی گذر گئے افسوس دن جو انیکے
حسن دیتا ہے تو کیوں جی تبوں پر	ملا دینگے تجھے یہ کیا خدا سے

تیری یہ پھیڑ چھاڑ مے جیکو ہاگئی	لی چکی اس ادا سے کہ بس جان آگئی
حسن خواجہ حسن فرزند خواجہ ابراہیم مودودی درویشی بر مزارش آتیلاداشت	ازین رو ترک دنیا کردہ از موسیقی بہرہ مند بود و در نظم مرزا جعفر علی حسرت را تمکیند
رشادت پیوند از دست و نکوست	
آڈر کے آنکھوں سے یکبار بہ چلے آنسو	ہنسی ہنسی میں جو ذکر و دوا یار ہوا
مسلمین و مسلمان سہی بہرہ ناصح	مے ساتھ بکتا ہے عاقل کو دیکھو
آہ کس کس بیوفائی کا تری کچھ شمار	اور تو سب یک طرف منہ ہی دکھائیے ہر
حسن مولوی ابو الحسن نقد مولوی الہی بخش نشاط با شندہ کا ندیلہ اور است	منفعل ہوں دست و پا ہی مارنیے ورنہ
سین نواب غلام حسین خان از اناغہ شاہ جہان پورست این بیت از دست	کیون میں تو پا جو ترے دامن پہ چھٹا پیر گیا
تشنہ آب دم خنجر بے سمل اور ہی	دست نازک کو ذرا تکلیف قائل اور ہی
حسین سید غلام حسین فرزند سید عبداللہ دہلوی	
تہا عش سے بڑا کج دماغ اینا دی ہے	یون چرخ نے گو کر دیا مجبور کسی کا
حشیم حکیم باقر علی ابن حکیم مرزا احمد ساکن لکھنؤ تمکیند ناصح	
ارمان ہی رہا کہ ادھر دیکھئے کہی	الفت کی جیتو نو سے محبت کی آنکھ سے
حشمت مرزا غلام محمد الدین فرزند مرزا اعظم بخت بن شاہ عالم بادشاہ از تلامذہ	
حافظ عبدالرحمن خان احسان در شاہر جامہ گزاشت	
کہ دوی قدم پر تو ہے ان قدموں کے صدقے	بڑے کوئی دو چار قدم اور زیادہ
حشمت میر محمد علی معصوم دست	
خط نے ترے حسن سب گنوا یا	یہ سبز قدم کمان سے آیا
حقیر منشی نبی بخش ابن منشی حسین بخش موطن اکبر آباد بہر دو زبان یارسی درختی	

فکری نمودے

زخم کے منہ میں بہا یا پانی رہ گیا ہیں جسے تھی مجھ کو تسلی کی امید کیا سبک روہین رہی روان عدم ہاتھ دوڑاے جنون نے پیر گریبان دیکھ کر گریہی چاک کی عادت ہے تو اے دست جن شانے نے بل نکال دیے زلف یار کے	جبکہ پریکان کا مزہ یاد آیا تشنہ خون آنت دل دشمن جان ہو گئیں کہ کیا نہ نقش پا دیکھا پاؤں پر دشت نے پھیلانے یا بان دیکھ کر پیر ہن سارے گریبان ہی گریبان ہوئے سو ذی کو اس نے زیر کیا مارا کے
حقیر سید امام الدین عرف میر کلو باشندہ دہلی سے	
دلیں ہی بیٹھ رہیں درہنم کے ہی حقیر گلی میں یار کے چنٹی گسیٹ لائی تھے	راہ کعبہ کی تو آتی ہے نظر دور ہیں حقیر صدقے ہو تو اپنی نا تو انی کے
حقیقت میر شاہ حسین فرزند سید عرب شاہ اصلش ازبک و مولد او بریلی خوشنما لکھنؤ ازجرات الکتاب سخن کردہ در مدراس قالب تہی کرد و ہانجا خواگاہ پیش ساختند دیوانے و تحفۃ العجم و خزینۃ الاشغال و صنم کہہ چین یادگار درست سے	
ہجر میں کیوں نہ کروں یا ملاقات او کی دلا اب دونوں ملکائیکہ اوقات آہ زائیں	کہ بہتا ہے ذرا وصل کی تقریر سے دل ہوئے بیمار ہم بھی لے تری تہا دایین
حکیم محمد بیاض خان فرزند سید محمد شریف خان دہلوی موطن بود در اوائل نثار تخلص میکرا الکتاب سخن از میر درد در کردہ اورا ست سے	
تیرے لئے خلق در بدر ہے کہتے ہیں حکیم آ یا میخانہ سے مسجد میں	اسے خانہ خراب تو کہہ رہے ہم کو تو تعجب ہے وہ گبر مسلمان ہو
حمزہ شاہ حمزہ متوطن دہلی و مقیم عظیم آباد در و آخر در ویشی گرفت سے	
ہائے کس کس کے تئیں بیٹھ کے ہم یاد کریں	غم مجنون کریں یا ماتم فرما و کریں

حسینا عبد الکریم خان ابن سردار خان باشندہ لکھنؤ بمیر صاحب تلمذ داشت و دیوانہ داشت
لوگ کہتے ہیں عیادت کو وہ کل آئیگی
کیا دخل پھر کے گوچہ گیسو سے آئے دل
اور اک شب سفر مرگ میں وقفہ ٹھہرا
کیا رفیق چوٹ گیا اپنا ہائے دل
حسینا مزار حیم الدین فرزند شہزادہ کریم الدین رسا از عائد امراد منتخب شعراء دہلی بود
راہ دشوار گذار سخن آسان ترمی پیو دیوانے گزاشتہ اور است ۵

رونا کمان ہوا بچھے دل کو لکڑ نصیب
دو آنسوؤں میں نوح کا طوفان آگیا
بتوں کو چاہے کہ ہم تو عذاب ہی میں ہے
شب فراق کئی روز انتظار آیا
شروع شام جدائی میں نالہ و افغان
ابھی تو اے دل مضطرب ہی ہر ساریات
آتے ہی آتے موت کے اک عمر ہو چکی
جو ہے سو میری جان کو غفلت شعاری ہے
شب فراق ہماری ہی ہو گئی آسان
فلک نے جذب عدو میں دیا جاکا اثر
جو تم نہ آئے تو بس موت ہی نہ آئی کیا
رکمانہ کچھ ہی مرے نالہ و فغان کے لئے

حیات محو حیات خان خلیف احمد یار خان از افغانہ رامپورست و تلمیذ نواب
آہی بخش خان معروف اور است ۵

ہم اور بلبل پر وانیہ بنم الفت میں
ازل سے کہا ہے ہوئے دل پہ داغ ہیں دو تیر

حیدر نشی حیدر علی ابن منشی غلام نبی باشندہ ہو گئی مرد ظریف طبع بود ۵

حال دل گر کون تو کہتا ہوا
شوق مجھ کو نہیں کہانی کا

حیدر میر حیدر علی خان از نسل شیخ عبدالقادر حیلانی رح بود ۵

ارادہ ہے بڑبڑ کچا پس چشم تر کا
خدا حافظ آج اپنے دیوار و در کا

حیدر منشی مصطفیٰ حیدر فرزند مولوی غلام حیدر از وطن خود چاکام بر آمد بکلاکتہ
سکونت در زید دیوانے دار ۵

ہر ہر قدم پہ آہ نکلتی ہے دم بدم
اللہ سے ضعف چلتے نہیں بے عصا ہم

مرا ہے یہ بہری مجلس میں وہ جہلا نہیں سکتے

ہوئی کیا شیخ گل بن آئی میری بوسہ کی تانوں

الحساء

خاوم فشی محمدی خان دربار سی بیشتر فکر میکرد

اشک کوئی دم میں اب لانا ہی منہ پر دکائی

خاص محمد حیدر خان فرزند الہی بخش خان باشندہ دہلی اصلاح سخن از مرزا

جمعیت شاہ باہر میگفت اور است

تو تو کیا زار بد دل آوے اور سپتیر پیر کا

دل میں شاید رہ گیا ہے کوئی پیکان تیر کا

لب تلک سانس ہی آیا تو بے شکل آیا

دیکھ لے نقشہ اگر اوس عالم تصویر کا

کیون تقاضا خلش سر و نفس کے ساتھ ہی

ضعف سے اب تو یہ نوبت ہے کہ ای خاص

خبر سید مہدی بلگرامی خلیفہ محمد عسکری درجہ چل سالگی مبارک بقا شتافت

پہننے رونے کا ہلاک سر و سامان باندھا

خبر و نواب فخر الدین خان ابن نواب شرف الدین خان دہلوی

لبو نہ جان بر جلدی کہیں پہنچ غلام

خبر و نڈرت رام نرائن از باشندگان دہلی و تربیت یافتہ غلام دستگیر حسین

ہم آپ سے نہیں جاتے یہاں سے کہہ کر

ہم آپ سے نہیں جاتے یہاں سے کہہ کر

مختصر مرزا خضر سلطان بن بہادر شاہ قلمند غالب

نہ کہہ سکتے ہیں کچھ اپنی نہ سن سکتے ہیں کچھ تیری

ہمیں اسے بیوفاسوت میں دیکھا تو کیا دیکھا

پتھر کے پٹانے سے ہو تلواری کو برش

سر مہ جو دیا ہو گئی اوکلی نظر اب تیز

<p>اے بتو بندہ خدا میں ہم برہم ہی تو اس شوخ سنگرین بن</p>	<p>ظلم ہمیر ذرا سمجھ کے کرو کہتے ہو کہ اگر روز تجھے قتل کریں گے</p>
<p>خطیر سید امر او علی سپر امیر علی متوطن فرخ آباد شاگرد صغیر</p>	
<p>آج غصہ میں ۴۰ زندان کی طرف آتا ہے بیڑیاں پاؤں کی دلیں تو قیامت ہو گی</p>	
<p>خلیق میر حسن مریہ گوے لکنوی و تلمیذ رشید مصحفی</p>	
<p>خود بیا کرتے ہیں ہنگامہ محشر عاشق ہم آپ میں نہ آئے حب تک کہ تو نہ آیا لگتی ہے چوٹ دکھ مرے ہر قدم کے تھ</p>	<p>حشر کا ڈر اور نہیں کیا ہے کہ ترے کو چھین غفلت میں فرق اپنی تجمہ بن کہبوند آیا کسی خرام ناز کا پا مال ہوں خلیق</p>
<p>خلیق میر احسن خلف میر حسن دہلوی اوشاد معروف خوش باش لکنوی</p>	
<p>دل لگاتے تو لگا یا پ نہ تھا یہ معلوم جی پہ کیا گزریگا اور جان پہ کیا گزریگا</p>	
<p>خلیل میر دوست علی بن سید جمال علی ساکن قصبہ بڑولی از خواجہ آتش الکتاب سخن کردہ دیوانے دار دے</p>	
<p>بتو حکا سترہ خط حال کا نہیں محتاج رونے پہ باندہ لے جو مری چشم تر کمر تر سنو یا نہ سنو نالے کہے جاؤ گنگا در د دل کہے سے مطلب ہی اثر ہو کہنو</p>	
<p>خلیل شرف الدولہ محمد ابراہیم خان بہادر دستور محمد علی شاہ فرمانفرما کامنو بانواب عاشور علی خان نسبت تلمذ داشت وطن او کشمیر بود اما بسبب ملازمت بہ لکنو اقامت گزیدے</p>	
<p>خیر بندے ہی کو بلوایگا مان بجا سچ ہی ضرور آئیگا کس طرح ہجر میں رہ جائیگا</p>	<p>میرے گھر کا ہیکو آپ آئیگا ایسے ہی وعدہ وفا ہوتے ہیں وصل میں کہتے ہیں ہوتے ہیں</p>

خمش مرزا خدا یار دہلوی موطن پنجابی مسکن ۵	
خمش کس سے نیا احتلاط ہے کہ مہین	کچھ اندرون کہیں تیرا پتا نہیں لگتا
خیال غلام حسن خان سخن بہ یارسی بیشتر میگفت اصلاح از برکت اللہ خان برکت میگرفت از دست ۵	
تجہ تو غیر کو منظور منہ و کمانا تھا	نقاب کھولنا گرمی سے اک بہانا تھا
حاضر ہیں ہم تو آؤ شمشیر کہیں کھالو	جو دل کی آرزو ہے اسکو کہیں کھالو
تیرا شکفتگی پہ دل آیا ہے اے خیال	اے غنچہ فسر وہ تجھے بھی ہوا لگی
دال محلہ	
داع میر ہمدی دہلوی موطن ولکنوی مسکن خلف میر سوز بمر بست سالگی برز نے صاحب جمال فریفتہ شدہ چندے از نخل و صالاش ثمرہ حیات برچید آخر بہ ہجرالاش قالب تہی کرد اور راست ۵	
اسی کے پاس تھا دل کیا ہوا اے ہمنشین دیکھو	
ادہر دیکھو ادہر دیکھو ہیین دیکھو کہیں دیکھو	
اسی کے پاس ہے رہ رہ کے یہ جو مسکراتا ہے	
اسی کے ہاتھ دیکھو جیب دیکھو آستین دیکھو	
پکڑنا چور کا مشکل نہیں گر کچھ سمجھ ہو دے	
ہو اتنی رنگ دیکھو ماہتابی سی جبین دیکھو	
داع نواب مرزا خان دہلوی موطن رامپوری مسکن با ذوق دہلوی نسبت تلخ درست کردہ امر وز بطل عاطف کا کیا کئے ریاست رامپور معز زانہ بسر می برد او	

بامہین برادر نامہ لکھ کر بطے معنوی دار دو علی ہذا ایشان باورے از گفتار و پسیا و
اگر سہ دیوان ہرین جریہ ثبت افتد پیش شائقان سخن کم از کم شمرده خواهد شد اما
چونکہ گرامی برادر عالیقدر در تذکرہ خویش متاعے نیک ازوے نگذاشته اند لہذا بند
از ان برآوردہ دستکش سامتہ سخن سنجان نمودہ می آید۔

صبرے زہد نافرمان میخواند و ن کا ڈر گئے نام شفا سکے رہی خواہش مرگ جب دائع کوٹھ ہونڈا کسی تہجانہ میں پایا آج راہی جہان سے دائع ہوا جودل دکھا رہا ہے مزہ ہر گڑی مجھے زلفین نہیں کہ شانہ سے آراستہ کیا سنوا فسانہ فر باد دیکھو قصہ مجنون	بختیہ والا ہی دیکھا ہے گنگار و نکا منہ ذرا سا مکمل آیا ترے پیار و ن کا گہر میں کہی اوس مرد خدا کو نہیں دیکھا خانہ عشق بے چراغ ہوا آنکھوں سے سو برس ہی دکھایا سنا گیا بگڑا ہوا مزاج بسا یا نہ جائے گا غرض کیا نکو پوچھو حال ہم حیرت کے مار و نکا
--	---

رہیگی اک روز جان جا کر رہے نہیں ہوش دل لگا کر

عدو سے کتنا ہوں تنگ اگر کہ تو مرے حق میں کچھ عا کر

تیغ نگاہ یار کو دیتے ہیں ہر گڑی دعا رہتا ہے دم خفا مرے سینہ میں ہر گڑی گر تو کسی بہانہ سے آجائے وقت نزع اتنی کیا کرین ضبط محبت ہمتور تے میں جلوے مری نگاہ میں کون و مکان کی ہیز بات میری کہی سننے ہے نہیں شراب ناب ہے ہر نگاہ کی اپنے پیالے میں کسی کی نرگس خمور کچھ کہدے اشار و نہیں	پارہ دل جدا جدا محنت جگر الگ الگ روٹھے ہوئے کو ہائے کمانک نہائے دل ظالم کرین ہزار بہانے فضا سے ہم کہ نالے تیر بن بنکر کلیجے میں اوتر تے ہیز بچھے کمان چھپیں گے وہ ایسے کمانکے ہیز جاننے وہ بڑی بھلی ہی نہیں وہ طرہ کونسا گل ہیں کیا ہے شاخ لالے میں مزا ہے رات دن چلتی رہے پر ہیز گار و نہیں
--	---

<p>کسی کا دل تو کیا شیشہ نہ ٹوٹا بادہ خوار نہیں وہ کتر اگر چلے ہیں سیکڑے سے حضرت زانو لگ چلی باد صبا کیا کسی ستانے سے</p>	<p>یہ توبہ ٹوٹ کر کیوں کہا علی برہنہ کار نہیں برے مرشدین ہاتھوں ہاتھ لانا انکو یار نہیں جو مٹی آج چلی آتی ہے میخانے سے</p>
<p>وہ میرزا سلامت علی خاں مرزا غلام حسین لکنوی باضمیر پیوند تلمذ داشت مرثیہ خوشتر سبکدست بیتے بیش از گفتارش دست نداده</p>	<p>روان کرنا تا خجرا گاہ گاہے روک لیتا تھا</p>
<p>عجب ناز و اداسے اوس نے کاٹا مہی گرد نکلو</p>	<p>ور و خواجہ میر این خواجہ ناصر عندلیب علیہا الرحمہ از نسل شیخ بہا الدین نقشبند بود کلامش دھپ و خیالش بلند بندہ از گفتار او خطا برداشتہ و لطیف اندوختہ اور رحمۃ اللہ علیہ بروز آدینہ بست چارم صفر ۱۱۹۹ھ غالب خاکی گزاشت و بیاللم جاودان شتافت شبنوی ناکہ درد و آو سرد و سوز دل و شمع کھل یار کار داشت این چند شہکار از دیوان او بر آورده ثبت میشود</p>
<p>جنگے سبب سے دیر کو تو نے کیا خراب کم فرصتی نے ہستی بے اعتبار کی اے آنسوؤں آوے کچھ بات دل کی لب پر اون لبوں نے نہ کی سبجائی گو نالہ نارسا ہو نہواہ میں اثر جفا سے غرض امتحان و ناپ ہے ہم کس ہوس کی تجھ سے فلک جستجو کریں اوس نے کیا تہا یاد مجھے بھول کر کہیں نہیں شکوہ مجھے کچھ بیوفائی کا تری ہرگز</p>	<p>اے شیخ اون بتوں نے مکر دلیں گے کیا شرمندہ تیرے آگے سپین آشر کیا لڑکے ہو تم کہیں مت افشائے راز کرنا ہم نے سو سوط سے مر دیکھا میں تو درگزر کی جو مجھے ہو سکا تو کہ کب تک آزار تار ہو سکا دل ہی نہیں رہا ہے جو کچھ آرزو کریں یا نا نہیں ہوں تب سے میں اپنی خبر کہیں گلہ تب ہو اگر تو نے کسی سے ہی نباہی ہو</p>

<p>ہر چند تجھے صبر نہیں درود و لیکن اہل فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہے یار و مر آشکوہ ہی بہلا کیجئے اوس سے درود اپنے حال سے تجھے آگاہ کیا کرے کہنہ شیونہ درود کہ اہل و نسا ہوں میں شمع کے مانند ہم اس بزم میں ہو اوجو کہہ کہ ہونا تھا کہین کیا چکورو بیٹھے چشم رحمت سے اوپر کو بھی نظر کیجئے گا درود گہرا کہے تو جو یوں جو نکاہ کرتا ہے اس قدر تو خفا درود کو عبث</p>	<p>اتنا ہی نہ ملیو کہ وہ بد نام کہین ہو کوچ مزار ہی مرے چاتی پر سنگ ہے نذکور کسی طرح تو جا کیجئے اوس سے جو سانس ہی نہ لے سکے وہ آہ کیا کرے اوس ہو فاکے آگے جو ذکر و ناپے چشم تر آئے تھے دامن تر چلے بہر اب اک ساتھ ہم دونوں جگہ تہہ پہنچے اسی اسید پر آیا یہ گنہگار ہی ہے کیا اوٹھی جی میں کہلبلی ایسی ظالم وہ اپنی جان سے خود ہی بے تلک ہے</p>
<p>درخشان سید علی جان الخطاب بہ متاب الدولہ فرزند میر منگل خراسانی الماصل لکھنوی مسکن بقیم کلکتہ بلازمت شاہ اودہ سر بلندی دار دو تہ تلک مظفر علی اسیر برہ مندی دیوانے دارد</p>	
<p>غالب ہوئی جو نکلت گل پر شمیم زلف شیشہ و جام سے معمور ہے سارا باز طوان تھا جو کبھی دل کے گرد ہرتے ہم</p>	<p>انجیون نے چنگیوں میں صبا کو اڑا دیا آئینگی دختر رز دیکھنے مینا بازار جہاد تھا جو کبھی خون آرد و کرتے</p>
<p>ور و مندر کریم اللہ خان از خوشان عمدۃ الملک ہمراہ علی اصغر کبیر بھنگ مرٹھان غازہ شہادت برد و کشید</p>	
<p>ظالم گردن میں ظلم سے فریاد کب تلک تخل آنش غم میں دل بیتاب کیا جانے</p>	<p>ملک رحم ہی ضرور ہے بیدا کب تلک ٹھٹھا ایک دم ہی آگ پر سیاب کیا جانے</p>
<p>درویش میر شاہ علی دہلوی از مستفیدان میر نظام الدین ممنون در آخر عمر</p>	

شعر و سخن را ترک گفتہ

ایک دن بیٹے تھے جس گھر میں کسی پائیل
روز روئے میں بہان کن رو دیوار گل

درین سید زین العابدین دہلوی تلمیذ رشید شاہ نصیر

یون وہ بولادیرہ تردیکہ دوچار کے
ڈوبے جھکونظر آتے ہیں گھر دوچار کے

دل زور اور خان متوطن کوں دیوانے مجھ دشواریات چند گزاشتہ

مت پھر اسمر اسے ناصح جاہل اگر
پھر ہی جاتا ہے نصیحت سے کہیں دل اگر
ساقی نے جو پلا یا مجھ میں نے پی لیا
زاہد سمجھ خبر ہے حرام و حلال کی

دل آزاد خان زنا کر کفر شکستہ سبجہ اسلام در دست گرفتہ اور است

یہ تاشا ہے کہ قاصد کو ملی ہو شام
خط کا انعام گیا نامہ و پیغام گیا

دلگیر میر حمایت اللہ خان بن عالم خان دہلوی موطن علاوہ فن سخن و تربیت و
نجوم نیز مداخلت داشت اور است

جس طرح ناک میں دم لایا میر میریہ شیخ
یا خدا اسکے ہی پیچھے یون ہی شیطان ہے

دولہ نواب جہانگیر محمد خان عرف نواب دولہ ابن امیر محمد خان برادر وزیر محمد خان

کار کیا ہے ریاست ہو پال پدر عالی گھر حضرت نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ رئیسہ حال

رامت بالا اقبال سخن ریختہ بآئین شالیستہ بر کر سہی می نشانہ و بگفتار پارسی ہم

فکرمی فرمود در عین شباب از دار فنا بدم آباد کوں رحیل کوفت دیوانے یادگار

گزاشتہ انکار بلند اور است

پہو لو نہیں ہی میرے وہ گل اندام نہ آیا
بسی دماغ میں ہر میرا دس بدن کی بو

صبا خوش آوے بہلا کب مجھے چمن کی بو
ہم نے اس بزم میں تسانہ سخن دان کیو کیا

اک غزل اور بھی پر درد سناؤ دو کہ

حرف ذال مجہ

ذاکر مولوی ذاکر علی خلیف مولوی فضل علی متوطن ہارس زانوسے تلمذ پیش
صحفی تہ کردہ گفتار و کچپ دارد اور است ۵

شب جو باتوین وہ بریکر ہبل کرہ گیا رنگ سو سوطح سے گردون بدر لکر گیا
یہی ہے گر حال آہ سوزان گریئے جگر فلک زمین پر

یہی ہیں نرسے تو دیکھ لینا کہ حشر ہے حشر تک زمین پر
ذکا خوب چند کا ستہ توطن گزین دہلی از ارشد تلامذہ شاہ نصیر ست مذکرہ رخصتہ
و دیوانے از دست ۵

آسیا جب کہ چلی سر پہ دکانیند کمان نقش پا خالق گیتی نے بنا یا مجھ کو
ہا تہ سے چرخ کے ڈھونڈ پڑ تو آرام کمین جسکے تہ مونے لگا اوس نے مٹا یا مجھ کو
کمان کمان چلے تلوار دیکھئے کیا ہو

ذوق بلبل شاخسار فصاحت طوطی شکرستان بلاغت شیخ محمد ابراہیم دہلوی
المخاطب بہ خاتانی ہند فروز شکر خانوادہ سخن است و شمع کا شانہ فن لطافت از د
کار بالاکر فت و عذوبت پایہ والاستائش او محتاج گزارش نیست بلکہ غارہ شہرت
بر ر و دارد و در جمیع اصناف سخن دستے بلند داشت لاسیما در قصاید ہمناسے او
برنخاستہ از شاہ نصیر باستفادہ پر داخت نبذی از گفتار ش بلحاظ اطالت انتخاب
کر دہ یرین جریہ ثبت افتاد ورنہ کلام او ہمہ مغز انتخاب است ۵

صراط عشق پر از بسکہ ہر ثابت قدم ہیرا دم شمشیر قاتل پر ہی خون جاتا ہی جم ہیرا
مدتوں دل اور پیکان دونوں نہین کے آخرش دن بگیا خون ہو کے پیکان ہی رہا

رشک تھا اپنے نوشتہ میں کراوس کو خط لے
 دلیں تھے قطرہ خون چند سو مانہ جاب
 مان تامل دم ناوک فگنی خوب نہیں
 تو جان ہے ہماری اور جان تو سب کچھ
 ہم نے اوس بت میں جو دیکھا ہی نہیں کہہ سکتے
 کل جہان سے کہ اوٹھا لائے تیرے احباب تجھے
 میں گرا انبار محبت مرا خون ہی ہر گراں
 نگہ کا وار تھا دلیر پڑ گئے جان لگی
 حساب اصلا نہ بچھے پوچھے سر دیکھے زخم کا
 بلا سے آپ نہ آئیں بر آدمی اور کا
 نشہ میں ہوش کسے جو گئے حساب کرے
 یہ ذوق ہے پرست ہی یا ہر صنم پرست
 روز محشر سے کئی دن دیکھنے کو جا پئے
 جینا نظر اپنا ہمیں اصلا نہیں آتا
 یہ ایسا ماہ مبارک یہ ایسا کارِ سعید
 اوس در پہ شوقِ سجدہ سحرش زمین ہو کر

خط لکھا غیر کو اور بہول کے بھیجا ہکو
 نہ ہے وہ ہی جب الفت نے بخوڑا ہکو
 ابھی چاتی مری تیرے دے چنی خوب نہیں
 ایمان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ
 کہ مبارک ہیں یمن یاسین شریعت والے
 لے چلا آج وہین پر دل بیتاب مجھے
 جی دھڑکتا ہے تری ناز کی گردن سے
 چلی تھی برجھی کسی پر کسی کے آن لگی
 حساب دوستان ہر دل اگر وہ دلر با سمجھے
 تسلی آکے مجھے وقت اضطراب تو دے
 جو تھکود دینے ہیں بوسے بلا حساب تو دے
 کچھ ہے بلا سے لیک محبت پرست ہے
 گر ہی اسے ذوق طول نامہ اعمال ہے
 گر آج بھی وہ رشک سیجا نہیں آتا
 شروع دیکھ کے کچھ مہر صیام شراب
 مانہ سایہ شتر قدم تک جبین ہوں مین

قرین حافظ محمد اسماعیل خان نیرہ حافظ محمد داد خان مرعوم باشہ دہلی تلمیذ

حافظ غلام دستگیر مبین

فتنہ ہے کونسا کہ اوٹھایا نجانے کا

طرزِ خرام یار نے محشر بپا کیا

حرف راہِ مہملہ

راحت مرزا محمود بیگ نعل مرزا احمد بیگ رومی اصل دہلوی مسکن از مومن خان
دہلوی باستفادہ پرداخت ۵

ہم سے وہ بھی چپے اور یہ دل شیدا ہوتا	یاد کس کو کرین خیر جو چوٹا چوٹا
کچھ جان ہی آتی ہے مری جانین قاتل	پانی ترے خنجر میں ہے کیا آب بقا کا

راحت شیخ کریم الدین از سکنا را عظم پور باشندہ اور است ۵

ہمیشہ گذری نفس میں اسی تمنائیں	کہ اب رہا ہو گئے اب موسم بہار آیا
--------------------------------	-----------------------------------

راست سعادۃ علی خان متوطن دہلی تربیت یافتہ خدمت مومن خان دہلوی ۵

ہوں تو آنکھوں میں پر نہیں بہ خیر	سرمہ ہوں یا غبار ہوں کیا ہوں
----------------------------------	------------------------------

راغب احمد حسین دہلوی نزا دخن دلنشین میگفت ۵

آوے ہی وہ اگر تو نہ آوے اسے یقین	کیا حال ہو گیا دل اسید وار کا
کیا فہم ہے وہ اپنی شکایت سمجھتے ہیں	شکوہ اگر کروں روش روزگار کا

رافت شاہ رؤف احمد ابن شاہ شعور احمد مغفور سہرندی از احفاد مجدد الف

ثانی رحمہ باجمیع علوم مناسبتہ خاص داشت و در عروض و قوافی دخل معتد بہ از جزات

اصلاح سخن میگفت ۵

یہ کسکی مرگان کی آہ یارب پھر ے مین برے ہمارے بر مین	
---	--

کہ شکل غریب ال پڑ گئے مین ہزاروں روزن دل و جگر مین	
--	--

راقم بند را بن از خاکدان متہا بود و نسبت تلذذ باختلاف اقوال بہر زمان مظهر

جانجانان رحم یا سودا داشت اور است ۵

کہے کیا درد دل بلبل گلوں سے	اوڑا دیتے ہیں اوسکی بات ہنسکر
-----------------------------	-------------------------------

رحم مرزا فتح الملک بہادر ولیعہد ابوظفر بہادر شاہ پادشاہ دہلی تلمیذ ذوق دہلوی

عذوبت از گفتارش پیدا است ۵

<p>ہم کو کیا غور کے آنے کی خبر اکسی موت تو ہو گی مگر یوں ہو تو بہتر ہے ہوئی صورت نہ کچھ اپنی شفا کی</p>	<p>بھلیاں نقشِ قدم کہاتے ہیں کہ سر ہو پاؤں پر قائل کے اور سجدہ میں دم دعا کی مدتوں برسوں دعا کی</p>
<p>رشد سید محمد خان فرزند نواب سراج الدولہ غیاث الدین محمد خان نیشاپوری موطن فیض آبادی سکس در اوخر زمان بہ لکھنؤ اقامت ورزید و بہ خواجہ حیدر علی آتش تلخ گزید فکر بلند و طبع ارجمند داشت دیوانے دارد</p>	<p>زخم اچھا ہوا تو دلخ رہا اب نہ وہ دلخ وہ دماغ رہا جاتا رہا وہ وقت وہ ہنگام ہو چکا میں ماجرا ہے چمن کیا کر دن بیان ہیا جوابات مانو تو منت ہزار بار کریں بت کو پوچھا خد ا خدا کر کے</p>
<p>کب مٹا عشق کا نشان دل سے نازیجا اوٹھائیے کس کے اب عشق و عاشقی کا زمانہ نہیں رہا اکہلی ہے کج نفس میں مری زبان صیاد گلے لگائیں بلائیں لیں ٹکوپا کرین پاس دین کفر میں بھی تھا ملحوظ</p>	<p>فرنگین سعادت یار خان فرزند محکم الدولہ طہاسب بیگ خان مردے لطیف مزاج دخوش مذاق بودہ است از فنون سپا گیری بہرہ وافر داشت زمانہ ادبیات بہتر انشار اللہ خان اور اموجہ ریختی قرار دادہ از شاہ حاتم اصلاح سخن میگفت دیوانے چند وثنویات و فرسنامہ و غیرہ نشان بخش نام اوست ہشتاد سالہ در ۱۲۵۵ ہجری راہ عدم پیو دا و راست</p>
<p>غرضند اپنے مطلب کے ہر کام ای رنگین اوسے ہے شوق کمانی کا اندون میں بہت بنے گی اوس سے صحبت کس طرح کچھ کہہ نہیں سکتے کینچ لائی ہر اوسے کی کشش دل بابت تک</p>	<p>وہ آئے یا نہ آئے میں بکلیاں نہیں رہتا یہ طور خوب ہے احوال دل مٹانے کا وہ ہر جاتی ہی اور بن شغل ہم ہی رہ نہیں سکتے بارے صد فکر کہہ چکے ہیں یہ مقدور ہوا</p>

<p>تہی شعلہ یا وہ برق کہ جی میرا جل گیا کیا کرتے ہو تم ناصح نصیحت رات دن جھگو</p>	<p>ایسی ہی کی نگاہ کہ بس دم نکل گیا اوسے ہی ایک دن کچھہ جالے سجھاؤ تو کیا سوتا</p>
<p>روشن تخلص روشن شاہ نام بریلوی مولد بود باز بہ میرٹھہ توطن گزید و از جمیع لسان و برگ و ثیا بریدہ فارغ البال ہی زلیست اور راست ۵</p>	
<p>دل کی تپش سے گرمی خورشید سرد ہے</p>	<p>سینہ اگر بھی ہو تو دوزخ ہی گرد ہے</p>
<p>رہا غلام محمد خان جدا و در سرکار بہت پورا عراز داشتہ اصلش از اکبر آباد است در علم ہندسہ و ہیئت و خطہ کامل بہم رسانیدہ سخنگوی از گلزار علی اسیر آموختہ ۵</p>	
<p>اللہ سے بناوٹ کہ بگڑنے لگے سنکر دل لگ چلا ہے اور کا بھی شاید کیطرف کنا ترا ہمارے سر آنکھوں پہ ناصحا</p>	<p>کچھہ وصف کیا میں نے جو بیاختہ پن کا آنے لگا جو کچھ مرے غم کا بیان پسند پر کیا کرین جو دل ہی نہوا اختیارین</p>
<h2 style="text-align: center;">حرف زار معجمہ</h2>	
<p>زار میر مظہر علی باشندہ لکھنؤ برفاقت نواب احمد علی خان اقتدار ہا داشت ۵ چھوٹ جابین غم کے ہاتھوں نے جو کچھ دم کہیں تیری ہی قسم تجھ بن کچھہ اور جو بہاتا ہو کافر ہو اگر اس میں کچھہ بات بناتا ہو</p>	<p>خاکا سی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں کافر ہو اگر اس میں کچھہ بات بناتا ہو</p>
<p>زرکی شیخ سعدی علی ابن شیخ کرامت علی مراد آبادی از بادشاہ لکھنؤ خطاب ملا الشیرازی سرفرازی گرفت در جمیع علوم متداولہ ہمارے داشت خصوصاً در فن تاریخ چون او کم خا دیوان دار و راست ۵</p>	
<p>جمال یار پہ پیہ ہم نے نکشکی باندہی دل ہم سے جدا رہا ہمیشہ</p>	<p>کہ اپنی آنکھ کا تل اس کے منہ کا خال ہوا گو یا وہ غنیمت فصل ہے</p>

<p>جب یہ سنا کہ باتون میں ہمدی لگی ہر دان ماہستانی پر جو وہ غور شنید رہے حجاب آتش عشق کہیں پھر نہ ہنگ اوٹنے زکی آج تو انداز باتون کا ترا کچھا رہے</p>	<p>یہاں خون ٹپک بڑا نگہ انتظار سے اپنے جامہ سے ہوئی جاتی ہو ماہر چاندنی اخلاط او سے بہت گرم تمہارا دیکھا یا گئے ہم بھی کہ ہر غم کو کا سکھایا ہوا</p>
<p>نسیب مرزا جمال الدین عرف مرزا کھن ہند ذوق با استفادہ برداشت</p>	<p>فرزند مرزا بہادر نیرۂ عالمگیر ثانی از خاقانی یقین ہے آج کسی بگنہ کو مار آیا اسکے آتے ہیں نظر اور ہی اطوار مجھے نکر اسے شور قیامت ابھی بیدار مجھے</p>
<h2>حرف السین</h2>	
<p>سلاک مرزا قربان علی بیگ خلف الرشید نواب عالم بیگ خان قزچہ ایشان در طور کلیم بتماہمت نگارش یافتہ امر و زور حیدر آباد دکن سکونت دار و باسد اللہ خان غالب نسبت تلمذ درست کردہ گفتارش سادہ پرکار ست دودیان دار دے</p>	<p>وان دخل وہم کو نہ گور ہے خیال کا خلق خدا پر رحم ہی کرنا ضرور ہے دل وہ کا فر ہے کہ بھگونہ دیا چین گہی کچھ بھی جو روز حشر بڑا یا بجائے گا غویان ظلم دوست کو میں نے پراکھا صیانا اور بند نفس سے راکھے</p>
<p>اچھی جگہ ہے دل کو بہر وسوا صال مت دیکھنا کسی کو خبر دار دیکھنا بیوفا تو ہی اسے لیکے پشیمان ہوگا قصہ تمام ہم سے سنا یا بچا نیگا تم کیوں خفا ہوئے تمہیں اللہ کیا ہوا جھوٹی خبر کسی کی اوڑائی ہوئی سی ہے</p>	<p>وان دخل وہم کو نہ گور ہے خیال کا خلق خدا پر رحم ہی کرنا ضرور ہے دل وہ کا فر ہے کہ بھگونہ دیا چین گہی کچھ بھی جو روز حشر بڑا یا بجائے گا غویان ظلم دوست کو میں نے پراکھا صیانا اور بند نفس سے راکھے</p>

جائے دے اسے تصور جانان بکر تلاش بات کرتے ہیں وہ گھر پوچھیں جیسا کہ	ایسا نہو کہ وہ کمین دشمن کے گھر لے رعدہ وصل میں او کو بھی مزا آتا ہے
سائل مرزا محمد یار بیگ اوز بک دہلوی موطن تلمیذ حاتم و سودا	
وہ حایل ہو گیا دست شکستہ کی طرح ندیکما زندگی میں او کو ساگر	آہ ایسا جسکو میں نے قوت بازو کہا بھروسا کیا نگاہ واپسین کا
سپر شتاب خان باشندہ دہلی از مرزا اصابر باستفادہ برداشت دیوانہ	
تکلیف نماز اور ہمیں زائد سے عجب ہے دس غیر و نین آبیٹھے اگر ہم بھی تو کیا ہے	بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بیکار نہیں ہیں ایسے تو کچھ ان لوگوں میں ہم غور نہیں ہیں
سجاد میر سجاد باشندہ اکبر آباد فرزند میر محمد اعظم شاگرد ابر	
جب ہم آغوش یار پوچھیں ہرگز آنے نہ دینگے غیر کو جان	سب فرے در کنار ہوئے ہیں ہونکے کیسے ہی ہم گئے گذر
سحر میر ناصر علی ابن میر محمد علی ساکن کول از تلامذہ ناسخ در تلامذہ تلغابہ مرگ چشید	
اور است	
کچھ سخت نکمنا کسی بدست کو ساقی نکلا ہے جو دم حسرت دیدار میں لے سحر	شیشے سے فروں ہو دل میخواریں میں کس پیار سے لیتی ہے تجھے گوریل میں
سحر منشی دیبی پرشاد ابن منشی چنی لال اصل وطن او بانگرمو در جو ار لکھنوست اما از زمانہ در شہر دیوان اقامت دارد و بر عہدہ سب ڈپٹی انسپیکٹری مامور است علامہ دیوان و داسوخت چند رساں در فن بلاغت و غیرہ ترتیب دادہ اصلاح سخن از مرزا حاتم علی مہر بدست آورد اور است	
تیج ابرو سے قتل کر ظالم اوس غیرت چین کو جو پہلو میں پائے دل	کون احسان او ٹھائے خیر کا پھر سیدہ میں خوشی سے نہ پہلوں سمائے دل

رسوا ہوا خراب ہوا مبتلا ہوا ہوتے مرے غیر پر نکر ظلم آہ کی سنگے بار بار زمین دل شکستہ ہوا کی سیر حین شاد رہے	قابل ہی تھا اسچی تھی سزا دل کیا یا راہی سے مر گئے ہم اب تو مان کا ہی اعتبار نہیں باغبان جاتے ہیں گلشن تر آباد رہے
سحر مرزا افضل علی لکنوی خوش باش جوار کلکتہ تلمیذ مرزا علی جان شفق	
بکا لیں صلح میں ادب کن کی باتیں گولا و چشم انسون گر میں سرمہ	دیا بوسہ تو بیچ و تاب کہا کر دکھاؤ سحر کو جاؤ و جگا کر
سحر منشی عبد الحمید از بارشندگان کا کوری فرزند غلام مینا	
نام کو مجھ سے نہ الفت نہ ملاقات رہے یہ شب وصل میں گرد و کی عداوت دیکھو	دنکو ہی آپ وہیں رہے جہاں شرار ہے صبح ہوتی ہے مرے گھر میں پیرا رہے
سحر شیخ امان علی نقہ محمد امین لکنوی موطن تلمیذ رشید برق دیوانے دارد	
جو کچھ ہوا سو ہوا بس گزشتہ راصلوۃ منہ کو آئینہ میں کیا دیکھنے خوش ہوتے ہو	کہاں تلک کوئی رو یا کرے گلا دل کا پہلے پیدا تو کر دیا پہننے والا کوئی
سحر راجہ نواب علی خان ابن امیر علی خان از عمائد خیر آباد گزشتہ	
ہم خاک نشینوں کا ستانا نہیں اچھا حور و نہیں کہاں ناز و اد اصوات انسان	بھجائینگے افلاک جو فریاد کریں گے جنت میں ہی دنیا کے مرے یاد کریں گے
سیر مرزا زین العابدین خان چشم و چراغ نواب سالار جنگ از علم بہرہ داشتہ بزرگان شہر بارگاہ فرخ سیر باریاب بودند او دیوانے مجاہد خیم گزشتہ اور است	
بے تکلف تھے دل کے لینے تک ہماری آہ پر ہنستا ہے کیا تو	ہم سے اب آپ ہنہ پھپھاتے ہیں دکھاؤ شگے تجھے اسکا اثر ہم

ادسکے کوچہ کی طرف میں تو بجاؤں سرسبز	اکشش دل ہے کہ کیچے لے جاتی ہے مجھے
سرو را عظم الدولہ نواب میر محمد خان خلف نواب ابوالقاسم خان رکن رکن جہان آباد است دیوانے و تذکرہ رنجیتہ نشانمند فویش گزاشت اور است	
کوچہ یار میں خواہید اس را میر ہوں	شور محشر کو بھی ہو و گجا جگانا مشکل
دیدہ ترے لگا خط کو نہ ادسکے تو سرور	یار کے ہاتھ کا لکھا ہے سب دامت جاے
عجبت ہے نامہ و پیغام کی امید مجھے	ہزار مرتبہ قاصد جو اب لایا ہے
مانع امید وصل ہوئی ورنہ ہجر میں	قصہ ہی زندگی کا یہ سب بفضل تھا
سرو را مرزا رجب علی بیگ ابن مرزا اصغر علی از اہالی لکنؤ بودہ است بانوار شہ	
حسین خان نوازش تلمذ داشت در خطاطی و موسیقی بہرہ اش بود فسانہ عجائب و تشکوۃ محبت و گلزار سرور وغیرہ اور یادگار است	
ہزار صد مہ پر دلنے ہمارے آن بھی نکلی	جو اک رفیق ملا وہ بھی بے زبان ملا
کوچہ قاتل میں جا کر اپنے ہاتھوں جان ہی	مرتے مرنے کام آئے یہ ہمارے ہاتھ پاؤں
یہ بھگناری جانان تازہ لطف او ٹھا	گلے سے مل گئے سب بچ و بکسار ہوا
ہے شوق سرور ایسا غالب کہ جو قاصد	کو سون ہی تلک حالت کہتے چلے آئے میں
سرو را مرزا عزیز الدین باشندہ دہلی داماد ابو ظفر بادشاہ تمیز ذوق	
ہوئے ہیں آپ چین چین بات بات پر	یہ ڈینگ ہے تو بچکی صورت نباہ کی
سعادت سید سعادت علی از باشندگان امر وہ جمعہ سو دا است	
یار سے جو قریب لڑتے ہیں	یہ بھی اپنے نصیب لڑتے ہیں
سعید مرزا آغا خجست نور دیدہ مرزا امیر بیگ از سکنا لکنؤ فویش باش کلا تازہ	
تکامذہ مرزا امیدی قبول اور است	
گرد کیہنی ہو شکل بت لا جواب کی	جینک لگائے چرخ سہ و آفتاب کی

ہم دعا دینگے کہ اگر سے قفس سے صیاد مجھہ خاکسار کو نہیں حاجت سیر کی	تو پچھے پھولے گا ہم سیر چین دیکھیں گے ہے بور یا سے فقر پر عورت فقیر کی
سعید حکیم اکبر حسین باشندہ لکھنؤ چندے در ہو پال تماش روزگار طرح آفات رختہ سمند عزم را ہمیز کرد ۵	
لیونہ انتظار یار میں لٹکا ہے دم ہیرا	اجل منہ دیکھتی ہے پاس اگر دم ہیرا
سلطان خواجہ طالب علی خان المعروف بہ خواجہ سلطان جان فرزند خواجہ حسین علی خان از روسا و ساء عظیم آباد و از اخفاء خواجہ عبید اللہ احرار نبیہ خواجہ میر درد در موسیقی کمالے بہر سانیدہ بود در ہر دوزبان پارسی و رختہ خوش فکر میکرد در شہ ۱۲۰۸ھ از دار الفنا بدر البقارخت برست ۵	
دل کی جاسیندین میرے اوسکا پیکان رہ گیا	
میزبان جاتا رہا اور گہر میں مہمان رہ گیا	
مانی ملینگی خاک میں سب خوشگامان اندون حسن پہ آپا پنے میں مغز و ہمت چاہئے عاشق و عشوق میں گرما گرمی دام ہلاکے عشق میں ہم بے سبب پرے گم کو پردے سے نقطہ بات بنا آتی ہے	اوسکی کمر میں فرق اگر بال بھر رہا اور سب باتیں تو موقوف ہیں چل ڈوڑ وصل کی رات نہیں خوب یہ شرمناشی کبخت دل پہ ہائے خدا کا غضب پرے یا کبھی چاند سی صورت بھی دکھا آتی ہے
سلیمان مرزا سلیمان شکوہ بہادر خلف شاہ عالم بادشاہ طبعش را اندرین فن مناسبے خاص بود کہ دیگران از وسے کم بہرہ یاب اند اکثر سخنوران ہر خوان بذل او جامی یافتند در ۱۲۵۳ھ محل عزم سمت عدم را ند از رحمت خدا سال وفات او بر ہی آید اکبر آباد خواجگاہ اوست دیوانے از و یادگار ماندہ این چند بیات	
ازان اوست ۵	

<p>جنازہ تیرے دیوانیکا اس تو قیر سے اوٹھا کرے یہ کاش فلک میرے بند بند جدا لبونہ آکے جو نالہ نہ ہٹ گیا ہوتا زخم کہا کر جو گر امین تو وہ یہ کہنے لگا برقع نہ اوٹھا بزمین تو منہ سے وگرنہ گالی نہ دیا کر دیکھو یہ طفل اشک آنکھوں سے نکل کر</p>	<p>کہ شور نالہ ہر اک خانہ زنجیر سے اوٹھا پہنچے سے ہونہ مرا شوخ خود پسند جدا تو آسمان وزمین سب اولٹ گیا ہوتا اچھا اچھا تو ٹپ کر مری تلوار کو توڑ حالت ابھی ہو جا بیگی بغیر کسو کی بس بس اپنی زبان ہنہالو مری چھاتی سے بہرون لگ ہی ہے</p>
---	---

سلیم میر عباس ابن میر عالم ساکن لکنؤ تلمیذ آتش دیوانے اور است ۵

و اسے قسمت نہوایا رنگیر سلیم

سلیم تخلص علی حسن خان نام گرد آو را این جریدہ و مولف این صحیفہ ابن نوا
 والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر ترجمہ بفضل در صبح گلشن نگار شر
 آوردم اینجا برہین قدر اقتصار میرود کہ بروز چہار شنبہ چہارم ربیع الآخر ۱۲۸۳ھ
 از خلوت کندہ عدم بہ بزم گاہ وجود آدم بعد پرورش بظرف شفقت والد ماجد عمر مجتہم
 در اندک مدت اکثر کتب درسیہ فارسی و عربی از مولوی محمد احسن صاحب بگلاری
 وغیرہ بیابان رسانیدم و امر وز ہم بر سر این کارم و در علم حدیث از مولوی سلاست
 صاحب استفادہ می نمایم خدایش بیابان رسانا د پیشتر در پارسی بیشتر فکر میکردم و
 براہ رسمیت پانے افشردم مگر از چند روز بہتر خیب احباب عثمان توجہ باین سمت آفرم
 ہر چند گفتار غولیش را لایق اندراج نمی یابم و بہ بزم سخن ہم پہلو سے سخنوار نشستن
 نمی خواہم مگر حکم آنکہ ۵ زنیکان کہ داند اگر بد نباشد
 آنچه ازان خود دارم بر طبق عرض میگزارم یارب منظور نظر ثروت گہان باد و مقبول
 طابع روشن طبعان ۵

<p>انہیں دوچارنے تو مارا ہے چٹکیان لیکر دل لاشادین یہہ دل اور یہہ جسگر ہمارا ہے اوڑا دون دھجیان اوصباکی</p>	<p>غمرہ و ناز و عشوہ و انداز شوق نواب اور مضطر کردیا تجہ سے ظالم کے جورا دھاتے ہیں اگر بکڑی ادا زلف دوتاکی</p>
	<p>کڑے ہیں کتب سے ساقی لئے ہم در پہ پیمانہ</p>
<p>انہو جانے گا خالی ایک دو چٹو سے میخانہ اوڑاؤن خاک جنگل کی نہیں محزون سادیون کتاب ہے رہنے دیجئے بس بس سنا سنا تم آج وان گئے تھے کہو کیا کہا سنا نار نظارہ رگ نعل بدیشان ہوگا صحن گلزار بہین گوشہ زندان ہوگا</p>	<p>سلیم اکیر ہے مجھ کو غبار کوچہ جانان ور و فراق اوس سے بیان کیجئے تو وہ تم تو تسلیم کہتے تھے اوس سے لڑینگے ہم جلوہ کر آئینہ نہیں جسدم لب جانان ہوگا دیدہ دل سے نہان ہوگی اگر زلف تری</p>
<p>سلام نجم الدین علی خان و لد شرف الدین علی خان پیام متوطن شہر اکبر آباد بودہ است ۵</p>	
<p>درازی رات کی بیماری سے پوچھے</p>	<p>حدیث زلف چشم یار سے پوچھے</p>
<p>سو و امیر محمد رفیع ابن محمد شفیع کابلی موطن و دہلوی مسکن مرد میدان شہنشاہ و آفتاب سپہر مکتبہ بروری در ستایش اولب کشادن داد ہامہ فرسائی دادون بہت دانا داند و شناسا شناسد کہ پایہ سخن اواز کجا بہ کے ہی رسد آئے فورہ گران از بہت ہجو و مذمت گفتار شراخی پسندند مگر این چہ بلا تعصب بیجا ست کہ از راہ نصیحت فرسنگدار فتند اگر چہ ہجو و مذمت فی نفسہ کار نکو ہیدہ است اما انتقصاے سخن نہی آست کہ بر سخن راروش بہان سخن بنگر و گر فتم کہ سودا کام براہ ہجو بیشتر کشاودہ و بہ جادہ مذمت پانادہ اما دیدنی است کہ دران ہم بچہ عنوان افسون سخنوری</p>	

گر ہو شراب و غلوت و محبوب جو بیرون	زاہد تجھے قسم ہے کہ تو ہو تو کیا کرے
سوز مولوی عبدالکریم سخت جگر مولوی امام بخش صہبائی دہلوی عذویت از ناصیہ گفتارش پیداست ۵	
ہوتے ہی ہوگا انرا اس نالہ شبگیر کا کچھ تر اشہرہ ہوا کچھ میری سوائی ہوئی کوئی افسانہ غم دل کے برابر نہوا تو مر بجائے کہیں سوز غم میں رک رک کر ظالم ترے تشنوں کا گلو تر نہیں ہوتا تو ہی دے چاہ جس انداز سے آزار تجھے	راہ پر آنا کوئی آسان ہے چرخ پیر کا رفتہ رفتہ یوں ہی ظاہر راز پنهان ہو گیا لکھ سحر فراق پر اک حرف مکر نہوا ذرا تو حصال کہا کر کسی سے یا را پنا جب تک کہ روان حلق پیچہ نہیں ہوتا میں ہی دیکھوں کہ تر سہا تہ ہو کیا پنا
سوز محمد میر فرزند ضیاء الدین دہلوی مولد بخاری موطن مقیم لکھنؤ در خطاطے مشاق و بہیر اندازی شہرہ آفاق بودہ پیشتر میر تخلص میکرد چون میر تقی بہ لکھنؤ رفتہ سوز تخلص گزیدہ کلامش سنجیدہ و نکوست ہمانا گواہ فکرت اوست اور است	
اہل بایان سوز کو کہتے ہیں کافر ہو گیا تن چاک سینہ سوز ان بل داغ چشم گریان	آہ یارب راز دل و پیر ہی ظاہر ہو گیا تو دیکھتا نہیں سچ تجھ کو دکھائیں کیا کیا
کیون طفل اشک تجھ کو آنکھوں میں مینے پالا	
کی فرشتوں کی راہ ابر نے بند کیسے تو اسے باد صبا بچھڑا ہوئے یار و نکو قاصد سے تو پوچھا تھا کہ بیجا ہو تو کس کا قتل سے یہ بیگنہ راضی ہو اپنے اس لئے میں اگر قید حیا سے چھوٹوں	اس پر ہی میرے منہ پر تو گرم ہو کے آیا جو گنہہ کیجئے ثواب ہے آج راہ ملتی ہے نہیں دشت کے آوار و نکو دشت سے اوسے یاد مرا نام نہ آیا ہاتھ میں اگر روز تو دامن قاتل ہو بیگنا ناصحا تیری بلا سے چھوٹوں

<p>سہرا نو پہ ہوا اسکے اور جان نکلیاے منہ دیکھو آئینہ کا تری تاب لاسکے اشک خون آنکھوں میں آکر جم گئے مثل قمیہ ہر استخوان میں درد کی آواز ہے فرض کیا میں نے وہ ہے سنگدل</p>	<p>مرا تو مسلم ہے ارمان بکل جاے خورشید پہلے آنکھ تو تہجد سے ملا سکے دور کے بھی دیکھنے سے ہم گئے کچھ نہیں معلوم یا رب سوز ہے یا ساز ہے آہ میں اپنے ہی اثر جیسا ہے</p>
<p>شیخ میا نذاو خان ابن عبداللہ خان تلمیذ غالب دہلوی باشندہ اور نگار باد عمر باسیر و سیاحت ماندہ مدتہا برفاقت نواب غلام بابا رئیس سورت بسر بردہ گویند کہ بعلت جرم و ایم اکجس گردیدہ طبع شگفتہ دارد اور راست ۵</p>	<p>تو کیا نادان ہی زائد فائدہ تحصیل حاصل ہے سمجھاؤں بدگمانی سارے عالم سے نرا ہے کشتی میری دو دن کی فلک کو زندگانی ہے</p>
<p>عبث جاتا ہے کعبہ کو خدا نزدیک ہر دل سے کہوں گرجان تو سمجھے کہ بھکوبے وفا سمجھا بچہ ناخار غم سیروان جہان بستر لگانا ہوں</p>	<p>تو کیا نادان ہی زائد فائدہ تحصیل حاصل ہے سمجھاؤں بدگمانی سارے عالم سے نرا ہے کشتی میری دو دن کی فلک کو زندگانی ہے</p>
<h2 style="text-align: center;">منہ الشین</h2>	
<p style="text-align: center;">شاد شخصے از باشندگان بڑمانہ بود بر رونداد آگاہی دست نداد ۵</p>	
<p>خون پیچے تھا آنکھوں سے لگے جھڑنے شہری</p>	<p>کامل ہوئے فن اپنے میں یہ دیدہ تری</p>
<p>شاد شیخ محمد جان فرزند وارث علی باشندہ لکھنؤ تلمیذ میر کلو عرش و دربار سی از مرزا علی اکبر شیرازی اصلاح میگرفت اور راست ۵</p>	
<p>جیتے ہی جی نہ چھوچھینکے کیا ترے پر</p>	<p>مردے کی روح کو بھی گھر سے نکالتے ہیں</p>
<p>شاد فضل علی از تلامذہ مصحفی بودہ دیوانے گزشتہ ایک سال نقاشی بہر سید ۵</p>	
<p>عجب کجخت وہ ساعت تھی اسے شاد</p>	<p>لگا تھا جس گہری اوس سے مرادوں</p>

شادان مرزا حسین علی خان دہلوی فرزند مرزا زین العابدین خان عارف
مرزا نوشہ باصلاح گفتار بشپرداخت اوراست ۵

شادان نے دل لگا کے ہونے پر کیا | اوس سے یہ راز عشق چھپا یا سجا بیگا

شادان رحمن بخش بن فیض بخش تاجر از شاگردان عبدالغفور خان شاخ وطن
فرید پور بود اما از نیرنگی زمانہ بزرگان او بکلمتہ اقامت گزیدند ۵

جو کتا ہوں نہ مل غبار سے فرتے ہیں بیکرا | بھلا کیسے تو میرے آپ کیا مختار بیسے ہیں
ذکر و فایہ دیتے ہو کیوں گالیاں مجھے | گڑھی بچا ہے آپکا اچھا نہ کیجئے ۵

شاعر میر بسم اللہ از سکنا رکمنو لہن میر نوروز علی شاگرد کرامت علی خان
فرخ دیوانے دارد ۵

سین ہو گالیاں کب بوسہ لیکرا پر ہی کیا | پہراب آزر دہ کیوں ہی تو صاحب دستان ل

شاگرد شاہ شاکر علی دہلوی موطن مرد درویش صفت و صاحب دل بود ۵

ہم تمہارے ہیں نہیں مجھے ہر شرمنا کیا | دور سے شکل دکھا کر ہمیں ترسانا کیا

شاگرد منشی عبدالسبحان بن قاضی اکبر علی از اہالی کلکتہ بود و از مولوی عصمت اللہ
الشیخ با استفادہ پرداخت ۵

تڑپتے ہیں ترے کوچہ میں قاتل نیم جان کیا | تاشے مرغ بسمل کے دکھاتے ہیں جوان کیا کیا

کا ہیدگی جسم کا ممنون کیوں نہون | یہو بچا میں کوے یار میں باد صبا کے ساتھ
ڈر موت کا چینے کی تمنا نہیں رکھتے | ہم دلمیں کی طرح کا کشکا نہیں کرتے

شاکلی مرزا بختاور شاہ بہادر خلف الصدق ابو ظفر بہادر شاہ تلمیذ رشید حافظ
قطب الدین شیر ۵

لاے آہ جگر تو ادسے یا نا دل | کون دو نو نہیں کرے جلد اثر دیکھیں تو

شیر حافظ میر حافظ نیسہ حافظ اشرف متوطن دہلی ۵

<p>زمین ہوتی ہے کیسی اور آسمان کیسی مرزا تمہیں بتو نیز شکر کیا ضرور تھا</p>	<p>یہ بخودی ہے شکر کو کہ جانتا ہی نہیں تم جانئے تو تھے کہ مروت نہیں ذرا</p>
<p>شکر مرزا غیاث الدین ابن قمر الدین شہید از احفاد شاہ عالم بادشاہ و تلمیذ ذوق دہلوی ۷</p>	
<p>یہ نہ کیئے تو اور کیا کیئے کیا بلا ہے یہ ماجسرا نہ کھلا پہ کیا کروں کہ مجھے منہ ہے آشنائی کا</p>	<p>ہر جفا کو تری وفا کیئے چشم دریا سے خون ہے یا طوفان تجہ دکھا دوں تا شاہین بیوفائی کا</p>
<p>شفیق مرزا علی جان ابن مرزا جان تلمیذ رشید سحر باشندہ لکھنؤ دیوانہ شریف گشتہ این دو بیت از دست ۷</p>	
<p>شفیق جی بہر کے رو او چیتے جی کر جاؤ غم اپنا حاصل ہوئی ہر شوق سے ہکو صفائے دل</p>	<p>طبع دو آنسو و مکی بھی نہ کر کو اہل دنیا سے جو بات کی او نہوں نے خبر ہو گئی نہیں</p>
<p>شمس سید قدرت علی فرزند میر انظام علی سہوانی بزرگان او اندرین ریاست تعلق ملازمت دارند ازین جہت او ہم درینجا قامت دارد نشی صبا سہوانی مصلح گفتار اوست ۷</p>	
<p>ساغرے کو پیتیلی کا پھپھو نا سمجھا اللہ اللہ ترے رخسار کو کیا کیا سمجھا</p>	<p>ہجرین آگ نظر آئی شراب گلگون پہ کا مل کبھی سمجھا کبھی مہر روشن</p>
<p>شمس میر آغا علی تلمیذ قاضی محمد صادق خان اختر باشندہ لکھنؤ ۷</p>	
<p>دعاؤں سے نہیں کتی یہ آفت آہی جاتی ہے لو خوشی آپکی رخصت ہی سی نہیں الفت تو مروت ہی سی سحر تک زلف بگڑا کی بنا کی</p>	<p>بشر کا حسن کیا شے ہر طبیعت آہی جاتی ہے یہ تو فرمائیے کب آئیے گا نکرو بات ادھر دیکھہ تو لو کمی شب یار کی آرایشوں میں</p>

شناور صاحب مرزا ابن شاہ میر خان نیشاپوری ساکن فیض آباد اقامت گزین
لکھنؤ تلمیذ آتش ۵

یاد دین مجھ کو یہی عیاری کے دستور بہت	آپ گردور تو بندہ ہی ہی بچہ دور بہت
سحاط اپنا درہی رہتا ہے ہمبستر ہی ہوتے ہیں	
اگر وہ پھیل کر سوتے ہیں تو ہم ہی سٹپتے ہیں	
دینا تمارا خطا دے غیر دے چہا کر	اتنی ہی تجھے عقل نہا کر نامہ بر آئی
شوق شیخ آہی بخش از سکنا اگر آباد ملازم مرزا منظر بخت در سالک احمد جامہ ہستی	گزارشت در پارسی و رنجہ دو دیوان دارد ۵
اوس خاکسار کو کوئی کیونکر اوٹھا سکے	جون نقش پا جہان کہ یہ میٹھا و پین ما
شوق مولوی قدرت اللہ متوطن موضع موسیٰ منمضافات سنبھل مراد آباد مقیم	راہپور افغانان از علماء مشاہیر بودہ است این بیت از و ست ۵
اے خدا یوں ہی کہی تیری خدا کی ہوگی	کہ مجھے اوسکی جدائی سے جدا کی ہوگی
شوکت میر حسین علی باز عمائد دہلی بود چہ خوش نمہ شیرین میرا ۵	
جرم سے سستی کے کعبہ میں نہورہ تو نہو	سیکندہ کا تو خدا کے فضل سے ہے درگشا
اوس سنگدل کے دلمین تو تاثیر کچھ نہی	کیا فائدہ فلک سے جو نالہ گزر گیا
جی لگ گیا نفس سے بہن کچھ نہیں خیال	موسم بہار کا کہ ہر آ یا کہ ہر گیا
ساقی ترے طفیل سے بھکومہ صیام	معلوم ہی نہیں کہ ہر آ یا کہ ہر گیا
شکر میں کرنے لگا تھا پر جفا سے یار سے	لب تک آتے آتے وہ سب حرف افغان ہو گیا
وصل کا وعدہ نہیں تو قتل کا وعدہ سہی	دلکے بہلانے کو میرے کوئی صورت چاہئے
شوکت نے جان دی ترے در پر ہزار شکر	وہ مرتے مرتے یہ بھی بڑا کام کر گیا
تبی عار جتنے نام سے کی اودن کی النجا	لگ جائے آگ اس دل خانہ خراب کو

<p>بیکہ ابرو کا اشارہ ہی کرے عالم کو قتل</p>	<p>اوس شکر کی بلا لیتی ہے خنجر ہاتھ میں</p>
<p>شہرت مرزا حاجی بن مرزا قیام الدین از اولاد شاہ عالم بادشاہ تلمیذ عبدالرحمن خان</p>	<p>احسان گفتارش ہمہ مائتہ انتخاب است اور است ۵</p>
<p>پھوٹ کر رونے سے اپنے زخم دل خندان ہوگا کچھ نشان مجھ بے نشان کا بعد مردن بنگیا مہلت بقدر گردش ساغر تو دے فلک توڑی امید وصل یہ رسوائیاں جو ہیں لبو نیانے نپایا تھا اپنے حوت امید</p>	<p>ہم اگر رونے ہی تو اس دنے پر ہنسنا ہوا حسرتیں ہو ہو کے کجا جمع مدفن بنگیا ساقی کو ڈوب پلائے ہیں سوا التجا سے ہم جان دینی اب قبول یہ کرتے دعا نہیں کہ اتنی دیر میں وہ ہو گئے خفا ہم سے</p>
<p>نہ چھوٹا زلف سے دل اور نہ دل زلفین بنائے سے</p>	
<p>یہ وہ جنجال تھا جس سے نہ تم کھلے نہ ہم نکلے</p>	
<p>شہسیدی منشی کرامت علی خان ولد عبد الرسول خان عروضی لکھنوی باصفی و نصیر دہلوی نسبت تلمذ داشت در عروض و سیاق و دستگاه بلند و پایہ ارجمند بحر سانیہ بیشتر در سیاحت ماندہ در ۱۲۵۶ھ بعد ادا سے حج بیت اللہ مدینہ منورہ رسید چون نظر بر وضع مطہر گماشت قالب خاکی گزاشت دیوانے دار دہ ۵</p>	
<p>نام میت کاٹنے سے جسے غش آتا ہو جلد انصاف چوکا خلق کا اسے داؤد شر وعدہ شام یہ کی ہے عبت جاگ کے صبح نہر مرتبہ دیکھا ستم جبدائی کا شہسیدی شہر کے دن بھی ہمارا ہو چکا اوٹنا شاد ہو ہو کے جلاتا نہ سمجھ یوں ہر دم ہو چلا خنجر بیدا و کا بسمل ٹھنڈا</p>	<p>وہ جنازے پہ شہسیدی کے مقرر آیا پہر قیامت ہے جو وہ شوخ شکر آیا وہ اوسی وقت نہ آئے اگر آنا ہوتا ہنوز حوصلہ باقی ہے آشنائی کا یہی عالم رہا بعد فنا گزرا تو انی کا گزر وہ بے رحم سے حال سے غافل ہوتا لے ہوا بتو کلیجہ ترا قاتل ٹھنڈا</p>

ہمسار محبت کو اب اللہ شفا دے
 گر کچھ مزا ملا تو شہید دی اوسیکے ہاتھ
 کانوں سے سنا کرتے تھے ہم جادو ہر کس شہر
 ہم نہ ہونچے اپنے مطلب کو نہ ہونچے پر خدا
 ظالم کبھی تو باہم پر آجا کہ ان ملک
 پاکباز ایسا ہوں گر جاؤں میری قبر پر
 ہوئے عشاق نوازی کے وہ دسے مصر
 بیقراری دہلی میں کیونکر جتاؤں یار کو
 میں تو سبھاؤں ہزارا کو شہید کی لیکن
 دل میں کچھ سوچ کے خرمندہ سا رہ جاتا ہے
 اغیار کا منہ تھا مجھے محفل سے اٹھاتے
 میرے دم کما دس گلی میں حشر کا ہنگام تھا

سنے ہیں کہ ہاتھ اوس سے سجانے اٹھنا
 خنجر تو یوں گلے پر سے بار بار پھرا
 آنکھوں سے تری زر گس فتان کد کیا یا
 یہ نہ سوائے کہ مطلب غیر کا حاصل ہو
 ہمسلائے جی کوئی درو دیوار دیکھ کر
 لائے پردہ پھراغ اور گل چڑھائے عریض
 ہائے مقبول ہوئی میری دعا میرے بعد
 سینہ پر جب ہاتھ رکنا ہو ٹہر جاتا ہے دل
 میرے سمجھانے سے کب یہ دل شیدا سمجھا
 گھر میں سن سکے وہ چربا میری رسوائی کا
 سچ یوں ہے تری ریش سجانے اٹھایا
 اپنا لاشہ اٹھتے ہی سب شور و شر جاتا رہا

سوند و خم دو ہی دو ہو سے ولے اک ڈسب کے دو

ہے مشعل شہور بن مطلب کے سو مطلب کے دو

ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے
 قتل کرتا ہے مجھے وہ اپنا عاشق جانکر
 مدعا گر کام دل ہے یار سے +
 دن عیش کے گھر یونین گزرتا ہے ہر کیے
 ہاتھ سے اوسکے گلے پر میرے خنجر کیا چلے
 دن میں سو آسکتے ہیں بازار سے

ظلم و جفا کا طور و طرز آنکھوں دکھا دیا کہ یوں

مہر و وفا کے باب میں منہ سے نہ کچھ کہا کہ یوں

شیرین تخلص حضرت عقیقہ دوران و معصومہ زمان بزم افروز ابنت
 واجلال سند آرا سے جاہ و اقبال زیب اور نگ سروری درۃ التاج برتری جناب

نواب شاہجہان بیگم صاحبہ المحاطب بریس دلاور اعظم طبقہ اعلا سے ستارہ ہند کا کیا
ریاست ہو پال دام ظلہا علی العالمین بالاقبال والاجلال ترجمہ حافظہ حضرت ایشان
در صبح گلشن و شمع انجمن بسط تمام سمت نگارش یافت و محامد و محاسن جملہ ایشان
کا شمس فی نصف النہار روشن تر است محتاج گزارش نیست سال ولادت ایشان
از خورشید اقبال دریاب در او اعلیٰ از انجیہ بر سنجہ فکر فرمودہ دیوانے ترتیب داد
کہ بقالب طبع رنجیہ شد بیشتر در پارسی گفتار فکر میفرماید کہ را از ذکور و انات نشین و با
کہ باین ہمہ اشتغال عظام امور ریاست و هجوم کار و بار سیاست و عدالت در
تنگنا سے سخن باین عنوان شایستہ پاگزاشتہ باشد در اینجا چند ابیات از گفتار سابقہ
ایشان انتخاب زدہ نذر دیدہ ارباب بصیرت می نمایم چہرہ بیامی فرماید ۵

پہلی سیڑ کا رٹ نہیں اب ہر نظر لطف کافر کیا مجھ کو بھی تری زلف نے کافر تم وہ نہیں رہے ہو تو ہم ہی نہیں ہیں وہ سرخرو ہو نیکیے قابل کیا خاستی میں نہتا حال دل کہنے کے قابل ہی نہیں ہم کیا کہیں قابل پا بوس ہی کیا ہم نہیں ہیں آپکے عرش تک جاتا تھا یا اب کان تک جاتا نہیں کیون نہ آتے ہی وہ اوٹھ جاتے مگر پہلو درد فراق ہی میں سدا مبتلا رہے	آہنا ز سے بہتر ہوا انجہام ہمارا اسس لام نے کہو یا ترے اسلام ہمارا اسوقت میں جو بھکو بلا یا تو کیا ہوا آپکے قدموں کے نیچے اسکو جاتی میں نہتا تم کہو سنی نہ پوچھو مجھے تنکو کیا ہوا کیا خطا کی ہم نے گر چہ ما قدم کو کیا ہوا ہمیشہ میں سے نالے کے اثر کو کیا ہوا بیٹھنا دیر تک منع ہے بیمار کے پاس دنیا میں اس طرح بھی رہی ہم تو کیا رہے
---	--

شفیقہ اعظم بیگ خان متوطن لکنؤ تلمیذ جرأت ۵

وقت خلوت نہیں کر سکتے جو کچھ دیر سے ہم
بیٹھے منہ تکتے ہیں حیرت زدہ لاچار ہم
شفیقہ نواب محمد مصطفیٰ خان بہادر خلیفہ ارشد عظیم الدولہ سرفراز الملک نواب

مرقعے افغان بہادر مظفر جنگ از عمائد دہلی بودہ است در رختہ بمومن خان مہلوی
 تلمذ داشت و در پارسی از مرزا نوشہ باستفادہ پرداخت گفتار و نشینش روح
 فصاحت است و بیان بلاغت و سخن شیرینش پنج لطافت ست و اصل سلاست در
 سنہ ۱۱۶۷ اکوس رحلت نواخت و تذکرہ و دیوانے یادگار گزاشت این نغمہ شیرین
 از چو شکر نکرت اوست چہ افونش گفتہ ۷

آپ مرتے تو بہن پر جیتے ہی بن آئیگی کون کتا ہی کہ ظلمت میں کم آتا ہی نظر بسکہ آغاز محبت میں ہوا کام اپنا	شفیقہ صندید چو اپنے وہ سنگر آیا جو نہ کیا تھا سو ہم نے شب بھران کیا پوچھتے ہیں ملک الموت سے انجام اپنا
---	--

سب باتیں او نہیں کی ہیں یہ سچ بولیو قاصد

کچھ اپنی طرف سے تو تصرف نہیں کرتا

تم لوگ بھی غضب ہو کہ دل پر بہ اختیار خیر جو گزری سو گزری پر ہی اچھا ہوا کہ ہم سے خفا رہے ہیں گواؤ نے خفا ہم آنکھوں نے یوں اشارہ دشمن نہ کی تے کتا ہوں جو غیر سے نہ ملے ہم بھی دکھاتے غیر سے اخلاص کا مزا غیر سے حرف تمناے جفا کتے ہو اونکا لگاؤ اور ہی کرتا ہے بیقرار خجل ہوں آپ میں بیوقت اپنے آنے کی ایسے جفا سے یار میں پائے مرے کہ بس یاس سے آنکھ بھی جھپکی تو توقع سی کھلی	شب موم کر لیا سحر آہن بنا دیا خطو دیا تانا نامہ برنے اونکو تنہا دیکھ کر مدت سے اسطرح نبھ جاتی ہی باہم ہوتے نہ اسقدر جو نگہا نیو نہیں ہم کتا ہی کہ کیا میں بیوفا ہوں آفت تو یہ پڑی ہے کہ تم بدگمان نہیں کس سے کہتے ہو تمہیں خیر ہی کیا کہتے ہو وان کچھ نہ تو جو شہان اسقدر نہو تم اور کرتے ہو نہیں ہنس کے شہسار سجے منکر ہی ہو گیا میں عذاب الیم کا صبح تک وعدہ دیدار نے سونے نہ دیا
---	---

جواب نامہ بے مدعا کیا بزم دشمن میں بجاؤں کیونکر	نہ کہنا تناغم ناکامی عشق سیرے آنے سے تم اوٹھ جاتے ہو
شیقتہ او سکوتو تو تم سے محبت کھلی انصاف کر کہ دل پیما زور کیا چلے اوٹھ گئے جب آپ کوے یار سے اب ونا ہو بیونانی ہو چکی یہ اہل مروت میں تقاضا کرینگے	ایسی ریت سے کرے قتل گمان کا بیگوتا ناصح تری زبان ترسے بس میں نہ تو تو پھر پھر بلا سے کوئی بیشیہ شیقتہ ایک حالت پر نہیں رشتا کوئی بے عذر وہ کر لیتے ہیں وعدہ یہ بھمکے
شیخ محمد جہان باشندہ لکنؤ در خوشنویسی مدطولے دار دبیتے از گفتار سابقہ او گویش خوردم کہ بضبط کتابت در آوردم ۵	
پوچھی زمین کی تو کسی آسمان کی	الفت میں اونچ نیچ نہ سو بھی جان کی
حرف الصاد	
صاحب مرزا قادر بخش فرزند مرزا کرم سخت بہادر شیرہ مرزا معز الدین جانا در شاہ بادشاہ دہلی با عبد الرحمن خان احسان دہلوی صہبائی نسبت تلمذ داشت تذکرہ و دیوانے بزم زبان ریختہ یادگار خوش گراشت ۵	
اسے یار بے دہان تجھے اور بے زبان مجھے	کیا حکام ہوں کہ خدا نے بنا دیا
صاحب شیراز خان شیرہ تلمیذ عبد الرحمن خان احسان ستوطن دہلی ہم از ذوق دہلوی استفادہ داشت اور راست	
ہرگز کبھی تیشہ کا سراپ پر نہیں ہوتا کین یہ طفل اشک ابر نہو و سہ	شرمندہ ہے ناکامی فرہائے اتنا زرا آنکھوں میں رکھنا او سکوت صاحب

صاوق صادق علی خان المعروف بہ میان سیتا بیگ قلعہ بخش جرات مصلح
گفتار او بودہ این رباعی از گفتار اوست ۵

کس سے کہوں آہ جا کے حالت دلی	کہتی جاتی ہے روز طاقت دل کی
وہ جان جہان نہ آیا اور جان چلی	افسوس رہی دل ہی میں حشر دل کی

صالح مرزا مصلح الدین ابن مرزا حسین بخش نمیسہ ابو ظفر بادشاہ از ارشد تلامذہ
مرزا پیار سے رفعت اور است ۵

بھکتی جان تو کیوں کر بھکتی	کہ دم تو یار میں اٹکا ہوا تھا
وہ لوگ کون تھے کہ جو برسورہ ہستم سے	اپنا تو دو ہی دن میں عجب حال ہو گیا
بھکو تو دل لگی میں اڑتی ہیں حلاوتیں	سو دل خدا ہو دیوے تو سو جا لگائے
زندگی کی کوئی صورت نہیں آتی تو نظر	درد دل میں پیدا ہوا ہے کہ خدا خیر کرے

صباشی محمد صاحب حسین فرزند شیخ احتشام الدین حسین از باشندگان ہسوان
از قدر افزائی رئیس عالیہ اندرین ریاست تعلق ملازمت دارد ہر روز بان پارسی
اور ریختہ دست گاہ دارد مشغول شوکت خسروی بروش سکند ز نامہ بدج رئیس اسیور
نتیجہ فکر اوست میگویند کہ بار گفتار خویش گرد آورد و بدگیران قسمت نہاد امر و زبانش از
دوسہ غزل از آن او خواہد بود این ابیات چند اور است چہ خوش گفته ۵

شب و صلت ہی خلوت میں نہ غیر کہ تھا	نہ اندیشہ رہے دلمیں نہ آنکھوں میں چاٹھے
کرے وہ قبل یا پھر سے صبا ہر اختیار کو	وہی مرضی پہنچی ہی جو قاتل کی خفاٹھے
جیتے جی موت کی بھی یاد نہ ہو کے انسان	رہے عالم میں مگر اور ہی عالم میں ہے
یاں شوق کی کثرت ہی تو وان شرم بڑی	جھکڑا ہے سوارات ہے کم دیکھے کیا ہو

صبا میر وزیر علی ابن میر بندہ علی لکنوی موطن تلمیذ رشید آتش درخشندہ از پشتہ سپ
بر افتاد و جان بداعی اجل داد سخن شایستہ میفرماید ۵

<p>الدرے اذکا غصۂ اتنا نہیں سمجھتے لے گیا چین کے دل وہ بت پر فن کیا آدم سے باغ ظلم چٹا مجھے کو سے یار تجربہ دونوں کی جان بازیوں کا کردم قتل</p>	<p>کیونکر کوئی جئے گا جب یوں قباب ہوگا رہ گئے دیکھتے منہ شیخ و برہن کیا وہ ابتداءے عشق تھی یہ انتہا عشق امتحان غیر کا میرا میدان ہو جائے</p>
<p>صبا کا نجی مل فیروز آبادی موطن و گمنوی مسکن شاگرد مصفی در عین شباب درگزشت و دیوانے یادگار گزشت اور است ۷</p>	<p>افسوس وہ آرام عدم میں ہی نہ آیا مجھے آتا ہے تجھ پر ہم اوس قاتل کے کوچہ میں صبا مرزا راہ پر شکر تاتہ بہادر ولد راجہ رام ناتہ بہادر تلمیذ سعادت یاز خان رنگین این دو بیت از نتایج افکار است ۷</p>
<p>کیا پوچھتے ہو جو روستم مجھ سے یار کا ہوں میں صد تے ترے بہانے کے صبر ابو دیہا پر شاد کا یستہ باشندہ شاہ جہان آباد از منشی بسنت سنگ نشا و شاہ نصیر با ستفا وہ برداشت ۷</p>	<p>دیکھو نہ حال میرے دل بقیرار کا خوب ڈھب یاد میں نہ آنے کے پھنسنے نفس میں جواب موسم بہار آیا آپ سے مانگا تو پھر موقع تھا انکار کا ہم جانتے تھے عشق میں کچھ عروشان نہیں ہم جانتے تھے عشق میں کچھ عروشان نہیں</p>
<p>خزان کے روز تو رو رو کے باغین کا صبر کب دیتے تھے ہم اوس کا کلج بچان کو دل بازا میاں ہیں باعث نام آوری یہاں صدق شیخ محمد اشاعت علی خلف شیخ نواز شعلی کبیہہ از سکنا میرٹھہ بانٹھہ گرم تلمذ داشت اور است ۷</p>	<p>اے صدق ضعف سے مری آواز بند ہے میں کہان وہ کہان کہان جلسے اوس بدگمان کو وہم کہ مغرور ہو گیا چشم بد لگ گئی مفتہ تر کو بچہ</p>

صہریر محمد میرخان شنیدہ ام کہ یکے از ملائکہ میرامداد حسین صفیر بودہ زیادہ برین لگی
نیاستم

دعدہ وصل تو ہر روز ہوا کرتا ہے
آج دے ڈالئے اک بوسہ کرا دل کر کے
صہریر تخلص نواب صفیر علی خان ابن نواب محمد سعید خان بہادر مہم والی رامپور
عم عالمقدار نواب کلب علیخان بہادر نازروا سے حال رامپور سے گرامی برادرش
نواب محمد یوسف علیخان بہادر مغفور اور النفل حمایت پرورد فارسی خوب سیداند و خط
خوش می نگار و در فنون پہلگری مشاق است و در تصویر کشی شہرہ آفاق در عالم
سیر و سیاحت بر پری پیکرے فریقہ شد و شعر و سخن را ذریعہ اظہار در دل یافتہ
دل بشاعری بست منشی امیر احمد امیر کہ تلمیذ منشی مظفر علی اسیرت استاد دست
بہادرین زمانہ کہ تذکرہ بزم سخن زیر تدوین ست دیوان خود را کہ حاوی اصناف کلام
باشد فرستادہ است ہند سے ازان بطریق انتخاب نذر شایقین کلام کردہ میشود

سب جانتے ہیں عاشق تیرا چہا نہیں جان
ہر چند وہ خطا ہے صفیر ہی عذر لازم
وصف واعط سے تو ہم سنے ہیں حسن کا
کرتا ہوں وصف حسن تو کہتے ہیں ناز سے
میں لیکے مفت میں منت پذیر کیوں ہوتا
ہمراہ میرے چرچا ہوگا ضرور تیرا
چل تو معاف کر دے شاید تصویر تیرا
کون جانے ہوٹ ہے یا سچ ہی شہرہ دور کا
جو بن ہے ہمچہ نام خدا پر کہس کو کیا
جناب خضر کچھ آب بقا شراب نہما

کبھی پٹریوں سے جنوں میں ہم ہوئے خوفناک زطوق سے

سیر انکار چھکا دیا قدم شبات بڑا دوا
ایک میرے قتل نے دو بوجہ رکھے دو طرف
بڑی بات یہ ہے کہ قاصد کسی نے
ذرا بزم سے اوٹھ کے غلو تین سٹلو
تیرے سر پر خون میرے سر پر احسان کیا
لکھا ہے ہمیں خطا میں شنید اہمارا
خدا جانے کیا مدعا ہے کچکا

<p>نغان کو سنے مرے تو عبت بگڑتا ہے مین نے کہا جو اوسے کہ شکا پر مین ہو تصد چلنے کا ہے مقل مین مبارک ہو مگر ہے ابتدا سے محبت مجھے تمیز نہیں یہ لکے پھیر دیا ہے قاصد کو یا رخط ہاتھ پیلا کے پیٹتے تو لپٹ ہی جاتے کیا تکلف ہے جو دم بہرتے مین بھل تیرا گلے مین مرے ہاتھ وہ ڈال کر ایسا ہوں ایک گال کے بوسے جو چاہیے کوئی اتنا تو بتا دے کہ حسینان جہان وہ اور جواب میرے سوال کو نکالنا میر ماجم کشتہ فراق آج ہی بزم یار مین نہیں آتی ہے شرم سے باہر</p>	<p>مرا گلا ہے مرا منہ مری زبان صیاد آنکھ مین جھکا کے بولے کہ کس اعتبار پر اک ذرا اپنا پرایا تیغ قاتل دیکھا کہاں کلام کروں اور یہوں کہاں خاصوں لوں گا جو ایک مین وہ لکھیں گے ہزار خط سہل سی بات کو کرتا ہے دشوار کا بات جب ہے کہ سچا کھتے قاتل قاتل یہ کہتے ہیں صفدر منائے مین کس ناز سے وہ کہتے ہیں بس ارباب دہریز دل جو لیجاتے ہیں عشاق کا کیا کرتا ہے وہ بات کہہ کر آئے کسی کے خیال مین موت خزانہ مین آئی تھی بھول ہو بہا مین یہ دولہن ہے کہ آرزو دل مین</p>
<p>صبح جو اوسکے در پہ گئے ہم ہو کے خفا دربان نے کہا</p>	
<p>جوانی جا بچکی پیری ہی آئی</p>	<p>بھندے بھندے گھر کو سردار و آج کی صحبت عام نہیں</p>
<p>آکے دورا ہے مین پھنسے فکر ہے کس طرف چلیں</p>	<p>بسر آپ آگے قضا ہو اور مین ہوں</p>
<p>صفدر یہ آرزو ہے کہ تنہا جو دہ مین</p>	<p>زند تباتے مین کہ یوں کہتے ہیں پارسا کہ یوں</p>
<p>وہ توڑ کر چوڑ یوں کو اپنے یہ بولے میرے کفن مین رکھ کر</p>	<p>کچھ روچین کچھ گلہ کر مین کچھ گفتگو کر مین</p>
<p>کہ صحن محشر مین ڈھونڈ لیا کسی جگہ اس نشان سے رکھو</p>	

<p>بیچین کر رہا ہے کیا کیا دل و جگر کو وہ چلتے ہیں اور بھر کر جوش مٹی میں تو کھنڈر احباب نے کی میری سفارش تو وہ بولے خرابات جہان برباد ہو جائے تو ہو جائے شکوہ کا کچھ جواب دے نہ بن پڑا گھونگٹ اولٹ کے اوس نشہ پلصل ہیکھا دکا کر وہ تلوار کھتے ہیں مجھ سے کچھ تو دل کو خوشی ہو اسے صبیاد وہ آتے ہیں سر تربت تو ناز کتا ہے اغیار جو آ جائیں تو کچھ مجھ سے نہ کتا</p>	<p>ہر دم کسی کا کتنا جاتے ہیں بہتو لکڑی نہیں کچھ مال چوری کا چھپاؤں کین چھپو دشمن مرے کیا کرنے لگیں پیار کسکیو رہے ساقی سلامت خم کی خیر باد بخانہ گردنیں میری ڈال دیے سکر کے ہاتھ کچھ بک نہیں گئے مرے دشمن جیا کے ہاتھ خبر ہے تمہیں کیا ہوا چاہتا ہے جوٹ کس دے کہ اب رہائی ہے حضور خاک سے دامن ذرا اٹھائے ہوئے چپکے سے کمایوں مجھے سچا کہ کسی نے</p>
<p>صفا مرزا سعید الدین عرف نئے برادر و تربت یافتہ مرزا رحیم الدین حیا زاد بوشہر در ملی ست اور است ۵</p>	
<p>روز کے ظلم و ستم انصاف کر</p>	<p>چرخ اتنا دم کہاں انسان میں</p>
<p>صفا پیر شاہ بن رتن شاہ باشندہ در ملی از تلامذہ ذوق بودہ است ۵</p>	<p>چپ رہے خدا کے لئے ایچھرت ناصح</p>
<p>صفدر صفدر بیگ خلف حیدر بیگ ساکن قدیم کزناں خوش باش در ملی ۵</p>	<p>نہ اختیار تمہارا نہ اختیار اپنا</p>
<p>نہ تم سے ترک جفا اور نہ ہم سے ترک وفا</p>	<p>بند کرنا اور ہے اور سر پہرانا اور ہے</p>
<p>صفحہ نور خان ساکن میرٹھ از شاگردان میر حسین تسکین ۵</p>	<p>آپ خیر بچا ہے اپنا</p>
<p>صہولت قاسم علیخان بن کاظم علیخان حیران متوطن بنارس ۵</p>	<p>دہیان سوداگی کو نہیں سرکا</p>

ملنے ہو رقیبوں سے مرے گزین آئے اللہ تعالٰیٰ اپنی ہی فرست نہیں ملتی

ضاد و معجزہ

ضابطہ ہر علی غرض باش شاہجہان آباد طب نیکو میدانست ۷

یون تو ہر ایک سوزہ خلق سے پیش آتا ہے
 پر ہمیں سے نہ کسی اور نے کبھی پیار کی ہا
 ضامن حکیم محمد ضامن باشندہ اکبر آباد ملازم سرکار حیدر آباد بود و شاہ نصیر
 راضی گفتار غرض نمود اور راست ۷

نیکو کیا کیا وفا کے دعو ہیں
 کون اوٹھ کر گیا کہ تو ضامن
 حاضر ہیں دونوں چاہے سے چاہو اسکولو
 خیر کیے مجھے یقین آیا
 اتلک آپ میں نہیں آیا
 جان آپ کی ہر دل ہی مری جان ہر آپکا

ضیا میرضیا الدین دہلوی موطن عظیم آبادی سکن در ۱۲۹۵ داعی اجل رب البیک
 گفت اور راست ۷

صاف تھا جب تک تو ہم کو ہی جواب صاف تھا
 کل کی رسوائی تجھے کچھ یاد ہوائے تنگ خلق
 اب جو خط آنے لگا شاید کہ خط آنے لگا
 آج کو چہ میں ضیا تو اسکے پہر جانے لگا

ضیا شخصہ ولی الدنام اکبر آبادی گذشتہ جزاین قدرش ندانم ۷

رہیگی یون ہی اگر دل کو بقراری رات
 ضیعغم حافظ اکرام احمد ابن حافظ قطب الدین از سکنا را پور پشیر حشمت تخلص
 میکرد وراض و توانی نیک میدانست عمر در سیر و سیاحت بسر بردہ و رہزلیات و غیبتی
 و مرثیہ مہمان تخلص کردی و جمیع اصناف سخن تا در بود و سو داسے کیمیا گری در سر داشت
 در ۱۲۸۶ جہان و جہانیان را گزاشت ۷

آئی سحر نشان شب اصلا کہیں نہیں حور کے غم سے غلمان کے صد سے ضیغ	پیرا پکی گئی نہیں اب تک نہیں نہیں بعد مر دن ہی رہا ہکو نہ آرام سے کام
الطالع	
طالب ہانڈ طالب باشمہ را پور مرے مستند ذکی الطبع بودہ است پیر سے سینے کو شوق کیجے دل دلگیر کو اشک اُٹا ہے مرا ابر سے کد و جاگر	یہ بی دو جا کہ میں اور کیا کہا گیا میں تیر کو آبر و جاپ ہے تو ہنکمرے گھر سے برے
طالب الایچی رام ابن سونی رام از سکنا ر جلال آباد قوم بہمن و از علامہ عبد الغفور خان نساخ طبع تکلفہ دارد	
سخی سے شوم بھلا ہی کہ دی جواب شباب عم تو مرتے بہن ایک مدت سے	اجی تم اتنا تو فرماؤ آؤ گے کہ نہیں واہ جی تسکو کچھ خبر ہی نہیں
طیب حکیم محمد حسن خان ولد فتح خان فرخ آبادی موطن تلمیذ رشیدی گزنوی نقہ ہشتر ہی جہک جہک کے قدم لہنیا ہوا	تم تو دو ہاتھ قیامت سے ہی بڑھ کر نکلے
طیان مرزا احمد بیگ خان پور نواب عطار احمد خان از عائد دہلی مقیم کلکتہ از علامہ مرزا جان طیش بود در ۱۳۳۷ھ اور رحلت نمود اور است	
طرفین کی الفت سے تکمیل محبت ہو کیجے دل شوریدہ کو ہرگز نہ سیر مساتہ و فن تغیر وعدہ جانان میں سو سو بار ہوتا ہے	امکان نہیں بچا آگ ہاتھ سے تالی کا کہو بیگا زیر خاک ہی ورنہ مگر آرام کو کبھی اقرار ہوتا ہے کبھی انکار ہوتا ہے
طیش مرزا محمد اسماعیل المعروف بہ مرزا جان ابن مرزا یوسف بیگ از احفاد سید جلال الدین بخاری باشندہ قدیم دہلی مدتی برافت مرزا جہاندار شاہ	

ہے لکنو بسر بردہ و روزگار سے محبت نواب شمس الدولہ بہادر بہ ڈاکہ گردانیدہ در
سینکرت ہمارے کامل داشت و از خواجہ میر درد با استفادہ سخن پر وادخت کلیا آوار

ایسی کیا کی ہے دلاہنے بتو کی چوری	دیکھ کر بھکھو جو یہ آکھہ چور الیتے ہیں
فریادی قیس نہ فرما دکرین گے	ہم طرز جنون اور سی ایجاد کرینگے
رخ اپنے لہو سے تری دستار کرینگے	آخر کو ہم اکدن تیرے سر چڑھ کرینگے

طرب مولوی رحیم بخش نمبر شیخ نور محمد قادری متوطن تھانہ سمرقانات گزین
دہلی از عبد الکریم با استفادہ برداخت اور است ۵

مرغ دل شتاق ہو تیرے شرہ کی تیر کا	دل نہ توڑا چاہئے صیاد اس پنجر کا
قتل تو کرتا ہے جھک پر مین ہوں برگشتہ بخت	خون بہہ ہے منہ نہ پھر جائے تری تلوار کا
اے طرب عشق سے پرہیز ہے لازم جھکو	جان جائیگی کسی ثبوت پہ اگر دل آیا
آفت زدہ تھے اور بھی دنیا میں ایک	کیا خاک میں ہمیں کو ملا ناضر ورتا
ہیں ہاتھ میں سفاک کے پیٹھ و سناں	دو چار کے سر جائینگے دو چار کی خان آج
ہو اے شوق سے اوڑ کر چمن میں ہو بچینگے	نہیں سہی ہم اگر بال و پر نہیں رکھتے

طرز احمد حسین دہلوی تلخیص مرزا خدا بخش قیصر ۵

دل کو ترے ستانا جا مانہ منے ورنہ	زگر یہ بے اثر تھا ز نالہ نارساتا
----------------------------------	----------------------------------

طور محمد رضا پور مرزا اعظم بیگ لکنوی از تلامذہ برق دیوانے دار د ۵

عوض بوسہ کے ہمے گالیان ہیں یا کر حق	ذرا انصاف تو کیجئے نکالا کسے شر پہلے
-------------------------------------	--------------------------------------

الطاسی

ظالم ظالم سنگہ قوم بہمن دہلوی مسکن ہر دوزبان فارسی و رشتہ نیک میدانست ۵

دن تور و پٹ کے کٹے لیکن	ہجر کی شب پہاڑ آتی ہے
ظاہر رام پر ثناء و گھڑی از سکندر دہلی و از ملائذہ مرزا رحیم الدین ایجاد ہوئے است اور است ۵	
بچے دل اوس بت پیدا کرے کیا ظاہر ظاہر کر ایک بار بی جاوے تو یوں کہے صبا دتیرے ڈر سے ہوں خاموش مرنے یا	کر سادگی پر وہ عیار ہے زمانے کا آنا بچے پسند نہیں بار بار کا مین اور چین دیوے گڑی بہر فغان
ظاہر خواجہ محمد جہان باشنہ دہلی از ملائذہ مرزا منظر رحمہ	
اسے آہ اس قدر تو گرے اثر نہوتی	ممکن نہ تھا کہ اوسکے دل کو خبر نہوتی
قرائیت میرا ان اللہ اصلش از لاہور است از دیگر گوئی دوران بہ لکھنؤ توطن گزید	
وعدہ وصل تلک کیوں نہ بنے صد نوسو	مر کے ہم ایسے پشیمان ہیں کہ بی جانے ہر
ظہیر ابو ظفر سلج الدین محمد بہادر شاہ خلف الرشید سلطان جہان محمد اکبر شاہ بادشاہ دہلی در خطاطی دستہ بلند داشت و در سخن پایہ ارجمند گفتارش اگرچہ سادہ پرکار است اما ہمہ اش خاطر شکار است محاورہ گوئی از آن اوست و معاملہ نویسی زیر فرمان او سنگ گوئی از تہ نصیر و ذوق آموختہ و کثر ایام با غالب شوق این فن کردہ در رنگوں بہر نوہ مالکی در شش ماہ بنوا بگاہ عدم بر آسود چار دیوان از تہا سچ فکر بلند اوست	
بوسہ جو طلب کیا شب اویس ہا تھا پانی مین جو کل ٹوٹ گیا اراونکا صد آرزو سے وصال حیات نیم نفس جو کچھ وہ پہنچے تو ترک بانیو نہ اے قاصد گا لیان دستہ پیکے ابنہ ناکہ وزاری تو سنو واہ تم صبح کو جھلے آئے	بولادہ رشک ماہ کیا نوب اس قدر میرے گلے کے وہ ہو مار کہ بس نفس شماری داندو بے شمار درین تجھے خدا کی قسم کہیو تو ترقاں پڑاق اپنی سب کہ چکے توڑی سی ہماری تو سنو دن چڑھے کہہ کے دن ڈپے آئے

بتوں پر زار ہو کر ہم فدا ہو گئے تو ہونے دو کبھی آگئے وہ جو یان چلتے پھرتے جسلاجی نہ دل مفت لیسکر کسی کا	تہنیں بھر کیا گنہگار خدا ہو گئے تو ہونے دو تو دیکر ہو گئے گالیوں چلتے پھرتے کسا بھی تو مان اسے شکر کسی کا
ظہور مولوی ظہور علی ابن مولوی فتح علی ہریانوی خوش باش دہلی تلمیذ عبدالرحمن خان احسان و شاہ نصیر دوسن ایندھیت از دست ۵	
اسے انک مرے دیدہ نساک سے باہر ظہیر سید ظہیر الدین حسین عرف نواب مرزا ابن میر جلال الدین خوشنویس باشندہ دہلی در خطاطی استاد ابو طفر بادشاہ و در سخن شاگرد ذوق اورت	جاتا ہے کہ بر تو تو مراخت جگر ہے کچھ دماغ دل نہیں کہ دھما یا سجا بیگا حضرت سلامت آپ سے آیا سجا بیگا
ہے تیری تسلی مری صورت سے آشکار جانے کو خیر جائے اس بزم میں ظہیر ظہیر سید محمد جان ابن میر سچے ناظم از باشندگان دہلی سنگھوئی از والد مستند خود آموخت ۵	کچھ دماغ دل نہیں کہ دھما یا سجا بیگا حضرت سلامت آپ سے آیا سجا بیگا
یاں حرت ہو فنا و نکا تھا بریں ذکر اک دلر باکے کہنے پہ اتنی خفا ہو گئے	ہیںے فدا نخواستہ تلو کہا نہیں کچھ جنگجو کسا نہیں بد خو کسا نہیں
حرف العین	
عارف محمد عارف کشمیری الاصل دہلوی مولد تلمیذ نجم الدین آبر و پیشہ رفوگری میکرد دیوان رنجیتہ اور ایدگارست ۵	
اس بزمین بے ساقی و سبھی پیہنی ہے	ہر بوند کا کسا نا مجھے ہیر کی کنی ہے
عارف نواب زین العابدین خان پور نواب غلام حسین نان باشندہ دہلی	

سنگوئی از شاه نصیر و مرزا غالب آموخته در سلاطین با طایف در نور و بدگفتار
و چسب میسراید دیوانه ضخیم دارد ۵

که چلنا قتل کرتا ہے نہیں شمشیر زبان کا	کہا ہے آگنی اس میں ترے زقار کی تیزی
اچھا ہوا وہ حق میں مرے جو بڑا ہوا	رسوا ہوا تو اہل و فامین ہوا عزیز
ہیں حسین آب طرداری لیسلا کیجے	ہم تو دیوانے ہیں مجھ کو کی کہے جاوے گئے
پہرنا ہے آج تیغ وہ عریان کہے ہوئے	عارف بنا کہہ رہے یہ کس کے واسطے

عابد میر عابد علی ابن میر سیدی علی لکنوی شاگرد میر انان علی سحر و انیس ۵

کیا پوچھتے ہو خاک کہوں باجر اول	سٹی ہوا ہوا یا مال ہو گیا
آج پھر جاتے ہو اوس شوخ شنگا کچا پل	کل تو بائیکل قسم کمانی تھی تم نے عاجز
کرتے ہیں خجل مجھ کو مرے دیدہ تراور	رہتا ہوں تو ہنستے ہیں وہ کم ظرف مجھ کو

عاشق اقبال حسین ابن نور الدین متوطن دہلی تلمیذ مرزا نوشہ ۵

در ناس و ورین کوئی ہی کیا نہوا	رہا کچھ داغ و جگہ کا ہی ہو چسپان عاشق
دیتی ہے دم بہار کی آب و ہوا مجھے	تو بہ تو کر چکا ہوں مگر کچھ کچھ اندون

عاشقی آغا حسین قلی خان پسر آغا علی خان خراسانی الاصل مقیم لکنو بزرگان اور
در خاندان میوہ سرفرازی داشتند و خود ہم بر عمدہ ہاے جلیلہ امور و اندازہ تذکرہ
نشر عشق اور استیثاے از دوسے خوش آمد کہ بنگارش آوردم ۵

رو رو کے یہ کہتا ہے کہ کچھ کہ نہیں سکتا	جس کے مین پوچھوں ہوں مرزا عشق کا کیا
---	--------------------------------------

عاصی منشی املا حسین ابن سجان علی خان از ناسخ استفادہ سخن داشت
مین کس کس شکل و رو سیئہ صد چاک کلاؤن
رہا تھا ایک دل سو جل گیا خاک و کلاؤن

عاصی لالہ گنیشام راسے دہلوی تلمیذ نصیر دیوانے دار ہے	
آپ ہی ملک اپنی ابرو سے پر خم کو دیکھئے	تیغ و درم کو دیکھئے اور ہم کو دیکھئے
عالی مرزا عالی سخت بہادر ازاد لادشاہ عالم بادشاہ بامرزا معز الدین ثابت و	
عبدالرحمن خان احسان نسبت تلمذ درست داشت ہے	
آپ دم شمشیر کا کسے ہے بیان کر	پانی جو بہر آیا ہے لب زخم جگر میں
حاضر ہوا جو یار تو قسمت کا پیر دیکھ	معدوم وہ کمر ہوئی غائب دہن ہوا
عمر ملت سید عبدالولی ولد شاہ سعد اللہ سورنی اورنگ زیب بایشان	
اعتقاد داشتہ در جمیع علوم عربیہ فضیلت تام بہر سائیدہ سخن پاکیزہ می گفت	
دیوانے از دست ہے	
شکستہ گریہ واد اب نظر نگر مجھ پر	یہ ٹوٹے آئینہ میں منہ تری ملا دیکھ
تنہا جو میں جلاطرت دادی جنون	زنجیر پاؤں پڑے کمر سے ساتھ ہو گئی
عزیز بہکاری لالہ باشندہ دہلی تلمیذ میر درد بودہ است اور است ہے	
کرے نہ یار اگر دکو صاف کینے سے	عزیز موت بھلی پہر تو ایسے جلنے سے
بات اب امتحان پر آئی	قصہ کوتاہ جان پر آئی
عزیز نواب عبدالعزیز خان ابن نواب سعادت یار خان نیرہ حافظ الملک حجت خان	
رئیس بریلی امر و زلفضلہ بقید حیات است سخن شیریں می آرد ہے	
فرقت میں جان بھی نہ بدن سے نکل سکی	یہ سہل کام ضعف سے دشوار ہو گیا
نام رکبیں گے وہ ہم لینے اگر نام جفا	بات شکوہ کی کہیں گے تو شکایت ہو گی
عزیز راجہ یوسف علی خان مخاطب بہ اعتماد الدولہ ابن غلام رضا خان دہلوی مولانا	
ولکنوی مسکن علی اختلاف القولین تلمیذ محمد بخش شہید یا آتش بود اور است	
بعد رسوائیوں کے یار نے پوچھا تو کیا	ساری دنیا سے بڑا ہو کے میں اچھا بڑا

دین سوم مرتبہ ہو بہر ولایت ہیں	اور تو کچھ نہیں لہاں و نکو منشی تو بہر
عزیز مولوی محمد عبدالعزیز دہلوی خلیف الرشید حضرت صہبائی	
نہیں ہے رحم و مروت جو چہ میں خیر نہو	ذرا خدای کا کچھ تیرے دل میں ڈر ہوتا
تیرے نہ قابل کہ بلا واسطہ دیکھیں اسکو	بت بنائے ہیں یہ جلوہ ہیں دکھلائی کو
عزیز تخلص محمد عبدالعزیز ابن شیخ مخدوم بخش انصاری تاجیک الاصل و خیر آبادی	
موطن دہو پالی مسکن ستیرہ منشی عبدالکریم میر منشی ریاست و تلمیذ حضرت	
افتخار الشعر اشہیر ست دربار سی ہم سخن میگوید از دست	
وہ دلربا ہو تم کہ مجھے ساتھ دیکھ کر	حسرت سے لوگ کہتے ہیں بخت اس جو انکے ہیز
لو وہ یوسف تھا عزیز آیا	قسم اللہ کی منشی سے نہیں
عسکری عسکری احمد ابن مفتی نور احمد سہوانی ملازم ریاست بہو پالی تلمیذ	
منشی صبا	
سانس سہین جو رکنے لگی آتے جاتے	مین ٹکاوٹ کاتری اوکو اشار اچھا
عسکری محمد حسن برادر و تلمیذ نادر حسین ہاشمی ازباشندگان کا لپی بودہ	
مارے غصہ کے وہیں ہونٹ چباتا ہے وہ شوخ	
لب پہ دھوکے سے جو آجائے مرا نام کہیں	
عسکری نے لی جنون میں خانہ دلبر کی راہ	
ایسی مطالب کی نہ سوچے گی کسی ہشیار کو	
عشق شاہ رکن الدین عرف شاہ گنیشا معاصر سودا باشندہ دہلی قات	
عظیم آباد و رزید پوانے دارد	
کیا کیا جھانیں ظالم پہننے تری سی ہیں	لیکن شکایتوں سے لب آشنا نہیں ہیں
عشق حکیم عزت اللہ خان بن حکیم قدرت اللہ خان دہلوی با حکیم ثناء اللہ فر	

نسبت ملذذ داشتہ صاحب دیوانست ۵

دل بشمار تو بنے چورائے بین زلف یار
لیوینگے بال بال کا بچہ سے حساب ہم
عشرت میر غلام علی بریلوی سنگھ کوئی از مرزا علی اطف گرفتہ شنوی پداوت کہ از
عبرت باقیمانہ بود با تمام رسانیدہ دیوانے دارد ۵

غیر دینے ہنسا وہ جو مرے سامنے عسرت
کچھ بہن چلا دیکھ کے آنسو کل آئے
شب وصال میں دلیر قلوب ہی سے
سحر ہے دور مرزا نگ فق ابھی سے ہے
عشرت مرزا کلن بن مرزا حیدر شکوہ داماد و تلمیذ مرزا پیار سے رفعت و پارسا
ہم فکر میکرد ۵

قیس جنگل میں رہا کوہ میں فرما دریا
بے ٹھکانو نکاتما رہے ہی ٹھکانا ہوا
کشتے تو لوٹتے تھے پر قتلگہ میں قاتل
خنجر کو دیکھتا تھا اور اپنی آستین کو
عظمت میر عسرت اللہ ولد میر عسرت اللہ خان جذب بریلوی مولد و جہاں آبادی
سکن از مومن خان دہلوی کتاب سخن کردہ بیٹے از و دیدہ شد ۵

نام عظمت ہے نہ شوکت نہ شکوہ
کیا ہی اس نام سے گہرا تا ہوں
عیش حکیم آغا جان دہلوی ۵
مانا کہ ستم کرتے ہیں مشکوق مگر آپ
جو مجھ پر روا رکھتے ہیں ایسا نہیں کرتے
انشاء سے راز عشق کے باعث تمہیں تو ہو
سو بیجا بیان ہیں تمہارے حجاب میں

حرف الغین

غالب کرم الدولہ بہادر بیگ خان ابن نیاز بیگ خان تورانی الاصل
خوش باش دہلی تلمیذ ہدایت اللہ ہدایت در فارسی ہم فکر میکرد و بزم مشاعرہ

باہتمام تمام ہی آراستہ گویند کہ شب مشاعرہ سخنوران و تماشایان را بھمانی خواند
و ہنگامہ رقص و سرود می افروخت در سالہ بعد مآب و طبل جیل کوفت او دست

شب چھاتی سے لگ گزودہ ڈر کر
یا تلک رو کر اوسکو بھی رو لایا ہمنے

بھلی کے چکے کا ہے احسان
قصہ در دو غم اپنا جو سنا یا ہمنے

غالب مرزا نوشتہ اسد اللہ خان المخاطب بہ نجم الدولہ ویر الملک خلف الرشید
عبد اللہ بیگ خان اکبر آبادی مولد و دہلوی مشاعرے اینست کہ زبان رخیۃ از و کا
بالا گرفت و گفتار پاریسی پایہ والا اگر اور مجید سخن گویم بجا ست و اگر مجتہد فن جویم
روافر و ز شکر دو دمان فصاحت است و شمع سبتان بلاغت ستایش او
محتاج بیان نیست ہر کہ برہ از ادراک داشتہ باشد دانند کہ او کیست و گفتار شہ
چیت در پاریسی تصانیف متعددہ دارد در رخیۃ دیوانے گزاشتہ در ۱۲۸۵ھ
در گزشتہ اور است ۵

جو تری بزم سے نکلا سو پریشان نکلا
جسکی قسمت میں ہو عاشق کا گریبان ہو گیا
ایسی باتوں سے وہ کافر بگمان ہو گیا
اک تمنا شاہ ہوا گلہ نہوا
گر میں نے کی تھی تو بہ ساقی کو کیا سہوا تھا
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلاؤ کہ کیا
دے اور دل و نگو جو نہ جھکوں زبان اور
جلاؤ کو لیکن وہ کہے جائیں کہ ہاں اور
جوئے و نعمتہ کو اندوہ رہا کہتے ہیں

بوسے گل نالہ دل دو د چراغ محفل
حیف اوس چاگر کہ کیر سے کی قسمت غالب
لے تو لون سوتے میں اوسکے پاؤ نکا بوسہ مگر
جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو
میں اور بزم سے ہوں تشنہ کام آؤں
پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پڑا حق
پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے
یار بزدل وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں مری بات
ترا ہوں اس آواز پر ہر چند ہر اوڑھا ہے
اگلے وقتوں کے میں یہ لوگ انہیں کچھ نہ ہو

زہر ملتا ہے نہیں مجھ کو سنگ و ثمر نہ کیون گردش بدم سے گہرا نہ جائے دل	کیا قسم ہے ترے ملنے کی کہ کہا بھی سکوں انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں
دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں	
قاصد کے آتے آتے خطا کا اور لکھتے کیوں دل کو نیا زحمت دیدار کر چکے	روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستاے کیوں
ملتا ہے اگر نہیں آسان تو سہل ہے قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے	میں جانتا ہوں جو وہ لکھتے جواب میں دیکھا تو ہم میں طاقت دیدار بھی نہیں
صحبت میں غیر کی نہ پڑی ہو کہیں یہ ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے	دستوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں کچھ نہیں ہے تو عورت ہی سہی
زندگی میں تو وہ محض ہے اٹھتا دیر تھے گواہ تہ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم	دینے لگا ہے یو سہ بغیر التجا کے تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے
عافل منور خان ابن صلاحیت خان لکنوی تلمذ صحفی اختیارینود و بر فائیت فقیر خان گویا بہار بودیوانے ازان اوست	دیکھو اب مر گئے یہ کون اوٹھتا سوچے رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے
یاد گیسو میں او سجتا ہے سر شام مول دیدنی کار گاہ صنعت ہے	رات کیا آتی ہے اک سر پہ بلا آتی ہے بت ہے جو یا خدا کی قدرت ہے
غضنفر غضنفر علی خان پور غلام حسین خان کھور ارشد تلمیذ جرات باشندہ لکھنؤ خوش گفتہ است	
تا دم نزع نہ اوس شوخ کا در چوڑ و نگا نمکین میر عبد اللہ باشندہ دہلی ابن میر حسین سکین دریا پور غالب تہی کرد	آخر اک روز میں اپنا اوسے کر چوڑ و نگا
وہاںجا مد فون گشت سخن شایستہ میگفت اور است	

وہ خبر ہی جانکر اٹھی جبکو منکر مر گیا	ورنہ اک تیشہ سے ہوتا کام کیا فرما دیا
عکلمین مولوی عبدالقادر خان بہادر صدر الصدور مراد آباد باشندہ رامپور یکے از فضلہ ارگرا می و علمار نامی بودہ است بعض ارباب تذکرہ تخلص او قادر نگاشتنہ	اور است ۵
جوئے رہی نہ تو شیشہ جھکا کے ساتی نے	اکہا یہ زند و نسے لیجے سلام شیشہ کا
تو نے صیاد دنیا ظلم یہ ایجا دکیا	بال و پر توڑ نفس سے مجھے آزاد کیا
حرف الفاء	
فاخر منشی محمد فاخر حسین ابن منشی احتشام الدین از سخن سنجان سہ سواست و تمیز رشد فیہ شکوہ آبادی سخن شایستہ از معدن طبع می آرد گویند کہ جز بہ فن سخن یا کار و بار دیگر سرکار سے ندارد دیوانے فہم دارد و قانون شریعت محمدی رسالہ در رد بدعات محدثہ گرد آورده اوست اور است ۵	
الفت موے کرنے یہ کیا زار مجھے	پھر گئی گد میں اجل ڈھونڈ کے سو بار مجھے
تڑپنے کی کہانے اس میں طاقت آگنی فاخر	ازل سے طاقت قبیلہ نابے آب و دانہ ہے
بھولانہیں ہوں یاد میں صحبت کی گریبان	اب تک فرے زبان میں تمہاری زباں گلیہ
فاخر مرزا جھینگا دہلوی جزہ نقد بربر و نداد و اطلاع ندارد سخن شایستہ برکری نشانہ ۵	
دشت الفت میں خضر کا کیا کام	کوئی دیوانہ رہنا ہوتا
آغوش میں ہر اور این جرات نہیں آؤں	اس اختیار پر کیا بے اختیار میں ہم

جاتی رہی ہے بات مرے اختیار سے	آجاو تم وگرنہ مجھے گانہ مجھے دل ۛ
میر علی حسین خلیف سید نوروز علی لکنوی از محب علی طوبیٰ با ستفادہ پرداخت اور راست ۛ	فارغ
کیون ظلم کر رہا ہے صیا د بے زباں مجل جاتا تھا ابھی دیکھا تصویر پیش کی	آزاد کفر سے بلبل کو فصل گل ہے لاکین سے ہی جھکوشن ایست خوبرویوں سے
میر احمد علی خان ابن اعظم الدولہ میر محمد خان سرور از والد خویش دستگاہ این فن بدست آورد ۛ	فارغ
یاں شرم سے آئے نہیں اور اپنے گھر کے	خط لیکے جو اس سے نہ مرے نامہ بر آئے
فدا اندامین خان خلیف ضیاء الدین حسین خان لکنوی از میر منون و صفی فن سخن گوئی بہرسانید ۛ	فدا
ہاتھ تیرا کبھی اوٹا ہی نہیں	کیا کوئی سر جھکا کے ہووے ذلیل
فدا امام الدین خان باشندہ فرید آباد از تلامذہ مر تضرع علی خان فراق بود از دست	فدا
تو نہ بولا کرے فدا ہم سے	میں ہوں قربان اوسکے گنہگار
فدا شخص نشی فداحسین وکیل عدالت ججی و صد الصدوری ضلع علیگڑہ دیوان اور بدست آمد از خطبہ دیوان معلوم شد کہ یکچند اصلاح سخن از نواب مصطفیٰ خان بہادر مر جی شفیتہ تخلص گرفته است اما دیوان او بیچ لطف ندارد بر حسب ضابطہ یکدوشعرازان بر آوردہ نوشتہ می شود ۛ	فدا
یا داتی جو وفا تیری تو مضطر ہوتا ہے تعارض مجھے ہی حضرت سے وہ کہتے ہیں کہ چپہ جھکواس حجت سے نہ سنا کچھ بلند ہی بہ مراد و دگر ٹہرا ہے	بیوفائی تری ہجران میں مجھے کام آئی میں فدا فن عشق کے استاد جو کہنے کرار شوق وصل میں ترا ہونے میں آئی آسمان کہنے لگے میں جسے اہل تبخیم

فراق اکرام الدولہ مرزا حسین علیخان لکنوی ۵

آج ہی ہائے غضب تجھ سے نہ ملنا تھا

عید کا چاند محرم کا مہینا تھا

فراق حکیم ثناء اللہ خان دہلوی از میر درد استفادہ داشت اور است ۵

آنا کیہ چکیوں کا مجھ بے سبب نہیں

ہولے سے اوس نے یاد کیا ہوجہ نہیں

رہتا ہے عاشقوں کا زین ہجوم دیر

ہو جائیگا گداؤ کا بازار رفتہ رفتہ

فرحت شیخ فرحت اللہ اور راز النہری موطن فرخ آبادی مولد از شاگردان
سراج الدین علی خان آرزو بوده است در اسلام آباد تہی کرد در مرشد آباد
خواجگاہ ادست دیوانے دارد از انکار او نیست ۵

جو سحر عجیب ہے گلشن میں وہ خدا جانے

دہان یار نے غنچہ سے کیا سوال کیا

مرنے کے بعد مجھ پر کیا ستم نہونگے

دیکھیں گے غنچہ جھکواور ہائے ہم نہونگے

زندگی میں تو رہے صد دل غمناک پر

بعد میرے دیکھنے کیا ہو قیامت خاک پر

فروع محمد عمر سلطان ابن مرزا صابر از عمائد دہلی ست ۵

کوئی مر جائے درد فرقت سے

تم تو بیٹھے رہو فرغت سے

لیکے آتے ہوساتہ غیر و نگو

بار آیا میں اس عنایت سے

کیا ہو آپسے گو بیچ ہی وعدہ آنے کا

یہ سوچئے تو کہ جھکوکب اعتبار آیا

فسون مرزا سچلے ابن مرزا کریم بخش ندیسہ ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہ دہلی ۵

رگما دل کی جا بھنے پیکان تمہارا

یہ مہمان ہمارا وہ مہمان تمہارا

مرض عشق سے جان نہواہے فسون

مفت بیچارہ مصیبت میں گرفتار رہا

ہزار ہل نہیں سکتے پیراؤں کے کوچہ تک

پہنچ ہی جائیں اگر شوق رہنما ہو جا

کیوں دوست اوٹھالائے مجھے کوچہ سے اوسکے

گو جان پرستم تھا مگر آرام و مین تھا

فقان اشرف علی خان خلیفہ مرزا علی خان المعروف بکوکلتاش دہلوی موطن
عظیم آبادی سکس اعلیٰ تعلقان ندیم نسبت تلذذ درست کردہ در ۱۲۸۶ھ قضا
کرد دیوالے وار دے

تجملہ خدا نہ لاسے ہمارے ہزار پر وہ کیا ہوے تپاک وہ الفت گدہ گری درد جگر کسے ہے یہ بیمار کون ہے پہونچا میں اپنی داد کو فریاد کر چکا کفن ہوا نہیں میلہ ترے شہید و نکا زادہ کا کیا خدا ہے ہمارا خدا نہیں اے دل خدا کرے ترا خانہ خراب ہو	مکن نہیں کہ غیر ہووے رکاب میں آخر فغان وہی ہی او سے کیوں ہلا دیا میں مر گیا پر آہ نہ پوچھا فغان مجھے سہ کو فدا سے خنجر بیداد کر چکا ابھی مٹا نہیں دعوے ستم رسید و نکا کتاب ہے یہ بہشت میں مستو کئی جانین مجھ مبتلا کی چشم کما تک پر آب ہو
--	---

فقیہ میر حسن الدین باشندہ دہلی زبان درسی نیک سیدانست در عرض وقوافی نظیر نداشت اندرین فن رسائل چند برگاشت در شکار وقت مراجعت بیت اللہ بعد فراغ حج رفت ازین خاکدان برست این دو بیت اور است	ہے غرض دید سے یان کا قلم کلف بھینرا کم ہے آواز ترے کوچہ کے باخند و کی
--	--

فکر سی مرزا حسن دہلوی از احفاد شاہ عالم بادشاہ بیتہ از و پسند خاطر انتاد
شاید اے قاصد یہ باتین ہین ز بانی یار کی

جان سی آتی ہے کچھ مجھ میں تری تقریر سے	وکار میر حسین نیرۃ فقیر اللہ فقیر تلیند میر ممنون از سکنا ر دہلی بود بعضے اورا از تلامذہ مرزا غالب نگاشتہ اند والد علم اور است
--	---

دیکھ آئینہ کو اوس نے کیا اسلئے ٹکڑے	یعنی مجھے کس واسطے مجھ سا نظر آیا
-------------------------------------	-----------------------------------

فیض مولوی فیض الحسن ادیب سہارنپوری مقیم دہلی بر جمیع اصناف سخن قادر
 و از جملہ علوم و فنون ماہر زبان ریختہ و ریختی ہر دو رنگ میرا نہ سپاردی ہم کلمہ
 میفرماید شنوی روضہ فیض و تہمتہ فیض و تذکرہ صحابہ و شواہد خمسہ و غیرہ ذلک
 از تصنیفات اوست ۵

رباعی

سنے ہیں وہ ہر کسی کی ایسی رسی
 کاش او کی طبیعت ہی نہ توئی ایسی
 جھڑکی دم صبح ہے تو گالی ہر شام
 اور بیچ کا فقرہ تری ایسی تیسی
 عجب کچھ طور تھا شب فیض کا کیا جانے کیا تھا

کوئی وحشت سی وحشت ہی کوئی سودا سا لڑکھا

حرف القاف

قائم قیام الدین متوطن قصبہ چاندپور متعلقہ ضلع بجنور فروش باش دہلی از
 میر درد و سودا تلمذ داشت سخن شایستہ و گفتار سنجیدہ میگفت در سلسلہ ہجری
 آنجہانی شد تذکرہ شعر اور ریختہ و دیوانے دارد اور است ۵

تو ناچو کتبہ کوئی سہ جا غم ہر شیخ
 لے گیا خاک میں ہمراہ دل اینا قائم
 کچھ طرفہ مرض ہے زندگی ہی
 ناصح تو کہے ہے یوں کہ گویا
 کیا پوچھتے ہو موجب آزدگی یار
 کچھ قصر دل نہیں کہ بنا یا سنجائیگا
 شاید اس جنس کا یان کوئی خریدار نہ تھا
 اس سے جو کوئی چیا سومر کر
 ہے دل پہ کچھ اختیار میرا
 دل لے چکے مدت ہوئی اب جان طلبی ہے

عشق تو قائم نہوا آپ سے	اور ہی کچھ پیشہ کیا چاہئے
قائم آیا ہے پھر وہ بن ٹھن کر	دیکھیں کس کس سے اب بگڑتی ہے
قابل مرزا علی بخش از خاندان تیموریہ و تلامذہ ذوق بودہ است اور است	
تم جو کہتے ہو جاؤ تم بیان سے	ایسے جالنگے پر نہ آئیں گے
کہا تھا وہ ہی کہ جو تہا نصیب کا لکھا	بلا سے خط کا جواب ویش کچھ لکھا تو سی
قادر مرزا قادر شکوہ ابن مرزا عباس شکوہ نیرۃ شاہ عالم بادشاہ دہلوی موطن لکھنوی مسکن از تلامذہ ضمیر مرثیہ گو بود از دست	
ایسا میں سمجھتا تو نہ ملتا کبھی ناصح	دل مفت میں لیجا بیگا یہ سکھو یقین تھا
مرقد میں جو بنیاب تھا راہیہ حزن تھا	اک شور قیامت سا بیازیر زمین تھا
قادر سید قادر بخش ابن سید عبد الحقانی سنبلی موطن فرخ آبادی مسکن اور	
ہے وقت نزع وصل کی خاک آرزو کر	ہم آپ گم بہن یار کی کیا جستجو کریں
قاری علی احمد دہلوی قرأت قرآن خوب میدانست	
چہن ابرو نے خوب روک دیا	تہا میں کہنے کو مدعا اپنا
قاسم سید قاسم علی خان ابن سید حمید علی خان نمیسہ عطا حسین خان نجین لاہوری موطن لکھنوی مسکن در موسیقی دستگاہے داشت اور است	
بسر کن جو بیونسے زیست کر کے اوٹلیا تھا	ہزار افسوس یہ ہی کیا بشر تماکتنا پتہ تھا
قاسم حکیم قدرت اللہ خان باشندہ دہلی از معتقدان مولانا فخر الدین و از شاگردان پدایت اللہ خان ہدایت در علمہ قالب خاکی گزاشت دیوانے و تذکرہ ریختہ یادگار است	
گہر کے نکل جائیگا جی یوں ہی کسی روز	کچھ رہنے لگی اب ہمیں اکثر طیش دل
و کی نہ پوچھو کچھ کہ یہ ہمدم ازل ہے	آفت نصیب و قہر نصیب و بلا نصیب

قاصر مرزا بہر علی بیگ ابن مرزا رستم علی بیگ دہلوی تلمیذ ثناء اللہ فراق مصحفی
دیوانے دار دے

جرم خرد کا نہ قصیدہ سہین کچھ شیریں کچھ	موت لکھی تھی قری فرما تیرے ہاتھ سے
میرے آگے نہ کسی غیر کا تو دل رکھنا	سنگ اچھا نہیں شیشے کے مقابل رکھنا

قدرت مولوی قدرت اللہ رامپوری موطن باقیام الدین قایم تلمذ داشت
تذکرہ دار دے

انصاف بھی ضرور ہے یہ ظلم تا کجا	کتنوں کے جی تو جاتے رہے استغنائین
قدرت شاہ قدرت اللہ از خوشان مولانا عبد العزیز دہلوی بودہ است	وطنش دہلی بود اما در مرشد آباد اقامت داشت بامرزا منظر حرج و جعفر علی حسرت
نسبت تلمذ درست کردہ در شہداء بعدم آباد شتافت اور است	

ہوا ہے اوسکے گلو میں گرہ و ماعجاز	ترے لبوں نے مسحا سے کیا سوال کیا
شب ہجرا کی مصیبت کو کہوں کیا قدر	تن سے جان چھوٹے ہو اور جانے تن چھوٹے ہو
حسرت اے صبح چمن بے چمن چھوٹے ہے	مزدہ اے شام غریب کی وطن چھوٹے ہے
کل تو قدرت پائے خم رکھتے تھے تسبیح پیا	آج رہن جام سے یہ خر قدس الوسیح

قمر میر حسین تلمیذ رشید محمد نصیر رنج اور است
کیا ہے آنکھیں تہین لکین ذوق جراحت میں او دہرا

ہاے حسرت اوٹھتے اوٹھتے دست قاتل رہ گیا

قلق خواجہ اسد اللہ المخاطب باقتاب الدولہ ابن خواجہ بہادر حسین فراق
لکھنوی خواہر زادہ خواجہ وزیر دہم نسبت تلمذ باو سے داشت برکاب واجد علی
شاہ جگتہ رسید شتوی طلسم الفت اور است

اداسے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا	بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا
----------------------------------	------------------------------------

<p>ٹپک رہا ہے کئی دن سے آبلہ دل کا حذر کر آہ سے میری خدا سے ڈر صیاد عدو ہے جان ہے اوپر باغبان اور دھیر یاد بائیں بنائے لاکھ وہ شیخی بگھار کے ہم ستم ستمے ہیں گر ہو ستم ایجاد کوئی</p>	<p>آگنی خیر ہو کچھ کج رنگ بید ہے ابھی چین میں ہوں آنکھیں بند کر دینا قلعہ نصیب ہو کیا سیر باغ بے کھٹکے اپنے سوار قیب کی گلتی ہے وال کب او سپہ مرتے ہیں کرے تازہ جو بیدار کوئی</p>
<p>میر منو بیٹاب صاحب دیوانست ۷</p>	<p>میر منو بیٹاب صاحب دیوانست ۷</p>
<p>ٹھوکر لگائی کس نے کہ بیدار ہو گیا ویران نازک و مانعیاں یہ عالم ناتوانی کا ہنسکے ہوئے ہے قلعہ جھک کر امت شاید</p>	<p>غواب عدم میں چین سے سوتا تھا تو قلعہ دل مضطر کا حال دس بیان کیجے تو کیا کیجے میں نے اونے جو کہا دلیں نفا ہو مجھ سے</p>
<p>تلمذ داشت اور است ۷</p>	<p>تلمذ داشت اور است ۷</p>
<p>دیکھا تھا اوس نے کب کسی سبک کا اضطراب خلوت میں لیکن اوس سے نکڑا نہیں نہیں</p>	<p>بیجا نہیں ہے کچھ مرے قاتل کا اضطراب ظاہر میں جو تو چاہے سو حق میں قمر کے کہہ</p>
<p>قنا عمت مرزا غلام نصیر الدین ابن مرزا ولی الدین ابن شاہ عالم بادشاہ از شاگردان احسان و مرزا صابر دیوانے دارد ۷</p>	<p>قنا عمت مرزا غلام نصیر الدین ابن مرزا ولی الدین ابن شاہ عالم بادشاہ از شاگردان احسان و مرزا صابر دیوانے دارد ۷</p>
<p>غم ہی ہمارے واسطے غمخوار ہو گیا کہ ہے مسکی ہوئی چولی تباکی اب دیر کیا ہے تیر ہی تلوار کر چکے ہم اپنے ساتھ کوئی ہمسفر نہیں کہتے</p>	<p>کو یا غم فراق نے دل سے جہان کا غم گئے تیرے تم کہاں آئے کہاں سے بنوا چکے بھوین بس اشارہ سے کیجے قتل او مجھ کے تو ہی چلے غار دو قدم کہہ دینا</p>
<p>قیس مرزا احمد علی ابن مراد علی یا امدا علی و سب سے تضاد القولین مشہدی وطن</p>	<p>قیس مرزا احمد علی ابن مراد علی یا امدا علی و سب سے تضاد القولین مشہدی وطن</p>

لکھنوی مولد مخن بر جعفر علی حسرت عرض منیوا اور راست ۵	
نادان ابھی ہو پیارے جانے بلاتماری	کیا چیز ہے حجت اب تم سے کیا کہوں میں
قیس محمد عنایت اللہ و طش بہکم پورست وقتا و سکش کول از نشی نبی سخن حقیر باسفا	
پرداخت اور راست ۵	
لے کیا دلو ساتھ پیکار کج	تیر ہی اوسکا دلربا نکلا
حرف الکاف	
کاظم کاظم علی از شاگردان مومن و نصیر بودہ است در زندا و متعلق ضلع ججنور	
اقامت داشت اور راست ۵	
اے طفل اشک ہم تہجے آنکھو میں یوں کہیلا	اور تو ہمارے راز کو یوں بر ملا کرے
کامل مرزا ناصر الدین ابن مرزا ابو سعید ابن عالمگیر ثانی از عمائد دہلی بابر ادعزاد	
خود مرزا رحیم الدین حیا نسبت تلذ داشت اور راست ۵	
نوجو پر قید سے چھوڑا تو کیا چھوڑا ہمیں	تو ہی کہہ اس حال میں جاسین کہاں صبا دہم
کرم شیخ غلام ضامن متوطن کوتاہ خوش باش دہلی عمر بادر حیدر آباد ہنس بردہ	
در ہر دوزبان پاری و رنجیتہ فکر بلند دارد مومن دہلوی مصلح گفتار اوست در ہویا	
از جہان رفت از دست و نکوست ۵	
ہاتھ ہو دیگا مرا اور تراد امان ہوگا	چاک جب صبح تھیامت کا گریبان ہوگا
نظر سے گریلا ہوں کون تھامے	بجز مژگان بر گردیدہ جھکو
کلیم تخلص حضرت برادر بزرگ نامہ نگار سید نور احسن خان ترجمہ شریف ایشان در	
طور کلیم اوصح گلشن شمع انجمن تمامہ نگارش یافت و گفتار دلپست درختہ و پاریسی	

شان در انظار اندراج پذیرفت اینجا ہم تما و تبر کا گلی از چین و دانه از خرمن آب کے
از دریا سے روان و قطره از بارش باران اعنے شعرے چند از طور کلیم بشراف انزالی
این صحیفہ برآوردم و ہونہا ۵

کیا دہلوی ہے قصہ فریادین دل تو زند و نکے صاف ہو گین	فرق آتا ہے کسی کی یاد میں خطرہ آتا نہیں عبادت کا
اے جوش عیش جی نہیں لکنا کس طرح خوگر عیش نہون جان سے جانے والے	پیدا کین سے ناخن غم کی خراش کر کوئی باثر ار سے لے آوے و لانیوالے
لطف کا کوئی تو پہلو ہے کہ ہم جاتے ہیں ہو گیا آج سلمان کلیم خستہ	جی بٹھا دیتے ہیں محفل سے اوٹھائیوں ہکو اسکا تو یقین ہے نہیں پرکتے ہیں

کلیم میر محمد حسین معاصر سودا و میر باشندہ دہلی در پارسی ہم فکر میکہ اکثر رسائل
محی الدین ابن العربی بر خیتہ آورده طبع رسا و دین فلک پیدا داشت در طب ہم مهارت
کامل بہر سانیہ شنوی و دیوان از و یادگار است ۵

درازی شب بھران وزلف یار کلیم	مجھی سے پوچھ کہ کاٹی ہجرات آنکھوں میں
کوثر مرزا ممدی علی خان ابن قطب الدین خان لکنوی مسکن و دہلوی ہ وطن بعض ارباب تذکرہ مرزا ممدی نامش نگاشته اند و السد اعظم بہر حال از شیخ نسخ	

باستفادہ یر داخت اور است ۵

کیا ہی کشش ہے کوچہ دلبر کی خاک میں	بے دست و پا بھی ہووے تو شل صبا ہے
کوثر حکیم عابد علی خیر آبادی در طب دستگاہ بلند دارد و در سخن پایگاہ ارمند از منظر علی اسیر و امیر احمد استفادہ دارد و ز در لکھنؤ خدمت مولوی علی جی	

در تحصیل علوم دینیہ سرگرم است اور است ۵

نہ آئے ہو لکھنوی تم کہی میری عیادت کو	اسی رستہ سے اسے رشک سبھا پار لکھ
---------------------------------------	----------------------------------

ذرا دیکھو تو شوخی آئینہ کو ہاتھ میں لیکر	خود اپنے عکس سے بیرون وہ بیٹھ کر منہ چراتیے
کیف شیخ فضل احمد بن شیخ اکبر علی متوطن لکھنؤ از میر وزیر علی صبا کتاب سخن	کر رہ دیوانے دارد اور است
اک آہ سے تو میری بچپن ہو گئے تم	کہتے تو میرے دکھو کیا اضطراب ہوگا
ایسا نہ کہ میری طرح ہو فریفت	آئینہ دیکھتے گا ذرا دیکھ بہال کر
کاف پارسی	
گرم مرزا حیدر علی بیگ فرزند مرزا نیاز علی بیگ مولد شریلی از شاہ میر تلامذہ مصحفی	سخن شایستہ میگفت اور است
پہڑا تھا تو جوت کہ گلشن میں خرامان	کیا سرو وہی آگے ترے ناچار کھڑا تھا
سیل گریہ سے نہ ہوتا بہ کڑوب گئے	اس قدر روئے کہ ہمایون کھڑوب گئے
گمان نظر علی خان دہلوی مقیم فیض آباد شاگردا شرف علی خان نغان اور است	واسطے جسے سبھی جھک کر کہتے ہیں
گویا حسام الدولہ فقیر محمد خان بہادر ابن بلند خان از گرامی امرا سے لکھنؤ بودہ و	شیخ ناسخ و خواجہ وزیر مصلح گفتار و اہل سخن مدارا تھا میکرو و قدر دانی مینمودین
چند ابیات از دیوانش انتخاب زدہ اور است	
صندلی رنگ پیمیں مری گیا	درد کس کا یہاں مری گیا
تہا جو افتادگی شعرا پنا	نہ زمین سے اوٹھا غبار پنا
دل نہیں اوس بت کی الفت چوڑتا	نا سمجھہ کو لاکہ سمجھائے ہیں ہم
نہ مرے زخم پر کہو مرہم	میرے قاتل کی یہ نشانی ہر

مناجی شمع سوزان کی زبانی	آل عاشق و معشوق ہر ایک
گھر کنز الدولہ غور شید علی خان ولد محمد الدولہ از امر اسے لکھنؤ بود اور راست	
اوس بت کے کانٹے لگی پریم کا دل آؤ لگ جاؤ گھلے بس اب لڑائی ہو چکی	نالوں سے اپنے عرش تو جنبش میں لگ گیا جانتے ہیں ہم محبت آزما ہی ہو چکی
حرف اللام	
لطیف سید شمس الدین باشندہ سورت خوش باش لکھنؤ	
جو ہے دلسوز مرادہ ہے جلاتا ہے مجھے	ایسی الفت کو لگے آگ بڑھے چولہے میں
لطیف نشی عبدالحق فرزند نشی شرافت التذکرہ سکس از انکار راست	
کہا ہے تیری محبت میں میں کہاں آیا	عدم سے جانب ہستی میں خستہ جاں آیا
لطیف مرزا علی استر آبادی موطن و دیہوی نشا در اطراف عظیم آباد سکونت	
ورزیدہ مولف گلشن بیجار اور از تلامذہ میر تقی کا شتہ و صاحب تذکرہ سخن شعرا	
بابطال و تعلیق آن پر داخۃ و الداعیہ تذکرہ رنجیتہ گویان گرد آورده ادبست	
ورنہ دل تجھ سے کو دیا کیا کوئی دیوانہ بنا	ہو گئی زنجیر پا اپنی وہ زلف پر شکن
بیچ تو یہ تھسا بی دلدار نہ دیکھا نہ سنا	ایک دن حال دل زار نہ دیکھا نہ سنا
گواور طرح او کی ہو چولی مسک گئی	اپنا تو بد گمانی سے بس کام ہو گیا
حرف تسم	
ماہ مرزا عنایت علی بیگ برادر خوردم مرزا حاتم علی تہ تلید مستعد خواجہ حمید علی آتش	

دیوانے و داسوخت دارد امر و زو تحصیلدار ایٹھ باقتدار بسری بردا و راست ۵	
ہر روز دنیا وعدہ ہے ہر روز دنیا عذر	بن بن کے بگڑتا ہے مقدر کبھی دین سے
کانہو نیہ یان جنازہ ہی ملک عدم کی طرح	کو سون بڑا ہو ہے پیادہ سوار سے
ماہر مرزا جمعیت شاہ ابن مرزا زور آور سخت از اولاد شاہ عالم بادشاہ دہلی از مرزا صابر بالکتاب سخن پرداختہ اور راست ۵	
ہم ہی ضرور کعبہ کو چلتے پر اب تو شیخ	قسمت سے تنگہ ہی بن دیلر ہو گیا
ناصر کی بات سننے کا کس کو بیان دماغ	تیرا ہی ذکر تھا کہ میں ناچار ہو گیا
کینچ لے اے چارہ گر ہلو کچر دل سمیت	ورنہ مشکل ہی کھٹایا یوں تو اوسکے تیر کا
ہونا یا مال جو قسمت میں تھا اپنی تو کیوں	اتنے انداز و نہیں آئی تری رفتار پسند
ماہر کا شکوہ کیا ہوا دسے ہی بلا تو لو	کہنے کس کو آپ نہ اپنے گمان پہ کچھ
ماہر عالم علی ابن میر مودود بخش خان بہادر از حماید سہوان بودہ است سخن ہمزناوش می نمود گویند کہ جوان وجہ بود در عین شباب درگزشت ۵	
گلیوش بعد مرگ ہی اپنا مزار ہے	کیا لطف ہے کہ عین خزان میں بہار
مبتلا مردان علی خان ابن نواب محمد علیخان متوطن غازی پور باشندہ بنارس میں مہر سودا در ہر روز بان دیوان و تذکرہ دارد ۵	
شیشہ دل ٹپک دیا تو نے	سنگدل تھک کیا کیا تو نے
مہین مافظ غلام دستگیر فرزند و شاگرد حافظ قطب الدین مشیر از جاس سکونت او آگئی دست نداد این چند ابیات از خیالات اوست ۵	
وہ ادھر تے ہیں اور پاؤں ادھر تڑپا ہے	غیر کے جذبہ الفت کے اثر کو دیکھو
وہی اب تک ہے اون بوسوں کی لذت	لبوں پر پھیرتا ہوں میں زبان کو
محبذوب مرزا غلام حیدر بیگ پسر قینبا و لمیذ سودا اصلش از دہلی و خود در	

لکھنؤ آقا ست وریزید دیوانے داردا اور است ۵	
عداوت سے تمہاری کچھ لکھنؤ دے تو میں جانوں	
بھلا تم زہر دے دیکھو اثر ہو دے تو میں جانوں	
بس اب تیری تاثیر اسے آہ دیکھی	نہ آیا وہ کافر بہت راہ دیکھی
مجرع میر ہدی حسین فرزند میر حسین نگار دہلوی تلیند مرزا نوشہ غالب از	
نہوئے سے ترے سب کام بکڑے	
مجنون شخص معروف بنام درویش برہنہ اجداد اوزیک دو واسطہ سلام	
بیزیر فتنہ گویند کہ در کوسے و برزن برہنہ می گشت سخن با صلح میر تقی جی گفت	
اور است ۵	
بیٹھا تھا جھکود کچھ بھانے سے اوٹھ گیا	
محبت شیخ ولی اللہ وظیفہ یاب مرزا سلیمان شکوہ تربیت یافتہ سودا باشندہ	
دہلی در لکھنؤ رحلت کرد اور است ۵	
تو اور تری چاہ پوچھا کیا	صدقے ترے واہ پوچھا کیا
بڑہ کچھ تو ایک بوسہ پیار اور بھی	ہین ورنہ جنس لکے خریدار اور بھی
اور تو کیا کہوں اک آن جو ہم تک آو	نذر جی کرتے ہین ایجان جو ہم تک آو
محبت نواب محبت خان ابن حافظ الملک نواب رحمت خان از میر درد در دست	
استفادہ داشت بعد شہادت والد بزرگوار خویش از سریلی بہ لکھنؤ توطن گزیدہ	
در ۱۲۲۲ھ فوت شد اور است ۵	
آپ کچھ غیر و کو چھپ چھپ کے رقم کرتے تھے	یہ جو بھوٹ تو ہم ہاتھ فلم کرتے ہیں
محبوب محبوب خان قوال باشندہ دہلی در فن خویش مستعد بود	
خنجر بھی نہ سنبھلے جو دم قتل تو کئے	تقصیر ہماری ہے کہ قصیر تمہاری

محررون مولوی ظہور الدینی پیرزادہ سرہند درلواح گلکنہ بود و باش گزشت ازین
روایت از افکار اوست ۵

بیشتر غش بخش آیا اسی تمنایین	کہ اب چھر کئے کو ہمہ کوئی گلاب آیا
اب و صل کے نہ کور پر بستے ہیں وہ خاموش	اقرار تو کیسور ہے انکار بھی چھوڑا

محنت مرزا حسین علی بیگ دہلوی موطن ولکنوی نشا از ملائذہ جرات بودہ است
آمد نہ فصل گل کی نسیم سحر سنا
اوس بتانے جو غیر و نہ کیا لطف تو یارو
مر جاؤں گا قفس میں نہ ایسی خبر سنا
مجھ سے نکھو ہر خدا میں نہیں نشا

محترم خواجہ محترم علی خان از سکونت و رزان عظیم آباد است و تلمیذ شاہ گھسیٹا
عشق اور راست ۵

اے محترم اتنی اشکباری	کھل جائے ہے ابر ہی برس کر
-----------------------	---------------------------

محو نواب غلام حسن خان ابن نواب غلام حسین خان مسرور سخن بردوق و مرزا
نوشہ گذرانیدہ ۵

گہلے ہوئے پرتے ہیں اب بام پہ وہ ہی	اتنا تو ہوا ہے مرے نالوں کے اثر سے
انداز جنون کو نہا ہم میں نہیں مجنون	پر تیری طرح عشق کو رسوا نہیں کرتے
دل لگانے کا مزاد یکدہ لیا آخر کار	ہم نہ کہتے تھے کہ اسے محویشیاں ہوگا

محیر منشی احسان اللہ دہلوی خوش باش میرٹھہ باذوق دہلوی تلمذ داشت اور آ
یہ نہوگا کہ مرے قتل سے درگزر کیے
جو رقیبوں نے سکھایا ہے وہ کرگزر کیے

مصطفیٰ غلام سہدانی خلف ولی محمد قدیم باشندہ امر وہبہ ضلع مراد آباد بودہ است
زمانہ در شاہجہان آباد بسر بردہ در اواخر بہ لکنؤ توطن گزید و آدم و الیمین
دوری آن بلد نگزید عالمی ازوے استفادہ مار بود و جہانے ستفیض او بود
اوستاد مشہورست بر سہہ اصناف و انواع سخن ید طولی داشت در رسمیتہ فکر بلوغ

نصیب اولو دوہم دربارسی نگر می فرمود ہشت دیوان و دو تذکرہ ریختہ از نتائج انکار است
و دیوانے و تذکرہ بنیارسے یادگار است

<p>لے سکے کون یہاں نام شکبائی کا اپنی صورت سے خفا بیٹھے ہیں ہم ایک شب اور بھی جتھے ہے ہے اپنی چھاتی سے لگا رکھتی ہے دلو دیتا ہوں تسلی کہ سحر ہوتی ہے میں نہ سمجھوں تو بھلا کیا کوئی سمجھا تجھے تو نے ہاتھوں سے اگر منہ کو مرے بند کیا جستجو یہ بی نے اپنا تو کیا کام تمام اب پیش نہ جائیگی یہ انکار کی باتیں یہ سمجھ لیجو کہ ہمایوں کے گہر بیٹھے گئے ہم یاں ٹرپ کے مر گئے اک بات کہائے بے درد ابھی جی سے گزر جائیگا کوئی</p>	<p>عشوہ و ناز و ادا اسکے ہی کہتے ہیں چھپرٹ ہر دم نہ آئینہ دکھا یار کا صبح تک ہے وعدہ وصل تیری تصویر کو بیکر شیریں یہ شب بھر میں اوٹھ اوٹھ کے قلوٹے آکر صحفی سو نصیحت کا نہیں عاشق کو وقت غلوٹ وہ یہ کہتا ہے کہ میں کہہ دوں گا سننے پائے نہ وہیں سے ترے دشنام تمام قالبین تم آئے ہو مرے وصل کی شب ہے کہ کہ کے ہم زانو چسبوت کہ سر بیٹھ گئے تم وان گئے کسی کی ملاقات کر لے جانے کا نہ لے نام کہ مر جائے گا کوئی</p>
--	---

مضمطر داروغہ قیوم بخش خلف داروغہ حبیب اللہ از باشندگان خطہ سسوات
اصدار و عمدہ ماسے سحر زاز سرکارا لکریہ یافتند و خود ہم باتیار و اعزاز تمام سرورہ
الاز علم و فن نصیبے نادر از تسلیم سسوانی و مرزا محمد استفادہ داروغہ مرثیہ تحت الاغلا
نیکسا میخواند اور راست

<p>تتمائیں برائیں جی کی کلین جسرین ملکی مضمطر اسد اللہ فرزند شیخ فیض اللہ باشندہ پلکنہ علاقہ کول و بہرمان جابلو روزگار دار و اور راست</p>	<p>گلے کر لگے دم بھر اگر شیش تیر قائل کی روزگار دار و اور راست</p>
---	--

دیر چھوٹا تو حرم یاد آیا	ملی نصرت نہ جہین سائی سے
معروف نواب الہی بخش خان بن مرزا عارف خان برادر زادہ شرف الدولہ قاسم دہلوی بال نصیر دہلوی نسبت تلمذ درست کردہ در پائین عمر از دنیا و ما فیہا گسستہ بخدا پیوست و در سال ۱۲۸۱ ازین خاکدان رخت برست دیوانے گزاشت اور است ۵	اور تھے جہان سے ہم آتے ہی او کئے امیر معز تو اک و فابھی مجھے کہے کاش بعد ازین تھا شب وصل ہم احوال کہ ہر کشتی پر کیسی بے رحمی خدا نے او کئے جی ہن ڈال دی ہو گئے تم تو مرے دشمن حسان
غرض کہ ختم ہے بس اس سے اب سو تعظیم مقدور کیا کہ کوئی سچے بے وفا کہے چونکہ بڑا اتسا کہ ایکے تو مقرر آیا بات روئے کی مری سکر ہنسی ہن ڈال دی ایسی بین دوستی سے در گذرا	مقبول منشی مقبول احمد بن منشی خدا بخش مراد آبادی منشی روبرجاری والدہ راجد مانہ نگار گفتار پختہ و سخن تنگ گفتہ میگوید از خیالات اوست ۵
داسن صحرائے او بچھا چاہتے تم تو کہتے تھے پارسا ین ہر سہم مقبول رات اپنا توجی ہی نکل گیا دیکھا کوئی حسین کہ زمین پر چل گیا	اپنے داسن کے تولتے لے چکے آئے کیوں میکدہ میں اے مقبول لشکر دیکھ بہال کے نالے کیا کرو تنگ آگیا ہوں اس دل صورت پرست
مقصود مقصود بیک باشندہ لکنؤ بیٹے از و دیدہ شد ۵	
بوسہ وہ شے ہے کہ دو نو لکھوڑا لٹا ہے	بوسہ لینے سے خطا ہوتے ہو کیوں منہ پر
ممنون فخر الشعر امیر نظام الدین خلیف ملک الشعر امیر قمر الدین منت سونی بیتی موطن و دہلوی مولد و لکنؤی نشانہ بر صمد الصدوری اجیرا مور ماندہ سخن دلادینا و مر جارا سز و در سال ۱۲۸۱ قالم تہی کرد شاعر شیرین زبان ہند تارخ سال وفات اوست دیوانے دارو	

<p>جھکا کے آنکھ سب کیا ہے مسکرانے کا اگر خیال ہے تلوار آ زمانے کا یاں گنہ سے ہی زیادہ پسر اتنا بیکار کچھ وہ جو بول اوٹھا تو کیا جواب آیا نہ وان خواب آئی کی زبان شیوہ تقاضا کا تختہ تباہ تو مر سے دامان کا ہو چکا آج اوس شوخ سے لڑ لیجے دل کو لیکے نوا</p>	<p>گمان نہ تجھ پر کروں کیونکہ دل چرائے کا یہ سینہ ہے یہ جگر ہے یہ دل ہے لہلہ لے لیا بوسہ تو دین کیا کیا نہ اوسے گالیان خچر کو اسکے آگے تھالان خوشی دہانی اتنی وہ جو دھڑپن فنا کس طرح ہو دینگے اے فوج چاک اب سر تاراج کس لئے دلیں جو جو بنے نکالیں وہ ذرا بولکے نوا</p>
<p>عظیم سید اسماعیل حسین بن مفتی احمد حسین شکرزادہ شندکان شکوہ آباد رشتہ گنہگار باستفادہ سخن پر داختر تہا در سرکار رامپور باعزیز سرمد و اندرین قرب در ۹۸۱ ہما شجاعان باجل سپرد دیوانہا دار سخن شایستہ میگفت از دست ۵</p>	
<p>تو سوچتا ہے خدا جانے میں کہ ہر آیا آج میں شہر خوشان میں کیسے یاد آیا کچھ سنوں میں ہی تو ایل تلجے کیا یاد آیا منہ بگاڑا جو کسی سامنے ہزار آیا لے لینگے آج آنکھیں تری نامہ بر سے ہم آگے بڑھے رہے ہیں چراغ سحر سے ہم گھٹ جائیں اور بال بھراؤنگی کس سے ہم اوس ایکدم کی تاک میں ہیں عمر بھر سے ہم حیران ہیں کہ آپ میں آئیں کہ ہر سے ہم خس خانہ میں ہی دل اٹھنا نہیں کٹے</p>	<p>جو میرے دل میں ترا دیہان ہو کر آیا بچکیاں بات ہی کرتے نہیں جیتیں ہم نزع لیچا جان کو دم دیکے کہ ہر خیر تو ہے تاکوئی رویتے تصویر کو ہی چو نہ سکے گھر بیٹھے دیکھ لینگے پرانی نظر سے ہم کب کی ہو جو سے شب وصل میں کی اے ضعف ہنسری جو نزاکت کو ہو گران سنے ہیں ہوتے ہیں وہ دم ذبح بھجواب ہیں بخودی میں ضیق راہیں مرگی ہون گرمی میں جلانے کے لئے دیتے ہیں چھٹے</p>
<p>موسن شمع بزم سخن و ان حکیم مومن خان خلف الرشید حکیم غلام نبی خان دہلوی نژاد</p>	

و جان اوستاد دست عالمے از نخل وجودش نمره ما بدامن مدعا آورد و انا دانند که یائے نخبه
از پستی باوج رسانده اوست زبانش سحر سامری می نماید و بیانش گره دل بستگی
می کشاید غزلیات اولاً جواب ست و ثنویات او سغز انتخاب علاوه این فن در طب
دستگاه وافر داشت و از پارسی بهره متطاف و با اینهمه برخلاف طایفه شعرا که بیشتر
مشرب از او گلی و راستگی پسندیده اند عقیده مقبول گیش خود کرده و بر جاده مستقیم
سنت پائے عقیدت انشوده جزاه الله خیر عنی و عن سایر المسلمین چندے ارشاد
نصیه مشورت سخن پرداخته در ۱۲۸۸ غنچه حیا نش افسرده گشت از ماتم مومن خان
رسال و فانش برمی آید تصایر و دیوان و ثنویات دارد و راست ۵

اولن سیم پر لوش کونہ دیکھے کوئی خدا کی یاد دلاتے تھے نزع میں احباب نالہ اکدم مین اوڑا ڈالے دیوین اونے بد خو کا کرم ہی ستم جان ہوگا بات کرنے سے رقیبوں کے ابھی ٹوٹ گیا کس دن تھی اسکے دل میں محبت جانین شوخ بازاری تھی شیرین بھی مگر روز جزا جو قاتل دیکھو خطاب تما بیخود تھے غش تھے محو تھے دنیا کا غم تما واعظ بتوں کو خلد میں لیجا بیٹکے کہین شوخ کہتا ہے بے حیا جانا ہے جلوہ زیر نور نظر گر دراہ میں ناصح کہاں تلک تری باتیں اٹھا سکوں	مجھ کو میری شرم نے رسوا کیا ہزار شکر کہ وہ شوخ بد گمان نہوا چرخ کیا اور چرخ کی بنیا د کیا میں تو میں غیر بھی دل کیے پشیمان ہوگا دل ہی شاید اسی بد عمد کا پیمان ہوگا سچ ہے کہ تو وعدے سے خفا ہے سب ہوا ورنہ فرق خسرو و فرما د کیا میرا سوال ہی مرے خون کا جواب تما جینا وصال میں بھی تو مرنے سے کم تما ہے وعدہ کافروں سے عذاب الیم کا دیکھو دشمن نے تم کو کیا جانا آنکھیں ہیں کسکی فرش تری جلوہ گاہ میں سچ ہے کہ مجھ کو طاقت جو رستم نہیں
---	--

<p>مرگ سے تھی زندگی کی آس جو جاتی رہی میر گلشنی سے پھین گھونٹتے تھے وہ خوشخ زینک غیر کی ہی بکھو ہو گئی مانگا کر نیک اب سے دعا سحر یار کی عدو کے وہم سے کٹنا ہوں بزمِ غیر میں وہ آئے ہیں پشیمان لاشیں پر اب</p>	<p>کیون مری حالت شوخ و غیر اچھا ہو گیا کیا سوچ کر قیب خوش آیا خفا گیا اب اور کچھ نہ کالے آزار کی طرح آخر تو دشمنی سے اثر کو دعا کے ساتھ نہیں ہوا اور کچھ یوں آپ جو چاہیں گمان بچے اسے زندگی لاؤں کہاں سے</p>
<p>میسر میر محمد تقی خلیف میر عبد اللہ خواہر زادہ و فلیند سراج الدین علی خان آرزو باد اکبر آباد بود آخر الامر بتقرر و طیفہ کہ از سر کار لکھنوی یافت بہ لکھنؤ سکونت و رزیداد مسلم الثبوت بودہ است کہ از روئے انحرافی نیت خسرو اقلیم سنخوری و سنخندانی است و سوجد الفاط و معانی چمن آرای گلشن سخن ست و بہار افزائے گلبن فن در جمیع صنائع سخن جز بہ قصیدہ قادر بود علی الخصوص در مثنویات و غزلیات نظیرے نہ داشت انحقہ در ۲۵ آہمانے شد کلیاتے شملہ مثنویات و دیوان و تذکرہ شعرا و قصاید از روئے</p>	<p>یادگار ماندہ اور است</p>
<p>شکست رفیع نصیبونے ہے ولے ای میر ہم تو آگے ہی مر رہے ہیں میر بوے گل اور رنگ گل اللہ ہی اللہ الحسیم تمناے دیں کے لئے جان دے پان لیتا تو جا فقیر وں کے رقعہ ہمیں جو آئے ہے سو تیر میں بند چلانہ اوٹھ کے وہیں چپکے چپکے پھر تو میر خوش نہ آئی تمہاری چال ہمیں</p>	<p>مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا تیج کینچے پھر ہے ہی یا رب لیک بقدر اک نگاہ دیکھئے تو زنا نہیں سلیقہ ہمارا تو مشہور ہے برگ سبز ست تھہ در پش کیا دیجئے جواب اجل کے پیام کا ابھی تو اسکی گلی سے پکار لایا ہوں یوں نہ کرنا تہا پا مال ہمیں</p>

نامزدانہ زبیت کرتا تھا دم آخر ہی کیا نہ آتا تھا	میر کی وضع یاد ہے ہکو اور بھی وقت تھے بہانہ کے
حرف النون	
ناور سید نجم الدین حسین ابن سید قمر الدین متوطن میننگہ مقیم ٹالگنج دربار سی ہم فکرمیکردطب وریل فیکو میداست از دست ۵	
ضبط کر گستاہوں آہو نکودل غناکین جو نیند آگئی تلو تو مان سمجھ لون گا	ور نہ اس چرخ شکر کو ملا دوں خاکین نین نینن یہ تمہاری مجھے پسند نہیں
ناسخ شیخ امام بخش ابن شیخ خدا بخش تاجر لاہوری از گرامی مخموران و نامی فاضیہ سبحان الہو بپودہ است آوردہ اند کہ از محمد عیسیٰ ثنما اصلاح میگرفت باز اسخارف ور زید و خود مصلح گفتار دیگران گردید از حق گزشتن نباید و حرف راستی گزشتن نہ شاید روشنی کہ او ترا شنیدہ نقشہ کہ بر صفحہ ایجاد شنیدہ بر غایت رسائی دہن او دال است شک نیست کہ ناسخ بطرز خویش شاعر ممتاز بودہ است مضامین بلند می یابد و الفاظ دلپسندی آرد و قصہ مخمور در ۱۲۵۳ طائر روح او پرواز کردہ کلیات دار داد و راست ۵	
یہ ساعد و کھاپے اور سکے عالم کہ جسے دیکھا ہو وہ بیدم	
نیام تیغ قضاے مبرم لقب ہے فانی کی آستین کا	
دے دو پٹہ تو اپنا مل کا بس میں ہوتا نہ پرے میں کبھی کا ناسخ تجہ سے انصاف تو کر پٹ نہ سکا ایک قریب	نا تو ان ہوں کہن بھی ہو ہکا آہ میرا مے قابو میں اگر دل ہوتا میں نے کیونکر تری الفت میں نہ مانا چھوٹا

<p>ہو چکی ہوگی ہزاروں بار صبح نہیں اپنے میں ہر دم جو بے یگانہ میں بزم میں باہم ہجوم ذرہ و پروانہ ہے آنی خجستہ سفاک آبدار نہ ہو کیا آئین ہم قریب تری انجن میں ہے بستی کی طرٹ منہ نکبے کوئی عدم محاسب سے راہ پوچھی خانہ خار کی وصل کی شب اور کوئی دم رہا اسے اجل تیرا قدم مجھ کو مبارک ہو</p>	<p>یہ بیان کہ شبِ فرقت میں ہوش عشق میں رہنے پسایا تو ہوا غیر کو رنج کونسا خورشید کج اپنا چراغ خانہ ہے دمِ اخیر تو کروں نظارہ جی بھر کر فرقت قبول رشک کے صدمہ نہیں قبول دو چار حزمین بہو بچیں اگر اور بھی ہے شوق سے نہ کر دیا اس درجہ مجھ کو پلاس اسے موزن کر دے جالے اذان میرے لاشہ کے وہ ہمراہ کھٹک ہو</p>
---	---

ناظم نواب یوسف علی خان بہادر والی ریاست رامپور ابن نواب محمد سعید خان
 بہادر در علم عربیہ و فارسیہ و عل معتد بہداشت در سخن از مرزا نوشہ استفادہ برداشت
 گفتار عاشقانہ میگفت دیوانے دارد از دست

<p>آوارہ منازل دیر و حرم ہوا ہوتے ہم اور ہمیں بات کا یا را ہوتا عدو کیواسیٹے جو غم ہمیں پسند ہوا ہے دامن اور حبیبین رشتہ قریب کا کشتی مری اکیلی تھی کہ دریا ٹر گیا لوگ کہتے ہیں شکر مجھ کو ذرا ہماری طرف سے بھی پیار کر لینا چڑھ گئے تھے ہم اگر زوہ تو مارا ہوتا یوں بری کہنے میں مانا تری تحقیر نہیں</p>	<p>جس نے نہ آپ میں تجھے پایا وہ درد مند یہ خوشی کیا ہے کہ ہے ذکر ہمارا ہوتا لکھا ہوا وہ ہماری ہی سرنوشت کا تھا تا دامن آکے چاک گریبان نے دم لیا کیا میرے کام سے ہے روانی کو دشمنی پھر نہ کہنے کا سنا کر مجھ کو چلے ہو درشت کو مجنون اگر ملے ناظم دل سے ایجان کے دشمن نہ اوارا ہوتا آدمیت نہیں تجھ میں یہ عدو کی ہر ضرر</p>
---	--

و ان جاگتے ہیں غیر کے وہ انتظار میں	میں جانتا ہوں میری نغائے اور سچی نیند
نامی مبارز الدولہ نواب مرزا حامد الدین حیدر خان خلف مرزا محمد غیاث از عمائد دہلی و از خواہین بادشاہ لکھنؤ بودہ بامیر سخن خلیق تلمذ داشت دریا بان عجم شعر و سخن را ترک گفتہ از خیالات اوست ۵	
اگر ان چاہنے والوں کا پتھر کا طبع ہے کیا بیان تم سے کروں پس کہ سخن کی سوزن جان جانی کو بھی عاشق کے نجا دیا کرتا	امید دل ہی دس سنگدل سے سخت بجا ہے قتل کے دم بھی دیکھ نہ تامل سے کہا دم شناسی میں مجھے چوڑے کے جا دیا کرتا
نشا محمد امان بن سعادت اللہ معارف شاہدہ دہلی از ملازہ شاہ حاتم دیوانے دار	
غیر دروازہ پہ پٹھاراہ ہی بختار ما ایسے ایسے آگے جھکے ہو چکے ہیں بار ما کر دے تھکا تھکا کے یوں ہی ہیکو لا جواب اے ساکنان مسکدہ یہ دور اور ہے صاحب کی وضع اور مرا طور اور ہے	شکوہ کو ٹھہری کوٹھے گھر ہمارے آ رہا ہم سے لڑنے دوا نہیں کوئی ہو لودریا سوبات پوچھئے تو ندے ایک کا جواب گردش کا اوس نگاہ کی اب طور اور ہے صورت موافقت کی کہی ہو جہتی نہیں
سیحہ اصغر علیخان خلف نواب آغا علیخان متوطن دہلی مقیم لکھنؤ از موسن دہلوی بمشورت سخن پر داختہ سخن شایستہ و سنجیدہ می فرمود در ذیل ۲۸ غنچہ حیاتش انسر و دیو کا لڈا	
میرا سا ابو حال ہوا روزگار کا دیکھو یہی اچا ہے کہ میں کہہ نہیں سکتا آنکھوں میں نہان تھا کوئی دامن چھپا کس لئے تکلیف کی پرتاپ فرمائینگے کیا آنسو نہ مرے پونچھو روئے دوجی بہر کے یہ یاد رہے ہیکو بہت یاد کر دے گے	جب دیکھے قرار نہیں ایک شکل پر سہمیرا نہ لکھو کہ ہو جائینگے لب بند انشائے محبت کا جو تھا خوف تو ہر لشک دے قسمت کہہ ہی ہیں و در ہی دیکھ کر ارمان کل جائیں کہہ عاشق مضطر کے جب اور کسی پر کوئی پیدا کر دے گے

سفر ہے دشوار خواب کب تک بہت بڑی منزل عدم ہے	
نسیم جاگو کمر کو باندھو اوٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے	
کہا میں نے تنہائی ہے بات سن لو	کہا اپنے کے مسکو تو سودا ہوا ہے
نسیم محمد یعقوب خلف حافظ غلام احمد نکلت از ملائذہ عبد الکریم سوز ۵	
نہ اوٹھاؤ نسیم کو در سے	جانو خاکسار ہے اپنا
کوئی نہ جیتی پہ اس طرح کہ سدا	اک نہ اک بات پر لڑائی ہر
نصیر شاہ نصیر الدین عرف میان کلوان شاہ غریب اللہ باشتندہ دہلی تلمیذ میر محمدری مائل از استادان گرامی بودہ است مضامین عالی می آورد در حدیث آباد دکن ذرات یافت دیوانے گزاشت اور است ۵	
جینے کے لئے جنبش لب کا تری کشتہ	سنت کش اعجاز سیجا نہیں ہوتا
نہ سمجھو کہ آغاز خط عارضی ہے	خدا اجانے کیا اسکا انتخاب ہوگا
نطق منشی مقصود احمد کاکوروی موطن ستیا پوری سکن تلمیذ رشید محمد رضا صبر اکثر از گفتارش لطفہا برداشتہ دو دیوان دارد بروش خود سخن شایستہ میگذازد اور است	
سینہ میں حسرتوں سے جگمگہ ایسی بھرئی	امید کشش میں پڑی دیکھے مرگئی
نہ فلتین کہیں اسے سوزن رفو دینا	پچھٹے میں زخم جگر کے نہ پاؤں تو دینا
کیوں دیکھ کر سینوں کو نیت بدل سجا	اسے شیخ جی بشر ہیں فرشتے نہیں ہیں ہم
رکتمے تیغ کہوں اسے بت بیداگر کمر	بھٹتا ہے ابو خون شہیدان کمر کمر
ضد ہو تو سو فریب سے لے آؤں راہ پر	اسکو میں کیا کروں کہ ادھر دہیان ہی یز
غیر مجھ پر ہیں وار کرنے کو	آپ ہیں مار مار کرنے کو
ہر بار او بچتے ہیں مری آہ رسا سے	ایسے وہ لڑاکا ہیں کہ لڑتے ہیں ہوسے
بولا وہ دم مذکورہ رحلت عاشق	بدنام کیا مجھ کو موائی تھما سے

<p>بوسہ دے ڈالنے ہر دم کا تقاضا جاسے آپ ہی نباہ دیجئے میں بیو فاسی بیدا و جھیلی ناز اوٹھائے جفا سی سمجھیں گے ہم ملے تو جو انی کدہر گئی</p>	<p>جی میں اوس شوخ کباب کاش ہی آج اچھے رہیں حضور ہی بند ابرا سی رکھ لی خدا نے شرم محبت نباہ دی بدنام مفت سارے زمانے میں گئی</p>
<p>نوا ظہور اللہ خان ابن مولوی دلیل اللہ از اکابر بدایون بودہ است عمر مادر سیاحت ماندہ در پارس زمانہا بسر بردہ از شعرا اہل زبان خطاب ملک الشعراء یافتہ از بقار اللہ تقا استفادہ داشت دیوانے گزاشت بیشتر پاری گفتار و تلف گشتہ بر خستہ ہم نکر بلند داشت اور است ۵</p>	
<p>آئی خیر کیجو نامہ بر کچھ شست آتا ہے شور نالہ سے مرے ہر شخص شب بیدار ہے ادب نڈائشہ دشمن او دہراؤنے نہیں پڑوی</p>	<p>تھکا ہے منزل کو کیا پیام یاس لاتا ہے ہے گر قناری سے میری سارے عالم کی نجات رہی ہے رات توڑی دل پر مضطر دیکھ گیا</p>
<p>نواب مخلص حضرت والد ماجد نامہ نگار نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادرست کہ ذات ملکوتی صفات آنحضرت مستغنی عن الاوصاف والمداہج کرمہ ترجمہ حائلہ حضرت ایشان در شمع انجمن و نگارستان سخن بہ بسط تمام محنت نگاشت تا و بندہ ہم اندکے از ان در صبح گلشن بر طبق عرض گزاشت درینجا ضرورت اعادہ بنود آداب را ذائقہ این نعمت چشانیدن و ہمزبانان خودارباب رنجتہ را آب در دہن گردانیدن خوش نمیدیشیدم لہذا نقش مختصر بر لوح گزارش کشیدم و ہو بذرا حضرت گرامی مرتبت در ۱۲۷۸ ہجری قمری نوزدہم جمادی الاول روز یکشنبہ از غلو تلمذہ عدم بزرگاہ وجود پاک گزشتند در ظل شفقت والد خویش سیدی و مولائی سید اولاد حسن رحمۃ اللہ علیہ در تہذیب نشو و نما یافتند و سلسلہ نسب حضرت ایشان بطرق صحیح بہ سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہان گشت میرسد حضرت ایشان بعد فراغ تحصیل علوم متداولہ و استحصا الی سناد</p>	

کتاب وسنت از علما و مشاہیر زمان ہجو صدر الافاضل والاقران مفتی محمد صدر الدین
خان بہادر و محدث یگانہ مولانا شیخ حسین بن محسن الانصاری قاضی حدیدہ و مولانا
محمد یعقوب برادر مولانا محمد اسحاق محدث دہلوی و شیخ معمر مولانا عبدالحق بنو تخی رحمہم اللہ
تعالیٰ بدستی احیاء سنت و امانت ہدیت برخواستند و تحریر آ و تقریر آ و اسے کلمۃ الحق
برافراشتند خدا ترانہ نام کہ در اندک زمان نقش و خواہ بر کرسی مدعاشست کہ جہان
از راہ ہیچ بچاک ضلالت جادہ نور و ہدایت گشت اتباع حدیث ہال اشاعت کشا و
و تقلید آرا و در مذاک مذہب افتاد تصنیف شریف انجمناب ہج و ضخامت بل غایت تزیین
بہ صد نامہ میرسد ہر یک از ان نامہا بحر ذخار شریعت است و ابرمدرا حقیقت و بہ نور
این سلسلہ بفضلہ تعالیٰ یونانیوں ترقی پذیرا ست سادہ لوحی گمان مبالغہ نہر دشوار
این دعاوی جم غفیر و جمیع کثیر از اعظم و عاید بلا و عرب و عجم موجود است و نیز ہر کہ چشم
حق نگردار دبر آنہا نظر بر نگار و در سرعت تحریر آن ید طولی بگفت آ و در اندک از ہفت
نامہ نواخت روز زاید از یک جزو بہارات و کچپ عزلی و پارسی روزانہ بسکلت تصنیف
و تحریر می کنند و شکفت تر آنکہ گاہے نوبت نقل آن سودہ نئی رسد بنیچک و اصلاح
و نظراتی بہ قالب طبع ریختہ میشود و موزونی طبع را چگونیم ہفتہ بیش نگزشتہ کہ دیوانہ
پارسی زبان ہر ہفت گشتہ بر سر این فضائل و اوصاف اگر حرفے از ہجوم کار و بار
ریاست و سیاست و انتظام و نظم آن را غم آن نامہ بلکہ ہزار نامہ دیگر کفایت
نکند گاہے بر ریختہ و رافشانی نفرمودند بیکد و شعرا از افکار دیرینہ حضرت اعلم کہ والا
برادر در طور کلیم ایراد فرمودہ اند تیمار و تبرکات اینجا ہر نیت بخش بریم سخن میشود

کستہ کتہ دل سے عرب مدعا جاتا رہا
تا بلبل آکے خبر دار دُعا ہو جانا
یہی نہ کہد کہ او شہ جاو میری مجلس سے

باتون باتون کچھ پوسنے بات ایسی چھری
جاننا ہے اونین سے شکوہ ہرچی ہار
عین رقیب کی تعریف مجھ سے کرتے ہو

<p>آپ ہی بندہ کے عشاق میں ہیں آپ تو کہنے کہ اسمین آپ کی کیا رائے ہے ایسی رسوائی کے جلنے سے یہ نہ ناہیا</p>	<p>غیر پوچھے تو کہتے ہیں مجھے حضرت ناصح دل اوس ہمدرد کو ڈرون سکے دیوانہ مجھے قتل کیا اور بولے</p>
<p>نواب شخص نواب کلب علی خان بہادر المخاطب بہ فرزند دلپذیر دولت انگاشد فرمان فرامے دارالسرور مصطفیٰ آباد عرف رامپور ست اذان رسا بعد زار سائی از تحلیک کمالا تش مند و ملازمتی امیر احمد امیر لکھنوی استفادہ گفتاری فرمایہ نہاد درختہ سحر ساری بکار بندہ بلکہ از پارسی ہم اعجاز میخی بر آوردہ چار دیوان در ریختہ دیکے بیارسی مصدق و سچل بود امیر شعر اس اہل زبان دارد و از افکار بلند اوست چہ</p>	<p>نوش فرمودہ ۵</p>
<p>ہاے ارکے دلمین جب کچھ کچھ فرہنگ تیرے کشتہ پر ایک عالم تھا ناختہ پڑیے ذرا ہشکمری تربت سے آپ حیف غمنوں قضا ہوں تری سہل ہو کر آپ میں آتے ہیں کس صورت سے ہم فقرے کچھ یاد بھی دس شوخ نے فرامے ہیں قتل کرتا ہے اداؤں سے وہ جلا دہین دل میں نہو جو میرے تو یارب کہیں نہو اتشائے بولو جو ٹھٹھ کہ دلو یقین نہو کبخت بڑے کے سن تو کہیں آفرین نہو سب بڑا کہتے ہیں مقد رکو یہ فکری ہوتی ہے تیرا امید دار نہو</p>	<p>ضعف کے ہاتھوں نے نالو نیر قیامت آگئی حورین مرقی تہین شکل بسمل پر نامرادی ہونے کی بیان چائی ہوئی تا ابد کیوں نہ تڑپتے رہیں ہم قتل ہونے آئینہ وہ دیکھتے ہیں دیکھتے غیر کے آگے ذرا جھوٹ ہی کہہ دے قاصد ناہو دعویٰ خون روز قیامت پہلو پیکان یار غیر کے پھسلو نشین نہو الفت ہے مجھے غیر سے نفرت ہی سی لب ہل رہے ہیں غیر کے نواب وقت قتل اوسکو تو کوئی کچھ نہیں کہتا کسی کو محو دعا دیکھتا ہوں تو مجھ کو</p>

ابھی تو بہ تہی عشق سے نواب
 رہ پوچھتے ہیں جو مطلب تو سنبھلاوے نواب
 چوڑی شیشے جب اوسیکو پر گلہ دشمن سے کیا
 رویا یہ کون شکو گلی میں تری جو آج
 ند کھو آئینہ عاشق ہو گئے در نہ تم اپنے
 دم وصال نزاکت سے تم نہ کہنیو آہ
 با سے دم و دم نہ نکلا جب مدد کی تیرے
 ہر تسکین دل لے لے لی ہے عینیت جانکر
 غم تو میری طرف ہے کیا غم ہے
 اس قدر غیر و نسب کیوں گرگوشیان کرتے ہو تم
 حسرتیں گر نکل گئیں دل سے
 تھام لینا ذرا کلیجہ کو
 مرتے دم بھی رہی رہا انسو
 نہ چھوڑو تذکرہ نواب کا کچھ اور باتیں ہیں
 کو سے کیوں ہو کہڑے آج مجھے مقتل میں
 یہاں پہنچی ہے یہ حالت کہ نسخہ چاک ہو پیر
 نی ادا ہے کہ جب بغیر سے ہو محبت عیشر
 آج آئیگی وہ عیا دت کو
 دیکھو تو کہتا ہوں آوا عطر نادان کیا کچھ
 اثر فلک سے او تر آ ذرا خدا کے لئے
 وہ خود گردش میں ہے باتو نے میری

پھر چلے اوس سے دل لگا نیکو
 نکل بجائے کہیں جان مدد کے ساتھ
 چپ رہو نواب کیا حاصل ہو اس کو تر سے
 کچھ خاک میں ملے ہوئے تخت جگر ملے
 بڑی مشکل پڑیگی جو شہید وہ بھی برابر کی
 بنی ہے یہ تو فقط تجھے جان بچنے لئے
 تم مجھے روتے ہوئے ہر عیادت لے گئے
 وہ جو وقت ناز کچھ جنبش تری ابرو میں
 ساری دنیا اگر ادھر نہ ہوئی
 اک اشارہ ہے بہت میرے تو ہم کئے
 ہوگی بہر زندگی بھی شکل سے
 دیکھو وہ میری تربت آتی ہر
 کس سے اوٹھیں گے ناز تان لے
 بحث تم پوچھتے ہو حال میں دیکھو ہمارا
 فرج کرے کہ نہین کیا کوئی خیر پیدا
 زبان پر چو گزنا ہے طبیعت کی سجاوٹ کا
 میں دور ہوں تو بلا و تجھے پکار کے پاس
 موت سے کہد و کوئی گھر میں نہیں
 تو ہو کر میری جگہ اور سر سبز میں ہوئے
 کہ اوس نے ہاتھ اوٹھائے ہیں اپنے مالکے
 بحث ہم نے فلک سے التجب کی

الواو

و احد شیخ عبد الواحد از سکنائے شاہجہان آباد از تلامذہ حکیم آغا جانیش
بودہ است اور است ۵

بیتاب ہو کے شوق میں سب را ز کھدا
و آفت واقف شاہ از فقرائے غازی پور معاصر سودا بود در لکھنؤ ذات
یافت سخن دلاویز میگفت ۵

صبح پر وصل یار کی ٹہری
وحشت میر غلام علی خان ابن میر فرحت اللہ خان داماد مولوی رشید الدین خان
دہلوی نشا و مراد آبادی موطن از مومن دہلوی با استفادہ پر دخت طبع نیکو
داشت اور است ۵

جو بختا ہوا کہیں کوچہ جانان کے سوا
ایسے دیوانہ کو کچھ حاجت زنجیر نہیں
کیون نہ باطل سمجھوں اقرار وفا
سمجھیکے ہے تری گفتار سے

وزیر خواجہ محمد وزیر ولد خواجہ محمد فقیر از گرامی سخنوران لکھنؤ بود و شیخ ناسخ
مصلح گفتار او گفتار شیرین او شکر در کام جان می شکند دیوانے دار داز دست

چمکیا دوستی کے پردہ میں
دشمن جانکج کیا حجاب کیا
ہے آرزو سے قتل اجی دم نہ دے مجھے
چو ٹاپے نیچہ تو لگا تو بڑا کے ہاتھ
آنکھیں کھلی ہوئی ہیں عجب خواب مار ہے
فتنہ تو سورہا ہے در فتنہ باز ہے

ہاے ہوز

ہدایت ہدایت اللہ خان دہلوی اکتساب ظاہر و باطن از خواجہ میر درد کردہ در
طالعہ وفات یا منت و دیوانے ہیا دگداشت ۵

ما توانی کا بھی احسان ہے مری گردنیر کشتی ہے نہیں یہ ہجر کی شب	کہ ترے پاؤں سے سر جھکواوٹھانے ندیا یار بس کیا آج سو گئی صبح
--	--

پہوس نواب مرزا محمد تقی خان ابن نواب مرزا علی خان فیض آبادی الاصل لکنوی
سکن سخن بشورہ معصی سگفت دیوانے و شنوی لیلی و مجنون اردو بیادگار باقی ماندہ

نر پانہ ترا صید ترے تیر کو کسا کر پہوس جیب ذکر آجا تا ہوا کسا	اس ڈرے کہ پہلو سے نہ پیکان نکال جائے زبان ہوتی نہیں دود و دوبر بند
--	---

السیا

یا و علی نام خاموش تخلص ابن مولوی مراد علی از سادات عظام سہسوان است
ترجمہ اش در حرف خام مجہد بر عایت تخلص نوشتن می بایست اما گفتار او و قیاس
کہ تذکرہ تا اینجا رسید ناگزیر در اینجا ثبت اقتاد ہمہ عمر خویش در چاکری سرکار اکبر
بسر برد و از غایت تدین قدم بغیر راہ امانت نیفشرد و بتصوف مناسبہ خاص بہرسانہ
امر و زور مراد آباد بر کداحی خدمت معقول میگزیراندا این بیت از و سے بسع افتاد
اور است ۵

فقیر و غنیمت ہیں گو لیکن کسی در پر نہیں جاتے پاسن حافظ حفیظ الدین دہلوی ۵	تو کل کا ہے تکیہ آشنا ہیں اپنے بستر کے
--	--

بادہ خواری نہ چوڑ تو اے یاس	یہ بھی اک مشغلہ ہے یار وں کا
یاس حکیم خیر الدین باشنندہ دہلی از مومن و ذوق تلمذداشت ۵	

<p>بے حجابی نے کیا اور ہی بشتاب مجھے دیکھتا تامل کام سے دسیان بٹا جاتا</p>	<p>کاش میں پر وہ کاشکوہ ہی نکرتا اونے دم تو لے تیغ سے اسے پیش دل تھم جا</p>
<p>یقین انعام اللہ خان خلیفہ اظہار الدین خان ازرا خاں و مجدد الف ثانی سرسندی موطن و دہلوی مولد برہمت زنا از دوست والد خویش قتل سید و ذالقبہ شربت شہاد چشمہ گفتار پر در و میگوید از خیالات اوست ۵</p>	<p>تو نہتہا حیف یقین ورنہ در او ہوتا جو ر و جفا میں یا بہت ہو گیا دلیر جو کہہ کہیں یہ نہ ہو کہ یقین ہے سناتری</p>
<p>آج اسطر حکا دیکھا ہے پر یزاد کہیں کرتے تو کی پر اس نہ آئی و فایمیں بندہ جو تو بتوں کا ہوا کیا خدا نہتا</p>	<p>تو نہتہا حیف یقین ورنہ در او ہوتا جو ر و جفا میں یا بہت ہو گیا دلیر جو کہہ کہیں یہ نہ ہو کہ یقین ہے سناتری</p>
<h1>تمام شد</h1>	
<h2>عذر از طرف مہتمم مطبع</h2>	
<p>مخفی ہوا کہ این کلام بلاغت نظام در مطبع مہتمم عام بعد ختم کتاب ہنرم من رسیدہ لہذا حسب احکام جناب ابوالنصر سید علی حسن خان صاحب بہادر دام اقبالہ بطور ضمیمہ زینت افزائی خانہ کتاب گردید کہ ہوا اول ہوا آخر و نیز لکھنؤ گذرید بعد از طعام مشہور خاص و عام است و ہوندا</p>	
<p>ہنر بر تخلص جنرل فریدون قدر میرزا محمد ہنر بر علی بہادر فرزند و احد علیشاہ بادشاہ اودہ نرمل دار الامارۃ گلکٹ محلہ ٹیابرج در عہد سلطنت امجد علیشاہ بادشاہ و زمان ولیعہدی و احد علیشاہ بادشاہ در ۱۲۸۵ھ ہوا و آمد جوان اختر تاریخ ولادت اوست در ۱۲۴۵ھ بعد پدر نامور خویش منصب جلیلہ جنرلی ترقی</p>	

فرمود و تو در شش ہجری پاکین دست نواب مدارالدولہ تنظیم الملک سید علی نقی خان بہادر
وزیر لکنؤ کتھا شد اصلاح سخن انہ پر عالیقدر خود میگرفت آمد و در گلگتہ پیہ ہجرار و پیہ
ماہانہ نیز سایہ یافت پوری بسرمی بود و رین نزدیکی و نسخہ دیوان خویش یکے بنام
جناب نواب عظمت تاب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ عالیہ بھوپال نام اقبالہا و دیگرے
حضرت والد ماجد این خاکسار فرستاد و حال اینکہ تذکرہ گرد آ و ردہ خاکسار مقام اگرہ
نیز طبع بعضے از اہل مطایع ست چہ عجب کہ تہامی رسیدہ باشد از تجا لاجند اشعار ان
ہزہ کننام مخفوری از دیوان فصاحت بیان انتخاب زدہ بطبع روان میدارم شاہد التہ
تعالیٰ در تذکرہ مذکورہ بر محل خویش جانواہ یافت ورنہ ضمیمہ تذکرہ خواہد شد

صاف بھگو پشہ او پرا و نکا و ہوکا یو گیا
یہ امر آپ سچھے ہین کیا اختیار کا
گالیان ملتی ہین بھگو یہ مقدمہ
اک دل ہے تمہارا کہ کیا کانہین ہوتا
خفا نہو جئے اچھا قصور ہم سے ہوا
میں نے کھایا تھا جو دھوکا وہ سمجھو دایا
دیکھتے ہین پس یو ارجو مدفن میرا
میں نے سچھائی اوس نے جلائی تمام رات
دیکھین کس طرح پھر کتا ہے جگر آجکی رات
یوں تو نا فہم نہ بنجا و سخندان ہو کر
عشق میں ہے عجب مزا و عطا
یونہین ہمار محبت کی خبر رکھتے ہین
کیا خبر ہو گئے سنا کرتے ہین

بی خودی نے اچھی صورت سے دیا بھگو
دل کیے چھینریکا ارادہ ہو ہے ہزہ
غیر کو بوسے عنایت ہون قیمت ادکی
اک دل ہے ہمارا کہ تم ایو نکا ہے بندہ
یہ کیا مجال کہ جھٹلائیں آپ سچھے ہین
دیکھا انازاں چو کیو ترے وعدے پاکین
کھتہ تین مر کے بھی نہ شخص بیان سے نہ گیا
آفت میں بان شمع کی تھی شام وصل سے
ہاتھ رکھا مرے سینہ پہ یہ بوسہ لب وصل
درد دل شکے مرا کہتے ہو مطلب کیا ہے
تو ہی او پہ فریفتہ ہو جا
نزع کے وقت جو آجائے سچھا تو کون
بوسے یوں سٹکے وہ یوسف کو حسین

نکلا میں جا کے خاک وڑتا جو سو بخند
 جرج طر حصے چاہیں کریں پیار نکلو ہم
 جہانکے دروازے کوئی نہیں دیکھ
 نہیں معلوم ہے ملک عدم کو بد دعا کسکی
 فنان بخون کی سن نکلو عاکرتی جو یہیلی
 و ہونڈنے والے تھار کھین پاپین کانا
 اک تم ہو میں تیر لگا کے بھی نہ پوچھا
 جان لیتے تھے لے چکے صاحب
 جو کوئی جیسا کرے ویسا ہی ملتا ہے او
 اپنے دامن کی ہوا دیکر وہ کہتے ہیں نہ ہر
 دل لیکے میں دو گے یہ بکونین امید
 وہ پوچھتے ہیں لیکے مرے کہ کا جائزہ
 ملین ہم یاد دہر سے ملین اپنی طبیعت

بخون نے دی صد لکھ بڑا دکھان کانا
 اتنا شب وصال میں آج اختیار دو
 اک لگا رہا ہے سند کے برابر آئینہ
 ہزاروں شیان یعنی ہین پروانہ رہا ہے
 بس اب کم یا الہی قیس کا درد جگر کرے
 تم جہان لٹے ہو وہ کونسی جا ہوتی ہے
 اک ہم ہین جہاز خم سے پیکان نہیں کرتے
 جاسیے اب یہاں دہر کیا ہے
 دلنے بھکو دکھ دیا دکھو ستایا آپ نے
 غش ہے چو نکو ہوشین آؤ خدا کی واسطے
 دم بھر میں پھر کہو گے کلیجہ نکالنے
 مسند لگی ہے کسکی یہ کسا پلنگ ہے
 بتاؤ اصحا تو کون تیر کیا اجا رہا ہے

تقریباً در شمر جز از نیت طبع رسا و ذہن آسمان پیمانشتی جمیل احمد شہ

جمیل تو اور صفت خدا کی خدا خدا خدا خدا کر + تمام سہ اور مدحت پیر ذرات تو مرد
 خدا حیا کر + بہار دلکش ہے فصل گل ہے + شگفتگی پر ہے باغ مضمون + نئی کہلاتی ہے
 کل طبیعت + نسیم کہنے پہل رہی ہے + شمیم کرتی ہے تر دماغی + چمکے ہی جز بان کی
 بابل + نیا ترانہ ہے ہر سخن کا + غضب ہے ایسے میں ہو توافل + ستم ہے اب بھی
 جو ہوتا مل + نصیب جاگا جوانہ سو جا + عدو کا چیتا کہین نہو جا + دکھا دے
 ایدل بہار الہی + کہ ایک عالم ہو جو جلوہ + زبانین تحسین پکار اوٹھیں + دلوں پر

ہو شور آفرین کا ہر اک کے واہ واہ تھے دنیا کیا ہے یہ ڈھنگ پیدا نہ کا نون
 سے لطف یہ سنایے نہ دیکھا آنکھوں سے ایسا عالم خدا کی تعریف اور ایسی
 خدا کی قدرت خدا کی قدرت کچھ ایسی بود رحتمیر کہ داد دینے کو آسان ہے
 فرشتے اور ترین زمین کے اوپر جہان میں صل علی کا غل ہو ہر سنا و وہ چلبے
 مضامین کہ جبکا عالم میں بیٹھے سکے ہر اک بوش تخرمی میں ترابیان سحر
 سامری ہے تری زبان سے فسون بابل کہنا تنگ جوشش طبعیت کچھ
 انتہا ہی ہے اس بیان کی غرض ہے جس مدعا سے تلو بہری ہے جو آرزو
 کر دلیں اوٹھا و خامہ لکھو اب آگے اگر ہے کچھ شوق مدح گوئی تو سمجھیں ہم
 مگھو و میدان پڑ ہو جو آفاک مدح میں کچھ سنا و کچھ بولتے مضامین دکھا تو
 یان رنگ شاعری کا خدا کے بندے خدا سے ڈر کر کہی تو حق لگا داکر
 ترا وہ آقا جہان کا مولا بہ مطیع خالق مطاع عالم ہمار شکرت ریاض حشمت نسیم
 شمیم صولت خدیو تعلیم کامرانی سپہا قبال جاودانی رئیس دوران امیر عالم
 حضور نواب عدل گستر ہے جس سے آرایش شریعت وہی تو ہے رونق طریقت
 وہ بزم آرا سے اتفاق ہے وہ شمع افروز اعتلا ہے کون میں جو کچھ ہے ازہر
 پھبتی کہ حامی دین احمدی ہے سخن نے پائی اوسی سے عزت اوسی سے
 ہے نام شاعر کا وہ نظم و نثر میں ہے یکتا فروغ دونوں کو ہے اوسی سے
 ہلا جو ہو آپ ایسا قابل انکیون ہوں فرزند اوسکے لایق مثل یہ شہور ہے
 جہالین پہلے شجر کا ہلا ٹر ہو خدا نے نور احسن کو ایسا کیا ہے عقل و خرد مجسم
 نظیر جیکانین جہانین وہ جو ہر فرد واقعی ہے تمہین خدا کی قسم کہ تو ہر
 ہو تم ہی جہانین برسوں بہت سے چکر لگا چکے ہو جہانکی ہے خاک تم نے
 چانی کہیں کیو بھی ایسا پایا یہ علم و فن اور یہ سادت یہ تہوڑی عمر اور

یہ تھوڑے پد علی حسن خان کی مدح کیا ہو پد نہیں طلاقت سری زبانین پد وہ فکر
 عالی وہ قابلیت چہی نہیں تہیہ سب عیان ہے پد یہ عمر پیر کم سنی کا عالم پد اور
 اوسپہ یہ شوق علم و فن کا پد ہر ایک فن میں کمال حاصل پد ہر اک ہنر سے ہی واقفیت
 جو شرمین بے نظیر دیکھا پد تو نظم میں لا جواب پایا پد قلم اوٹھایا جو فارسی میں تو وہ لکھے
 چیدہ چیدہ مضمون پد کہ نقش سلمان سادھی کا پد مٹا یا لوح جہان سے یکسر پد جو
 ریختہ پر طبیعت آئی پد تو وہ کھلا گئے گل معانی پد کہ روح سودا و سیر گئے ہی پد صد آ
 آشت و مجاہدی پد لکھا ہے یہ تذکرہ اب ایسا پد صفت میں جسکی زبان ہر لکھن
 نفا میں جسکی میلان ہے تھامہ پد کیا ہے وہ انتخاب نادر پد سنانہ ایسا کہین نہ بکھا
 میں کیا ہوں اور کیا ہے فکر میری پد جو کچھ داہد ہو و سے مدح اوسکی پد یہی ہے
 بہتر کہ چپ رہوں میں پد ادب سے مانع دم نگارش پد اوٹھا کے ہاتھوں کو سوک
 خان پد دعا یہ کرتا ہوں جوش دل سے پد اکتی تا ہوں نلک پہ انجم پد زمین کی
 مردم سے تاہوزنیت پد چین میں جب تک ہو گل کی خوشبو پد یہ جب ملک ہو گل
 جو بن پد علی حسن خان بجاہ و تکیں ریاض عالم کی آبرو ہو پد ہمیشہ پھول لایا ہوا ہے
 وہ کہی نہو غم سے بال بیکا پد خوشی کا عالم ہوا اور وہ ہویات فخر و مسح پائے پد

قطعہ تاریخ تالیف کتاب

سے سزاوارثنا طبع سلیم نامور	ریختہ میں تذکرہ کیا خوب حیرت لکھا
پے تکلف میں ہی تاریخ میں اوسکی سیر	جانفزا اشعار و دل آویز گلہ لکھا
قطعہ تاریخ از فکر آسمان مہی بافتا اشعر حاکم احمد رضا مخاض شہر سیر ملکہ	
سر و برگ رونق و علم و فن ہر آج نگاہ میں	کہ ہزار فرمہ سوزند کیا زخوان خیال او

<p>رقم جدید آرزو سر سطح لوح زمانه زد بند آیه بزم سخن سز و عطف و حال چه آیه انفس عقیدت کمالان ز شریک نه سر کنند</p>	<p>نشان تذکره می برد دل خلق سحر حلال دل است فتنه شوخی موسی فرین جمال اگر از سفیدینه منتخب بدر آوردن سال و</p>
<p>تاریخ تالیف از دبیر از کخیال منشی سید حسن احسان منشی آستانه نویسیه اقامت قلیا</p>	
<p>چند تذکره بزم سخن مصرع سال سید حسن لایق</p>	<p>که جز او هیچ در بند و دانا شمع بزم سخن مولانا ۹۴</p>
<p>تاریخ طبع از منشی جلیل احمد سهوانی</p>	
<p>تذکره سید سلیم کا بهشت زبردینه من کمال جلیل</p>	<p>اور سری الاجاب به تاریخ بے بدل انتخاب بی تاریخ ۹۴</p>
<p>وله</p>	
<p>چون بزم سخن بصدر تجلی بنوشت جلیل سال طبعش</p>	<p>گردید فروغ شمع امین تالیف سید طبع روشن ۹۴</p>
<p>تاریخ تالیف فکر عالی ابرو ممتاز الدار میر عبدالحی خان بهادر متخلص ممتاز</p>	
<p>ختم شد انتخاب اهل سخن فکرتا ریخ گریه ممتاز</p>	<p>للسید محمد خواجه جان خوان ستوده کلام کیمه دران ۹۴</p>
<p>تاریخ طبع از معتمد شیوه بیانی منشی صاحب حسین صاحب ابی متوسل یانوی</p>	

چون گداز انتخاب اشعار به این گلشن گل نشان معنی تاریخ صبا بسال طبعش	خوش ملک سلیم کشته دامن سخت باز رنگ بهار تازه بهنگفت بزم سخن ست دیدن گفت
وله	
بست بزم سخن مذکر سلیم گفت تاریخ انطباع صبا	طرح روشن گریبان فصیح دست آویزه شاعران فصیح
قطعه تاریخ از طبع منشی عبدالعزیز عزیزی تلمیذ افتخار الشعرا	
عبد اخلاصه جاد و رقص میر سلیم اسکی بر سطره از طره حور فردوس نظم ده نظم که جن نظم پر پروین توان نام اس تذکره کابزم سخن بهر جو عزیزی	کیا ہی بیت تذکره اردو کا لکھنا در خوب اسکا ہر فقرہ بہ از قامت ابن یعقوب نثر وہ نثر کہ جس نثر سے شری مجھ کو سال تاریخ لکھی ہیں ہی بزم مرعوب
قطعه تاریخ بزم سخن از طبع منشی یاور علی صبا یا وساکن بلی	
جمع ہو کر بنایید بزم سخن بیل طبع لے کہا یاور	چمن و لعل و بازہ بہار ہے مگر گلشن گل اشعار
تقریظ طو کاظم بزم سخن از طبع عالمی مولوی محمد حسن الباقی صاحب تاملات	
رباعی	

<p>اسے سوئے تو محتاج چہ شاہ و چہ گدا از صدق ارادت بدرت نامید فرسا</p>	<p>انعام تو شامل همه اسفل و اعلیٰ للمساپ و ہوشنگ و کو سحر و دارا</p>
<p>ز سبے ایندو توانا فرزندہ رایت خسروان فروردندہ گوہر گدایان بنمائندہ سیکالان و تہر دامنان گمانا ایندوان کہ تاجان آفرید و جانیان را ہستی کشیدند و خوراک فرپاک بگذاشت تا فرودیان ہیرا چہ پویند و از شستہ کار بنجر ماندہ بکیف کردار شکر و لہ آیندیش ازین چہ باشد کہ در سپین دمان سرور ان سرور پیمبران پیغمبر و خورشیدی فرستاد و در خان گوہر گر زدن یزدانی نمال نور سبے حدیقا رحمانی پر با عی</p>	<p>احمد سرور ان محاسن آمد کے ثانی او بنسکر ان بنامید</p>
<p>چون ایندو نور تاج ہرہ برین شیدریزان فروغ تابیدن گرفت خواست تا ہر لایا رطل آئین حبیب خود را سترگی بخشید کہ تا فرو شدن آفتاب روز این ہفت طا بلند درخشندہ باشد و ہر روز آب و رنگی دیگر بر روی کار آید ہر کیے را از چا ہر در زان آن تمنائے ویرینہ ایندو بخلافت برگزید و اندرین فرجام گردش بہم فرستادہ آپیشین ایشان را والا سبے بخشید۔ ر با عی</p>	<p>وز ہر چہ بگویند مگر م آمد از نور خدا چو ذات اکرم آمد</p>
<p>چون دین نبی کہ تاج اویان آمد و انگہ عمر آن شیر نیستان آمد</p>	<p>بو بکر گہر بہ سحر عدنان آمد عثمان و علی بنو مسعود تابان آمد</p>
<p>برین ہمہ سرائر از ان فرگاہ ایندو دارا و ارامغان درود و سلام فراوان باد سپس نازش خامہ و بالیدگی نامہ از اسجاست کہ اناتب تخلص دیو موطن پہلوی ہوا و اگر راست گویم شوریدہ سر آشفندہ نواستالین محیفہ سے سپید کہ صفحہ اش شکر و عارض حورست و درخش سطورش روکش فروغ طور ہانا گوہر آما سے این ہر دو نامہ کہ اولین از ان تسکین قلب ملیم تذکرہ طور کلیم و دویمین غیرت چمن بہر سخن باشد</p>	<p>برین ہمہ سرائر از ان فرگاہ ایندو دارا و ارامغان درود و سلام فراوان باد سپس نازش خامہ و بالیدگی نامہ از اسجاست کہ اناتب تخلص دیو موطن پہلوی ہوا و اگر راست گویم شوریدہ سر آشفندہ نواستالین محیفہ سے سپید کہ صفحہ اش شکر و عارض حورست و درخش سطورش روکش فروغ طور ہانا گوہر آما سے این ہر دو نامہ کہ اولین از ان تسکین قلب ملیم تذکرہ طور کلیم و دویمین غیرت چمن بہر سخن باشد</p>

نیرین تابنده انداز اوج سروری و قمرین زخشنده انداز سپهر خنوری اعنی دلا
 و دودمان فرخ گهر هر روز دفا پیوند ریخ گل سخن آرا معانی پیراجنب ابوالخیر سید
 نور الحسن خالص صاحب کلیم و مخمور ثروت نظر بهمن مهر سراپا دفا بنگام آتش سنجی
 معجز ناجنب ابوالنظر سید علی حسن خالص صاحب سلیم سرایه زندگانی نواب هایون
 امیر الملک والا جاه جناب سید محمد صدیق حسن خان صاحب بهادر امیر کبریا
 بهوپال آب ده این هر دو گلستان مخموری هستند و حیات بخشش قالب تہی ساختگان
 سنی گستری اگر چه از ادب دورست نادیده باوصاف ایشان سخن سرا آمدن
 و باقرین سرای زبان کشودن اناختین ذوق بخشی این هر دو کار نامه سخن
 رخصتم نداد که بشا ہرہ ستایشش گوہر ما بانش نبویم دویمین ارشاد و مخمور معنی
 سنج مہین ہر روز من ہولوی احمد خالص صاحب صوفی صاحب مطیع مفید عام اگر
 نگذاشت کہ دست از شیمان سخن در کفتم و ہرزہ آبرو سے خود نیز ہم مخمور
 ثروت نگاہ را آگہی باو گفتار مرا اندرین ستایش از غلو تبلیغ و اغراق دیدند
 بلکہ حق یوشی و حق گفتنی را آرزو مند آیند زبہ نکرہ کہ تا پایان پذیرفت عیسی را
 افسردگی روداد کہ دم عیوش سر دشد و پدید است کہ مسیح دو کس باز نہ ساخت
 باشد و آنہم نہ زندہ جاوید و این گزین نامہ با از پاکیزگی گوہر و اعجاز کلام
 خود بسافر زانگان و ہر را جان تازہ بخشیدہ انداز حیات جاودانی و سخنہ نکرہ
 کہ تا با انجام گراید چه از میر و سودا بلکہ بسیاری رختہ آرایان را کہ بر سادہ خاک
 آرمیدہ بودند و خواب جاوید خواہیدہ زندہ پایندہ کہ در روان بے قالب
 آنہا نفسہ سر زو دیدین زمرہ آشنا شد کہ چنانکہ ماتیرہ بختان را بچارہ رنگ
 گیتی روشناس ساخت پیر استگان این شغل را ہم بار زندگانی از زانی

<p>گرم شد دکان دیدار سخن گمنه و در رفته دیوار سخن باز شد شاداب گلزار سخن مرد میدان و طلبگار سخن</p>	<p>باز رفت یافت باز از سخن از کلیم بخته دان شد استوار و از سلیم شاعر روشن گهر ثنا قبا آمد در و از هر روش</p>
<p>یارب تا طور را از کلیم جلوه دهند و بزم سخن را از سخنوران بر سر آیند این طور کلیم و بزم سخن سخت بجزر و بجزر گوشه سخنوران باد</p>	
<p>قصیده تهنیت از دوان مذکور از جامع فضل و ادب شیخ محمد بن شیخ حسین عرب بن زریل ابو پال سلمه الله تعالی بسم الله الرحمن الرحیم</p>	
<p>فاشرق شمس دائرة المعانی فاهلا بالسرور و بالنها فی فاضحی ضاحکا وجه الزمان برنات المزامر و المثنائی لها عبق یروح کل عانی علی رجع الی آذر بالاغانی و من ترجیع الحان القیان کحور العین فی صور حسان و هیئات البدن و رلها تدانی مبا سنها تشوی بر الاخوان عفیفا صا بر مسلوب الجنان کدیر باتر مثل السنان</p>	<p>بدا بدس المصرة و النها فی و نضم بالسرور لنا سعود ولا ح البشرفی الاقطار یز هو مراکر انسا فاق و راق قد سرت حولنا للانس راح طفقتا نصر ف الصهباء صفا طربنا اذ ثلنا من جود من الفید الکواعب فی نعیم اذا سفرت ارتک شقیق بدد وان نطق ارتک عقود در وان رمقت بعقلتها لیبیا فصادت قلبي المضربنی بالخط</p>

وما ست بالقدر وقد تشنت
وليل الشعر جلته بصبح
فلا ماعا ذلون على هواها
وقالوا ويك هل لك في مدح
صديق المكر مات ابو على
نريكي ^{هـ} فاطمي ها شمي
هنيئا يا ابا النورين ربي
ايا رب الفضائل والمعالي
ليهنك طالع التزويج فيه
زواج بآرك الرحمن فيه
هنيئا فاحر نشر العسك منهم
اما ان الله يحفظكم جميعا
وسبيل ستره ظلا ظليلا
ويظفرها على الاعداء طرا
ويكفها ويد راحا سديها
مليكتنا ابيت اللعن يا من
نظمت لكم من الموفور مجرا
وما التشبيب من شيمي ولكن
اذا مدح الملوكة فانت فخري
وقد حي عندك القدر المعلى
وحزت بمدحكم شرفا عظيما

كخو ظالبان او اسل لدان
كبد ر التمر في اعلام مكات
لشدة ما راوا مما اعاني
مدح المندب نادرة الاوان
رفيع القدر ذو المال المهان
وحبر في البيان وفي المعاني
انا لك ما تروهم من الاماني
ويا بحر المعاني والبيان
بدا بد ر المسرت والنهاي
واسعد بالوفاق مدى الزمان
فطابت منه اركان المغاني
ويجس سكم من الاعداء اللعان
وينقى دولة الشاه جهاني
بحول الله من قاص ودان
بعون الله والسبع المثناني
على كسرى علوت انوشروان
كعقد الدر في جريد الزمان
هواك الى مدحك قد جده اني
فمدحي فيكم اقصى الاماني
سرقيت بمدحكم اعلى مكان
فكنوني ابا الشرف اليماني

وصلی الله ربی کل حسین علی المختار مع آل و صحب	وسلم ما انا الفرقدان وتا بعهم الی یوم التدا فی
--	---

نتیجہ طبع آسمان سیر افتخار الشعرا فطخان مجن خان تجلص
شہیر سلمہ اللہ تعالیٰ در تقرب طوی فرزند جن حضرت نوابصا
بہادر ام قبالمہ

<p>بامان می سلاطین مطرب جان بہر سہرا بہر بردہ است با صد عالم گل می توان گفتن بسے خروار گوہر خیزین گل رفت در کارش ہوس میکرد ہر چیزیکہ دالہ روز حاصل شد بہر اختر نشان سکے کہ از دور و گہر باشد بتقریب رسیدن تابریخ میخواست دہستم بہر تار ز راند و دوش بود در چشم منی ہین بہار روزگار اعتبار خود بود و شادی نیاز آویختن جادو کنار آرزو کردن بزرور انگند کہ وہ فرقت شیرین کلامان را گلستان جمال امر و صفت دست و دامان جوارہ ہر وہامہ روسے خوب نیکوان دارد سلامت با طرب فرخندگی با پیش میگوید متلع کاروان در کاروان ہر جیب دامان د</p>	<p>مبارک بر علی ابن حسن نور الحسن سہرا و ناپرورد و آغوش تناسے چمن سہرا بتارے صد چمن دار و بسکے صد سہرا نشاط تازہ باشد ز صہبائے کمن سہرا نماید کمکشان آسمان انجمن سہرا ہمین سراپہ انواع طرز مکر و فن سہرا شعاع سیرا قبال صدیق الحسن سہرا فکوحہ روز بازار شاع غواشتن سہرا مگر باشد بت گوہر بدن گل پیرین سہرا بود ہمساز و اقبال سعی کو کمن سہرا نگار گل ربا ید یا بہار یا سمن سہرا نشانند عروج شان پر دین و پرین سہرا ضمان حال من شادی کفیل کارمن سہرا دراز در یا بہار از بلع نکمت از خلق سہرا</p>
---	---

گمراہ اختیار نام غربت این سفر نبود گواہ مایہ دار یہاں سے گلزار خیال آمد شہر بزم دعوت پیشگان دست و لکشا	کشد نقد صفا از کیسہ صبح و طن سہرا گل رنگین بہار اوج دستار سخن سہرا مہار گہا داسے پروردگار با و من سہرا
--	--

نیتچہ طبع فلک پیا خلاصہ خاندان جناب مرتضیٰ مولوی
سید حکیم حافظ اعظم حسین صاحب سندیلوی نزل جھوپال سرائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیاتاجلس بالانشینان چہ ان مینی بسا راہ لوتہ کاری کش بہار ان چمن باہد اگر دل از نفل چون کودکنے لگاہ گم گوی ز سجدہ نرسے کہ از پاشیدن عطر و گلاب آنجا شکر نافر ابدان جمع ہمایون ہنشین سخی حریفان سرخوش آن بادشاہ پنداری ز چینی ہاسے الوالی کہ پردیوار و در بستند نثار تے درون انجمن کو بند کر پیردن عنان اندر عنان میں حاجت چاوش گفوی مسطر اسپنخان پوشاک تن کر چیں دامنہا چہاذوق نظر و زری کہ درو جلدہ کر گیا آبائیں بزم طوی خود بستہ ہم پھلو دو گل شکفتہ از شاخ نہالی در نظر آری	کہ دروے فریدون با پای کفشان مینی ہم برچیدہ زانجا چون صغیر بکران مینی بیاتاجہر نحو تماشا اندران مینی زمین نمناک دریاے ہوا عنبر نشان مینی کہ در جنت بساط افگندہ زیر سائبان مینی کہ سر پر دیز جان ما از ساقی ارمنان مینی سہیل و نہر و شمس و قمر پر تو نشان مینی گدایان جلدہ مر واری چیں بر آستان مینی کہ طاووسان زرین بال در جنت رون مینی صبا بکشد مشکین نافہ با بر این مینی دو غور شید سپہر برتری چون فرقدان مینی کہ از جوار تاشا اگر نگاہ روشن مینی دشمن از یک چہرہ گشتہ روشن در میان مینی
--	---

یکه نور الحسن خان گرامی پادشاهی
 ز جوش مهر توانی که افشاندن نگه داری
 عیبر نشان بهر صلیب پلوزان عطر پیر این
 رطوبت بان خود اینک از هوا بار و عجب نبود
 بهار از بیک برگ لاله و نسرن که خندانند
 هم حوران جنت از پشته گلدرسته بندها
 بود فرخ چو جمع زهره بابر حبیب در طالع
 باز از یکدی در جام از مینا فرو ریزد
 بتقریب چنین عشرت که ان سرست پاکول
 بصدخو گرمی پنهان بصدخو مسازی پیدا
 بخششها عیان گنجینه اش پر داختن دیدی
 کرده و این خوانان را که انسو باز پس گندند
 نه از ننگ که باشد سرگران که بهر انعامی
 نه بر آوردن بر ارم لزان جمعی ستوده آید
 ازین پس نشسته چنان که بجفت خورشیدانی
 به پیرهن نمیکند خدامش که هر یک را
 قبا که قبادی حمله خاصان را بر یابی
 بر سیم دعوت جمهور خوان گستر در ایوان
 جهان بنشسته همان و اگر حلقه و گر آید
 روان مظهر بر ساز مبارک باد خوانانرا
 شناسد خواهد و ضمن مبارک باد جاوارو

دگر فزانه فرخ علی کامران بینی پاد
 دران حالت اگر با خویش گنج شایگان بینی
 بهمان در نظر دیده را بر سر نشان بینی
 که نه بدشتک مغر از عطسه بینی سرگران بینی
 طرازا انگیز باغ کاغذین در بوستان بینی
 یکے گلچین و دیگر از گلشن گلشن بینی
 در انجم سر سید اگر شکال قران بینی
 نزول فرخیدار بر زمین از آسمان بینی
 کلاه افراز بر سر پیر و جوان بینی
 امیر الملک را گرم نوازش بر جهان بینی
 سپیش کشادون تفضل باز در گنج نهان بینی
 بدامنات ساع خاصه دریا و کان بینی
 بصدخو غا جو م آورده بهمان فلان بینی
 کمزور در خوازش اعطا فضولی در میان بینی
 ازین پس کستانداران از ان باغبان بینی
 بهار را به مقبایابی بهج همطیلان بینی
 کمر با حمله بهرامی سپه را بر میان بینی
 به پنهان که وسیع مفت کشور اضمحلت بینی
 هنوز نشسته خالی بر سلطان خوان بینی
 که ناخن بر جگر زن از تو آغون چکان بینی
 بدین آهنگ زمین بعد عطار دهنه بینی

<p>گرای خواجه والا جابه کین بین او زنا نمند فریدی که گشت کردان دارد اگر موبی را ندو و صد زرین تاشا نه مندی فروشد گشتاخی که دوی هم جانش گرم کرد از جلوه باز که نه سوش لطافتاے خوشی اچمن تاشا مانند کشد در رشته تالیف گوهر که چون میان بر دل تشنگان علم دین را بر سر آیه حقیقت آگه سازد نشین از نهان سازد بر گیش جم جابا بدین روز طرب روش سخن سخن آن گشتا ندو بر نشا طابا سواد نظم نگین تاشا کن اگر خواهی دماغ از ره اخلاص اینک بر زبان دماغه تو گوئی بر اجابت زد که یکا شب روز و ناخج کام خوشتن یابی</p>	<p>بنجام نقش تو قیاس سلیمان عیان بینی سخت از دور تر پیدا در نشک و بیان بینی با ناز جلوریزی عیان اندر عیان بینی بقیمت برده از وسع حاصل بازگان بینی بجوی از خریداران یوسف بردگان بینی که پیدا در لباس یاسمین و مرغون بینی پیمر از لب باریده هنگام بیان بینی که اعجاز نبوت داد بر زبان بینی چنان که وسع الهامش حق خاطر تاشا بینی مرا هم با انشان از نشا طابا بینی مرا به نشا آورده مشت اختران بینی که گلهام بر لبش گفته در باغ جنان بینی نه مضمون که در هم بسته حدت گران بینی که تیرش از کمان نکشاده ناوک بر نشا بینی بگشتی تا طلوع آفتاب از خاوران بینی</p>
---	---

قطعه تصنیف از منشی کنج منور لال جھوپالی منشی محکم نواب سلطان جهان بگستا

<p>عروس دولت جاوید در کنار آمد بعهده نوشته جان بانوی طرب آمد باز و برگ نمایان رسید با حق کام فلک ز مهر بند بکام دل کابین</p>	<p>بکام دل بر سیدی دلا مبارکباد جیه عشرت و راحت فرامبارکباد حصول چاشنی مدعا مبارکباد ز روزگار نوید و فسا مبارکباد</p>
---	--

نهال تنیت طوی گلفشانی کرد
 فروغ ناصیه جابه هر دو آقا زاد
 بکار سهره در آمد ز روشنان سپهر
 قبا ز تافته شید نیک آمد راست
 سر دوز منزه چشم روشنی ناهید
 زمین ز لعل و گهر آرد شکر ریزی
 بهمین نه روک ناپرخ گرد سر گرد
 ز چشم روشنی جشن این بیوگانی
 شما که بانوی اقبال باتون در داد
 بران دلم که ز فرخندگی کشم گلبانگ
 مرا بجای پد آمدی ز تر بیتم
 مراد و نفیر رشیدت برادر آمده اند
 خسته باد بفرخنده گوهرت این طوس
 ایلا که سعد بود اجتماع شمس و قمر
 قرآن شتری و زهره بس بود نیکو
 بود ز چاشنی عیش کام جان شیرین
 نگار عثوه فروش مست و شادی
 اداسه رسم خنابندی مبارکباد
 شکر نکین شده نظم بهیم شکر افشان
 سزد که نوش دهانت ز در بر آید
 کنون بزلغ عروس دعا کشم شانه

بهند لیب حکم نوا مبارکباد
 شدند آن نیکو که خدا مبارکباد
 به بخت نیک سبیل و سهام مبارکباد
 فروغ نیر بختی ذکا مبارکباد
 بر امشی که بر دودل خوشا مبارکباد
 ز چرخ شمس و قمر و ناما مبارکباد
 دم نشاز زمین زدند امبارکباد
 نکلنده جوش سجا طر چسا مبارکباد
 بر تو جلوه او داما مبارکباد
 بران سرم که سرایم تر امبارکباد
 انگویت ز طرب بن چرامبارکباد
 ز جاسه خیزم و سازم دامبارکباد
 کز و بجان و دلم عیشنا مبارکباد
 قرآن این مه و مهت شها مبارکباد
 بهین قرآن دو اختر با مبارکباد
 ثمر نشانی نخل دعا مبارکباد
 بدلفری ناز وادامبارکباد
 مبارک از قدر و هم قضا مبارکباد
 ز شادی که بنجام که اسبارکباد
 چه خوب گفت نام خدای مبارکباد
 قبول شو عجابت و رامبارکباد

مدام تا که بود میل ختن با خاتون	به پهلوی تو عروس بقا مبارکباد
همان عروس به آقای زادگانم نیز	بفرخی رضا عروس مبارکباد

بسم الله الرحمن الرحيم

قطعات تاریخ جشن کتخدائی نور حدقه اہبت و کامکاری و نور حدیقہ حشمت
و بختیاری و فروغ ناصبیہ و الا جایی تجلی سیکادولت پسنای گوهر درج ہر ذری
اختر برج فیروزی چراغ کاشانہ جاہ و جلال شمع شبستان جود و نوال نقشبند
ریاست و کیاست چشم چراغ امارت و فراست رونق سند سعادت و سیادت
زیب و صادہ جلالت و جلالت میر الوانخیر سید نور اکس خان میر الوانصر سید
علی حسن خان کلازلت شہسوار قبالہما طالعہ ریختہ خامہ جاہ و نگار منشی محمد
صاحب حسین صاحب سہسوانی سلمہ اللہ تعالیٰ

قطعه تاریخ فارسی

اے خوشار و ز ملکوز اختر عشق و طرب	رضعت از دہر شدہ رشتی بخت طالع
خوش صبا گفت تاریخ قرآن السعدین	جشن شادی و دوزند سعید و صاحب

قطعه دیگر

آمد نوید عشرت شادی ترانہ ریز	چون کتخدا شدند و نوشتہ بغر و جاہ
نور اکسن بہ عیش و لعبت علی حسن	باشند شاد کام بہ شام و ہر گاہ
گفتہ صبا جشن دو تقریب بہ منت	شد جلوتہ قرآن مہ و مہ و مہ و مہ

عزل اردو مع تاریخ شادی

ہوئے نام خدا وہ کتھا ارشاد چمن چارون
 گلستان نگینی ہے گلزمین خاں شادی
 عروسون ہے گہروشن نوربزم نوشون
 ترے نظار دیکھاب لوٹ لین مٹھی نگاہوں سے
 رہے جیتانہ رنگی دونوں عالم کی نشاط افزا
 ازل سے ساتھ لاسے بین اب تک ساتھ رکھینگے
 رہے دن رات شادی عیش میں تمام ریح گزرتے
 سرور و عشرت و عیش و طرب کی دیکھا آمد
 بی شادی ہی تو کیا دیکھیں بلب و قمری
 یہ شادی کا عالم شیخ سے یاد خدا چوٹی
 یہ وہ شادی ہرگز دینہ خوشی ہی قصہ میں تار
 خوشی کی ہوپ چان ہوگرم و سر عالم ارکان
 ہجوم عیش دیکھ لاسے ہمیشہ و ہوم شادی کی
 جواب سبط احمد و باقی جمیل احمد جلیل احمد

ق

	صبا میں بھی اوٹھا کر ماتہ تاریخی دعا مانگوں رہیں باہم صلاح و عیش سے دولت و واس چارون	
سہرہ از تصنیف سید جمیل احمد صاحب سہوانی		
	بسم اللہ الرحمن الرحیم	
آج دو نوشون کا ہے ایک ترسہرا قدرت اللہ کی ہے روئے نکو پر سہرا	جسد لاطاع بیدار بنا کر سہرا جو کوئی دیکھتا ہے صل علی کتا ہے	

ہے سوا چرخ سے دو ہاتھ زیر کاتب
 تار باندا یہ نظر بازوں کے نظارہ نے
 بڑھ گئی نکست گل سے بھی پسینے کی ہلک
 تو وہ ہے کان جواہر کہ بدولت تیری
 وہ نہیں چرخ کو دیدین جو تار کے خوش
 ذکر کیا جلوہ نوشاہ کے نظارہ کا
 ہر لڑی موج ہے ہر پھول ہے درخشاں
 چشم بدین سے رہے عارض نوشتہ محفوظ
 سورہ نور کا جلوہ ہے رخ نوشتہ بین
 کیا ہی موزوں رخ نوشتہ ہے اللہ اللہ
 کچھ نہ کچھ گانہ نگاہ میں بھی یہ لایا ہوگا
 پہلا اجائے میں سنا تا ہی نہیں جوت گل
 ہے ہلک پہلو کی ستر سچ مرصع کی دھک
 سر پہانے سے ترے عرش پر کتاب دریاغ
 سبلیں برقرار کہتے ہیں اہل خمیم
 کتنا بیباک ہے لپٹا ہے رخ نوشتہ سے
 کہہ اوٹھے سب شجر طور میں سکلی شاخیں
 ستین آکے نوشتہ میں مبارک جوشین

بڑ گیا کا ہشتان سے ہی یہ گز سہرا
 بنگیا سہرہ پہ ایک اور مکر سہرا
 تیری خوشبو سے ہوا اور مطر سہرا
 اپنے دامن میں بھرے رکنا ہو گز سہرا
 موتیوں سے بھی نہ تو لیں گے برابر سہرا
 مکھن کھل جائیں جو دیکھیں ہج و اختر سہرا
 آبرور کتاب ہے دریا کی برابر سہرا
 آڑ ہو کر یہ بنے سد سندر سہرا
 والفحی کی ہے یہ تفسیر اس سہرا
 واقعی سچ ہے حینو کو ہے زیور سہرا
 خالی موند دیکھا نوشاہ کا کیونکر سہرا
 آج اتر آیا ہے چڑھ کر ترے سر پر سہرا
 خوشنما ہے رخ نوشاہ پہ زیور سہرا
 بڑ گیا کا ہشتان سے کئی نمبر سہرا
 دیکھ کر عارض نوشاہ کے اوپر سہرا
 منہ لگا پیسے ہے گستاخ مقرر سہرا
 قد پر نور پہ دیکھا جو منور سہرا
 نذر دیتا ہوں میں اے ساقی کو تر سہرا

میں نہیں چاہتا موند دیکھو صفت اپنی بھیل

داد ایضا سے دین سکے سخور سہرا

ولہ قطعہ تاریخ جشن شادی

چون بہ صدیق حسن خان مبارک طالع
سال تاریخ درین جشن جو سچو است جمیل
سعد و سعادت شادی نور العینین
زدر رقم نامہ دو تقریب توالی السعدین ۹۸

پیشکش سید جمیل احمد سہوانی

تاریخ جشن شادی از سید جمیل احمد سہوانی سلمہ

خوشی کا ہو یا رب یہ جلا مبارک
ہمایون ہو سر بیچ نوشہ کے سر پر
یہ شادی کی محفل یہ جلسہ خوشی کا
بجے در پہ نوبت نشاط و طرب کی
یہ ہے جو ش عشرت یہ شادی کا عالم
مبارک سلامت کا محفل میں غل ہے
حبر ہر دیکھو ہے عیش و عشرت کا جلو
رہین شاد و آباد نوشہ ہمیشہ
ہر اک کی زبان پر یہی ہے ترانہ
تماشا دکھاتی ہیں موجیں خوشی کی
یہ اک ایک سے کہہ رہا ہے خوشی میں
کٹے رات دن چھوٹتے ہیں آئی
دلوں کو لہجاتا ہے جوش مسرت

رہے سال فرخ مہینا مبارک
فلک کو ہو عتہ شریا مبارک
مبارک ہو اسے شاہ والا مبارک
یہ شادی ہو کتنی ہے شہنا مبارک
کہ کتاب ہے ہر پہر و ہر نام مبارک
فلک پر سے کہتی ہے زہر مبارک
خدا لے دکھایا دن اچھا مبارک
آئی ہو خلعت شہنا نام مبارک
یہ شادی یہ محفل یہ نوشہ مبارک
نہیں شور کہتا ہے دریا مبارک
یہ شادی کا شہرہ یہ چرچا مبارک
یہ عیش و طرب ہو خدا یا مبارک
خوشی کا عجب وقت آیا مبارک

<p>سعادت کے کوئی نحوست جہان کی یہ شادی وہ ہر کل جہانین خوشی ہے ہر ایک سال کے بعد فرزند پیدا</p>	<p>زبان پر نہ لفظ آئیگا نامبارک نہ کیونکہ کلمے ساری دنیا مبارک خوشی پر خوشی ہو دوبالا مبارک</p>
<p>بوشی کے نکلنے میں مضمون قلم سے جہیل آج کا روز ہے کیا مبارک</p>	
<p>قطعہ تاریخ</p>	
<p>چون بہ نواب امیر الامرا والاعباد سال تاریخ دین جشن دلم خواست جہیل</p>	<p>سعد و سعد شدہ شادی نور العینین ز در قم خانہ دو تقریب قرآن السعدین</p>
<p>سہرہ در تقریب شادی کتخزائی میر ابو اخیر نور الحسن خاں صاحب و میر ابو النصر علی حسن خاں صاحب دام اقبالہما از منشی شیخ محمد عبدالعزیز بھوپالی عزیز شخص ملکیہ فتحار الشیرانی</p>	
<p>کیون نہ سو جان سے ہو قربان تقدیر آفتاب ملک حسن بین دونوں نوشاہ عقل حیران ہے ترجیح کسے دون کس پر اونکے بابوس کی حسرت جو کر تہا دل میں دونوں کے مہندہ کی طرف دیکھ کے کہتے ہیں سارے عالم کو ہر اس شادی کی شادی ایسی کیون نہ مسرت سے لڑے سوزین شہر خرم</p>	<p>آج نواب کے میون کے بند ہا سہرا میتک دے تار شعاعی کو نہ کیونکر سہرا ایک کے مہندہ پہ کہلا ایک سے بہتر سہرا یوں لٹکتا نہ کبھی سر کو جہا کر سہرا ایک جا کر تہا ہے دیکھو مہ و اختر سہرا مرد وزن محو طرب گاتے ہیں گھر گھر سہرا عقد پر دین سے زیادہ ہے منور سہرا</p>

<p>زینک دیتے ہیں کو اکب کو ضیائیں گم ہر محفل عیش ہوئی صحن ارم خوشبو سے دہوم ہے عالم بالا ملک اس شادی کی آجکل زمزمہ سنجی نہیں ان کی بے وجہ</p>	<p>چشمکین مارتا ہے کا ہکشان پر سہرا طرہ عور سے افزون ہے معنر سہرا کیا عجب لاسے جو رضوان ہی بنا کر سہرا باغ میں گاتے ہیں مرغان نوا اگر سہرا</p>
<p>اب نواسخ دعا ہو کہ یہ موقع ہی عزیز غم نہیں مختصر ہے یار رہا اگر سہرا</p>	<p>یہ وہ سہرا ہے جسے ذوق ہی نہ کر سکتے تار ہے دہر سن تقریب عروسی جاری</p>
<p>فرط شادی سے رہن خندہ زان اجاب نام انک کے تار کا ہو ختم کے منہ پر سہرا</p>	<p>آفرین خوب لکھا مرد و سخنور سہرا تابند ہے ہند میں نوشا ہونے کے سر پر سہرا</p>
<p>رقسم نیک شادی ہو و صاحبزادہ مبارکباد ۹۸ھ</p>	<p>قطعہ تاریخ کتخانی سید نور احسن خان صاحب متخلص بہ کلیم از منشی فدا علی صاحب فارغ مراد آبادی سلمہ</p>
<p>عنوانہای تاریخی</p>	<p>رہے برین عروس میش دایم ۸۸ھ ۱۲ فضلہ</p>
<p>ہو گیا عقد کلیم نیک بخت ۹۸ھ ۱۲ھ</p>	<p>عنوانہای تاریخی</p>

<p>مر برج اقبال تطب و سرع بجلی بانوار خیسہ و صلاح گسر بار و خواص بجر سلوک فرد زندہ شمع بزم کمال زبان آور تازی و فارسی رضا میں عالی وہ سحر حلال سنو نام نور احسن خان کلیم ہو کے کتخدا خیر و خوبی کے ساتھ</p>	<p>پہر شدت مہر نیک احتدای محلی با خلاق پیغمبری یم بیکران کرم گستری نسر از ندہ رایت سروری نسا ایندہ آب و در دری کہ جن سے فجل جادو کے سلمی گل گلشن شوکت و برتری بفضل خدا وند انس و پیری</p>
<p>لکھا کلک فارغ نے سال کجارج ۹۸ یایون ہو عقد مرہ و مشتری ۱۲ھ</p>	
<p>ایضاً فارسی عنوانهای تاریخی</p>	
<p>بطور عیش رسیدہ کلیم عالی را ۹۸ ۱۲ھ</p>	<p>کہ خدا شد کلیم بابا کرم ۹۸ ۱۲ھ</p>
<p>قطعه</p>	
<p>بر دل نور احسن خان کلیم نونال سال و مرہ فارغ نشاند</p>	<p>عقد سنون باز کردہ باب عیش یافت بلس گل شاداب عیش ۹۸ ۱۲ھ</p>
<p>قطعه تاریخ کتخدا علی حسن خان صاحب متخلص بن سلیم</p>	
<p>عنوانهای تاریخی</p>	
<p>کہ خدا شد علی حسن اکنون ۱۸ ۱۲ھ</p>	<p>گشت عقد سلیم مہر حسا ۹۸ ۱۲ھ</p>

قطعه

چون میر علی حسن به تمکین از بزرگ زبان نسیم شهرت از نکست روح بخش گشتم گلچین خیال من در انحال تا نذر کنم به پیش نواب اے شاخ قلم نسا بسارش	بر سنده عقد خویش به شبت در عرصه گلشن جهان جبت سرور کمال بلکه بدست گلدسته نغز سال و مدبت کو دالی با و تار من هست نیشاد بهیاسمین به پیوست
--	--

قطعه تاریخ عقد هر دو شادی نتیجه فکر عالی ذکر مولوی
سید محمد مبین صاحب آنزیری اسپیشل محبیط ضلع
سهارنپور سید الشک

تا ابد باد امبارک اے کریم شادی دو یوسف کنان جن بهد گزستند عقد دلکش بر امیر الملک ماسعود باد آن سلیمان شوکت و دارا حشم زاستانش شان رفعت پست شد پیش او فرمانروایان را مدام از امیران معالی مرتبت	از دواج هر دو ماه سردری گشته باد و غیرت حور و پری بر طریق سنت پیغمبری آنکه او هست آفتاب داری زیر فرمانش سپهر چنبری اوج می خندد بسمای قیصری هست در بر جامه فرمانبری کیست تا بند خیال بهمیری
---	---

آن علی بندہ ست را سے رشتہ نش	شد و گر خاتون عالم زیوری
سال تار بخش مستاع فک شد	در زمان سعد بانیک اختر ی
گفت با تفت با بسین خیر خواہ	اچہ بہم گردید ماہ و مشہتری

دیگر اردو

شادی سپہ اکامیر کے دونوں عزیزین کی	موجود سب لوازم جہاہ و ختم ہوئے
اک مہر فضل دوسرا ماہ کمال ہے	فضل خدا سے دونوں وہ عالی مقام ہوئے
خلعت بھی بخشے خوان بھی او کو عطا کی	خادم تمام مورد لطف و کرم ہوئے
وہ جو درہ کرم وہ عطا اور وہ نوال	محتاج سب جہان کے اہل کرم ہوئے
نواب مستطاب کے فرزند مادر	نوشاہ شکے مہبط فضل و کرم ہوئے
گلہا نگ تہنیت ہے بلند آسمان تلک	اختر نثار اوشہ مثال درم ہوئے
شادی کے احتشام کو حساد دیکھ کر	ایسی گٹھی کہ مردم چشم عدم ہوئے
نواب مادر وہ رتبہ ہے آپکا	جو سر بلند تھے پتے تسلیم خم ہوئے
فضل و مہر مین آپکا ہمسر کوئی نہیں	علم اس قدر ملا کہ جہانین علم ہوئے
سن سکے خادمان تو نہایت ہو مگر	حسرت یہی رہی کہ نہ موجود ہم ہوئے
تھی نکر اسے بسین مجھے تاریخ عقلمی	آئی نہ اہمہ آج دو اختر بہم ہوئے

بزم مشاعرہ

بعد ختم این نامہ اتفاقاً قادر بزم سخن سنجان پر سبیل تذکرہ این مصرع حضرت شفیقہ
 ۵ آکھو ہو لے ہم او کی یاد میں + بر زبان نشی محمد صابر حسین صاحب قنصر
 بہ تمبا گزشت چون این مصرع پسند خاطر بزم آرایان افتاد آنرا مصرع طح

طرح گرفتہ سخن سجانرا بطبع آزمائی اشارت رفت چنانچہ ہر کیے از ایشان باندازہ
 نمودند و سمن نظم را در میدان اندیشہ جولان داد از آنجا کہ ضبط این مشاعرہ مناسب
 بود گفتار ہر کیے را نقطہ انتخاب زدہ در بیان این نگارش جلوہ دادہ شد نخستین
 نقشی بدیع کہ از خانہ جادو نگار حسین برادر گرامی قدر رسید نور الحسن خان ہر کی
 وزن شستہ تماشا کردنی ست و آن اینست

کیا رکھا ہے قصہ فرما و مین	فرق آتا ہے کسی کی یاد مین
کیا مبارک فکر آب و دانہ نمی	صبہ آ یا قبضہ صیاد مین
کیون نہون غم سے کسی کے بہرہ مند	شادیاں بہن خاطر ناشاد مین
اقتضا سے عاشقی کو کیا کروں	ور نہ پنہان شکر ہے فریاد مین
جس نے بیگم شکن بنایا ہے آؤ	کچھ بلا کی مشق ہے ایجاد مین
تراہ و ن سے وعدہ اور بھگوطا	دخسل ہے کس کو خدا کی داد مین

ہم کو ہے جس سے ارادت اے کلیم
 دوسرا اوس سائنیں ارشاد مین

سپس محرم طور سلیم کام بہ نگنار سخن کشاد و ابیات چند بہت قلم و

عمر یون کاٹی کی یاد مین	شام نالہ مین سحر یاد مین
کیا ہوا قدر کے مقابل گروہا	بات تیری سی کہاں نشان مین
ہم اسیران محبت کا ہر گہر	یا نفس مین یا کف صیاد مین
شوق نے اب اور مضطر کر دیا	چٹکیان لیکر دل ناشاد مین
خفتگان خاک سمجھے صور عشیر	کیا قیامت تھی مری فریاد مین
کیون نہ تو پون شوں بہر گام	لطف آتا ہے تیری بیداد مین
قتل شتاق شہادت کیجئے	دیجئے جگر کف جلا د مین

کنج گئی شب نالہ و فریادین		تم نہ آئے تو جی اک چر چار پا	
	چو دروازے بتوں کی اے سلیم	دل لگاؤ اب خدا کی یاد میں	
بعدہ چمن پیر الفاظ و معانی مثنوی محمد صاحب حسین صاحب صبا سوسا عند لیخامہ راہ انشا و نغمہ های شیرین آورد و از مصفی ان کو سبقت برد			
شوخیان آئین دل نشادین کنج گئی بے مانی و ہزار دین ملکاشیون مبارکبادین دیکھیں کیا کیا ہیں ستم فریادین ہے وہ اک شوخ ستم ایجا دین دم نہیں ہے خیر فولا دین ہو گیا تمہاری یاد میں جو تلوں سے ستم ایجا دین ہے مزہ سکوتری بیدار دین		کیا رہا ہے یہ کسی یاد میں کہنچتے ہی اذکی ابرو کی شبیم کے آنے سے یہ شادی مگر کہتے ہیں ضد کسی گنگے اظلم ڈھونڈتے تھے تو طور پر جو کچھ کہیم پر گیا کس سخت جان سے واسطہ دل ہی اب پہلو تھی کر لے لگا بگئے وہ رنگ گردن کا اثر داد خواہی کون محشر میں کرے	
	اسے صبا میں اور خوشامد غیر کی	بول ماوٹا سب کچھ کسی یاد میں	
	غزل دیگر بہ طرز اہل لکھنؤ		
لعل اور گئے خانہ صبا دین تیغ پہونچی قبضہ جلا دین		مرغ گویا نے چمن کی یاد میں اسے گنگا ران الفت شاد ہو	

<p>دیکھ کر پڑی کہن خدا دین بہر گیا ہے غم دل ناشادین ہے قیامت خانہ صیادین شاخ اب کیا لگ گئی شمشادین وہ پری پیکر ہے آدم زادین زور تباہہ بازوی جلا دین</p>	<p>باؤن پہلانے لگا شوق جنون آئے کیا راحت ٹھکانا ہی میں حشر ڈراتے ہیں اسیران جن تیرے قدم سے ہمسری کرنے لگا کیا اوڑھیں اوس سے حسینان بہا آج دبا یا سخت جانی کا غور</p>
<p>بات کہتے کہتے بوسہ لے لیا تم ہی کامل ہو متبار جاد میں +</p>	
<p>دیکر جمیل جمیل سہو اب نہ لوانی عجز نہل پودہ گوش سامان نواخت</p>	
<p>جی نکل جائے کیکی یاد میں وہ کہان چرخ ستم ایجاد میں کیا کریں گر ہے اثر نہر یاد میں فرق کیوں آیا تری بیداد میں دیتے ہیں جنجر کف جلا دین بنگیا ہے بت خدا کی یاد میں جاتے جاتے کو چہ جلا دین تہا ہجوم غم دل ناشادین اور تو کیا ہے دل ناشادین مرنے والے عالم ایسا دین موڑ چڑاپن تہا فقط فرادین</p>	<p>تنگ کیوں ہے خاطر ناشادین شوقیان ہیں جو تری بیداد میں ضعف سے یاں لب ہی ہل سکتے نہیں گر نہ کچھ ہم سے رکاوٹ تھی تو پہر واہ کیا شوق شہادت ہے کہ ہم بے سبب خاموشی ز اہر نہیں مرٹ گیا سب سخت جانی کا غور کیا ساتی شادی مرگ سرو درد سے اسکے ہل جاتا ہے جی کہتے ہیں وہ نام پر مرتے ہیں سب نام جکافیس ہے دیوانہ تہا</p>

پایہ گاہ طرز صبا کیونکر جمیل
فرق ہے شاگردین و شاگردین

دیکھو سر خوش صبا سخن دلکش منشی ارشاد احمد کیش از رضایین نگین باد گلگون
بکام جان رنحیت

گر نہ ضبط نفس فریاد میں تیری چشم سرمہ سا کی یاد میں یہاں بڑا ہون چون مجھے ذوق عشرت کہتے ہیں جسے تحقیق ہے حضرت واعظ بجا اور ذکا و صفا میرے سینہ سے نہ نکلے گا کبھی عشق میں تیری رقابت ہی ہم سخت ہو وہ بھی نہ نسبت کوئی روز محشر ہی ہزاروں ٹیام ہوں کہ کوکتے ہیں نفس الہی و اکمل	ہو جواب آسمان بیداد میں تھر کی چپ ہے مری فریاد میں وہاں کمی ہوتی گئی بیداد میں تیری ٹھوکر میں مری فریاد میں کہ کوکتے ہیں آپ کے ارشاد میں دم ہے جب تک خیر عطا دین دلبران خلع و نوشاد میں تیرے سنگین دلمیں اور فولا دین عشق کی قید ابد میعاد میں قید ہوں میں الفت صبا دین
---	--

شفیہ کارنگ میکش اور میں
فرق ہے شاگردین و شاگردین

بعد از ان عزیز مصر ناز کنخیالی محمد عبدالعزیز عزیز ہو پائی لمینہ
افتخار الشعر حافظ خان محمد خان حبیب شہینزلیجای رضایین اسیمجان فی الزمان

عورت ہو تم گلشن ایجاد میں	ورنہ پیچس اور آدم زاد میں
---------------------------	---------------------------

<p>آج اور کا بھی ہو ان خون یا نصیب کیا کہوں حال چین سے بے صفیر کچھ نہیں تو گالیان ہی پیلو یو سوئی تکرار پر کہتے ہیں وہ کون سے اس وقت میں اپنا فیق</p>	<p>ایک حسرت تھی دل ناشادین آہ کہ کہوں غائے صدیا دین لطف ہو کوئی نیا ارشادین پر لکھی بھول آہ کیوں تھادین ایک دل سو ہی کیسی یادین</p>
<p>ورد ہے نام اک ستم کا اسے عزیز کوئی جانے ہیں خدا کی یادین</p>	
<p>پس منتی مقبول احمد مقبول نقدر بضاعت سخن فن شعر را لہ نقیبت شید</p>	
<p>جب سے مشق افکنی طبع ہی پیدا دین کب تھے جو ہر تشیہ فریادین کھینچے گرا برو سے قائل کی شبہ مر گیا میں اس قدر شادی ہوئی بے مری فریاد قمری کی صدا کس طرح حاصل ہو دلی مراد</p>	<p>ایک میں کیا خلق ہو فریادین محضر خون تھا خط خدا دین ہو قلم نحر کف ہزار دین اونکے آنے کی مبارکبادین عشق قدر غیرت شمشادین اگر ہمارا ہے مراد آبادین</p>
<p>جو رہے کسو اسطے مقبول پیر کیا ہے ظالم نایرہ بیدادین</p>	
<p>بعدہ نقد سخن راعیا کامل محمد علاؤ الدین بسجوان سخنر بسک نظم کشید</p>	
<p>دم مرا نکلے تمہاری یادین آکے بالین پیرے کتے ہیں وہ</p>	<p>ہے یہ ارمان خاطر ناشادین کیا یہ مترا ہے کیسی یادین</p>

<p>حجی تریا ہے لگی لکسی نظر مخلصی مشکل ہے ابو مزع دل</p>	<p>بک گیا نالہ دل نا شادین پڑ گیا ہے پختہ صیادین</p>
<p>در دکا گریہ بسمل بنا رات دن کی نالہ و یادین</p>	
<p>تقریظ بزم سخن از کمرین خلائق احمد خان صوفی متهم مطبع سعید عالم گڑھ</p>	
<p>در بزم سخن گلہ ستہ کہ آب و رنگ معانی بخشہ حمد بہار پیرائے گلشن ایجاد است و شمعیکہ آئینہ سخنوران را نور جاوید دہد شائش باغبان چمن مراد است کہ مشعل گل افروختہ اوست و متاع صبر بلبل سوختہ او دیدہ نرگس چمن بانوارش روشن و جعد بلبل باو شیر رنگ متن اگر بپاسے سرو آزاد موج آب بنہ خیمہ شد برایش پاسے شوق می کشاد و اگر قمری را طوق گردن سرمہ در گلوئی ریخت سر و بہستان یاد میداد مثنوی منہ</p>	
<p>اسے نور دہ چراغ بینش پروانہ شمع از تو در سوز افروختہ تو عارض گل تو نقش سباغ می نگاری ہر لالہ کہ آتشین بہار است سفتی تو بسیرہ گوہرے چند از رنگ گل و فغان بلبل</p>	<p>روشن کن بزم آفرینش حسن تو بعاشقان نظر سوز آتش زدہ بجان بلبل از شاخ شکوفہ می بر آری از خامہ صنع یادگار است الماس وزمرد از تو دل بند حسن تو بہاغ میکند گل</p>
<p>و درود نامحدود بر بزم آفرین کن فیکون کہ وجودش اصل موجودات است و ذاتش مخلصہ کائنات و بر بزم سخن شمع انا الفصح العربی و الجم نور جاوید بخشید و کائنات معانی را بہر رخ او دیدتہ بحجۃ الکلم روشن گردانید نصیحان عرب پیش او باوجود</p>	

شیرینایی چون سبزه تصویر خاموش از زبان آوردان تا کجا بشیرین گفتارش حلقه در گوش شنوایی

شاه دو جهان کلیم پوشیده	خود آب حیات و زهر نوشیده
احی لقب و علوم دانسته	از نون و قلم و حرف رانسته
در ملک عرب شیر جهانگیر	لعل و شکرش چون شکر و شیر
طوطی نشان ندانش بودند	پیش شکرش ز لب کشودند
هم حرف شکر فروش میراند	هم امی و صد کتاب میخواند
شیرین سخنی و هم طبعی	نادر و گریه چو او فصیحی

اما بعد باین نشین بزم سخن صوفی پرچمن که درین سخن در پیاده دلش جوش میزند
و نشانه معانی بدماغش راه عقل و پرورش سه مننه

در بزم سخن منم چراغی	افروزم از ان چراغ دانستی
روشن شوم از سواد نامه	کوسه بکنم ز کاه خامه
از کلک من است زخم و هم	نا سوزم ز فرختم و جگر هم
از خانه کنم چو موشگانی	یک شعر بود به بزم کافی
از شعله چو خامه بر تراشتم	دل خون کنم و جگر تراشتم
از آتش دل زبان بشویم	تا گرم حدیث عشق گویم
شیرین سخنی ز عشق راغم	بر زخم کهن نمک نشانم

در بزم اهل مصالاب سخن آتش میزند که سخن دل پسندتا عیست مشتری خیر و کلام
جان نواز سرایا عیست طرب انگیز آنرا که این گنج شایگان میدهند خمر و روزگار نویز
است و آنرا که کلام شیرین نه بخشیده اند بزرگ فریاد خسته دلش آرسه

این سعادت بزرگ باز نیست	تا نه بخشند خدا سه بخشنده
-------------------------	---------------------------

درین روزگار تیره و تاریک خود سخن بزرگ در قیتم در صدف گنجامی او فدا ده بود و در

یاس و حرمان بر سر سخن بنجان گشاده بود سبب الاسباب سبب برانگیزت و باد
 کارانی در جام شعرای ماضی و حال بر سخت که آوازه قدر دانی سخن از شهر دارا اقبال
 بهو پال بلند گردید و شهره آبر و افزائی قاضی بنجان با کثافت عالم فراسید و گمان
 جان تازه و زندگان را شرب اندازد میدهم که تذکره بزم سخن فراهم آورده خباب
 شمع انجمن بلاغت بهار صبح گلشن فصاحت ابوالنصر سید علی حسن خا نصاحب
 بهادر دام قبال طبع گردیده و دیده مشتاقان را منور گردانید و چشم نظار گیسوان
 سرمه صفایان کشید آفرین بهمت یاقوتش که این جریده والا را چون لولو سے لا لادر
 رشته ترتیب کشید و شعرای ماضی و حال را کتاب نویش همسنگ گردانید و گلشن
 نفوس صورت است که مرگانه در شور نشور انداخت و همه را بهر پیغم اعجاز رقم زنده
 جاوید ساخت هر صفحه این کتاب رنگین رنگین تر از چمن و هر ورقش غایت ده
 یاسمین و نشتر سطرش چون جبین بل به تسخیر دلها مائل و حروفش روشتن گرسوید
 دل آغزش با شعار رنگین راحت بخش دل نازاد و آغزش بقطعات تهذیب و
 مبارکبا و پیش ازین تذکره صبح گلشن با شعار فارسی گرد آورده شعرای فارسی
 زنده ساخت اکنون اردو گوینان را از گنج غمخور بر آورده بود و بی حیات ابدی
 انداخت تا ابر جویش پر گشت همه بیار و دیو و پیکر را بر زمین تشنه نگذار و بزم سخن
 که ترتیب داده اوست اگر دران بزم ساعتی به نشینی بگهائے مضامین رنگین
 بهار روضه ضلوان به بینی الهی تا بزم سخن را از شمع معانی پر نور داری و تا سطر گلستان
 بر صفحه سپهر نگاری این بزم سخن مقبول نام و مطبوع طبائع خواص و عوام باد -
 بالنبی آله الامجاد این دعا از سن از جمله خلائق آمین فقط

قصیده منزالکمال الدین سحر قزوینی شاگردان الملک زلفی

ماه من از در آمد باد و زلف مشکبار	ماه را هرگز ندیدم مشک آرد در کنار
یکطرف بر سر بسته دست سپید ناز	یکطرف از خط نموده باله بر سر مشکبار
یکطرف نشانده هند و دلپ آب بقا	یکطرف آب بقا کرده لعش فرسبار
یکطرف نموده رود کرده گیتی را ختن	یکطرف بشوده سورا کرده گیسوا نشان
یکطرف غوغا نمودی از غرور حسن خویش	یکطرف کردی پریشان اند و زلف تابا
یکطرف دادی فوج کاین مرا گنج ستار	یکطرف برگنج خوابانده و بچان شارب
گفتش اے مرغ گلزار بستی راست گوئی	گفت گویم ز اینجی پرسی جواب سازگار
گفتش در بوستان از صحبت دارد لاله	گفت باشد لاله از گلگونه من و اعدا
گفتش لب غنچه کن کبشای آغوش الصغر	گفت پنداری زمین هم بوس خواهی بکنار
گفتش خط تو چون سورا ز مشک آرد نو	گفت زلف ما را اگر از تار جان سازد ناز
گفتش بنیم سیرت را بخندم از طرب	گفت آرسه کبک خند چون بریند کوسا
گفتش زلف تو اندر چه تو دانی که صحبت	گفت اندر مردم تو می از دیار مشکبار
گفتش در سایه زلف زنت دانی که کیت	گفت از کس گر گوئی آفتاب سایه دا
گفتش بر تاست زلف تو کو یا عاشق است	گفت آرسه سرور عاشق بود پیوسته بار
گفتش از انتظار جان بلب آمد مرا	گفت بنشین آنقدر ز تابی بر آید ز انتظار
گفتش آه بوسه چه شمت از چه باشد شیرست	گفت از آنرا تا تواند کرد شیر اینر اشکار
گفتش از تو کنار و بوس میخواید و لم	گفت اندر عشق صاحب زادگان کلاه کار
گفتش اے ترک صاحب زادگان کیستند	گفت صاحب زادگان حضرت صدیکبار
گفتش آنقدر رفتم کیت با من باز گوئی	گفت آن صدور که باشد بد خلق روزگار

گفتش از نام آن صدمه بگوشم باز خوان
گفتش آن کوره ملت از دشت مستقیم
گفتش آن کوبنای حد از دشت ترفیع
گفتش بر گوی صاحبزادگان را نام هست
گفتش یعنی کلیم آن صاحب طبع سلیم
گفتش آن کوسلیم است و بطون همچون کلیم
گفتش این خواستگاری را بکس بدین
گفتش این عیش را ای ترک تازی بگوی
گفتش این رو گیتی پر ز شورشادی
حوریان گوی پیشیند زلف عنبرین
بارگاه شای آید گلستان از رو گل
درین هر سر و میر قصد ز شادی فانت
کبک از شادی بود مشغول در دزدان
بسته بر زلف بغشه شاکیانی سلسله
درین هر شاخساری گلزاری جلوه گر
چون شنیدیم این خبر از کعبه و جده و شام
بجلسه برآمدیم با هوا سه دور دور
زهره در آن بزم آمد چون نگینا چنگ زن
یک طرف خوشای رود و یک طرف افتاد بود
یک طرف صوفی ز روی شوق در وجد و شاک
گفتم اسه ساقی ز جانی و بده جاشم آ

گفت نواب امیر الملک میر نادر
گفت آن کوشت دولت گشته آرد استوار
گفت آن کوشت ظلم از وی شد تیغ آرد
گفت یک ناطق کلیم و یک سیدم با وقار
گفت آن کو طور دانش گشته آرد نور تاب
گفت آرساز کلامش ننده جان بوفیاب
گفت یک با ماه یک با شتری گردیده یار
گفت لفظ (خواستگاری) را بتایخ انداز
گفت بان ترین رو گیتی گشته خرم چون
خیز سوسه بوستان با دوستان بای گدا
کارگاه مانی آمد گلشن از نقش و نگار
در سر هر شاخ گل از وجدی خند و هزار
چیمه بلبل رباید هوش مغر و شیار
کرده در کوش شقایق خسروانی گوشوار
جانب هر غزازی مرغ زاری لغزه سار
مان بپاکروم باطلی چون بهشت کردگار
منطقه آراستم با رفوان و چنگ و تار
بار بدران شتری مشغول مر ناز و ستار
یک طرف اداسه کبک و یک طرف آواز سار
یک طرف عارف ز کز ذوق آید شاد و خوار
اگر ز رشک خط تو شک بار شد و گووار

گیسوی خود بر کشایم خرمین
 بر زخم دست بزلغت تا که از مهر تار آید
 چون کشایم زلف ترسم می بویزد بر زمین
 ساقینای ترک سیمین ساق باز درون شایط
 زان شراب آرد که گوشتش روی دبا و سپهر
 زان شراب ناب آرد که فروغ باده اش
 سرخوشم با زان باده که از روی شغف
 سرخوشم ببا چنان که روی خلاص و ادب
 را دامیر الملک عالی رتبه سیدی حسن
 آفتاب گیتی آراسه سپهر و ادبی
 عارضش بر پرتو انوار گیتی در یمن
 بافت رادش بخرم بدل چون می در نشاط
 مدح خلقت که نویسم خامه گرد و مشکبیز
 ایکه احوال تو دایم باد با عشرت قرین
 بخت اندر آسین با هست دست زلف
 از تو یک رکب بگویتی شود دیر از رکوب
 تیغ و سخت تو نزار و فرقه آمد در نظر
 که بجز در فی از رحمت فرو داری نظر
 چشمه شمشیر خون ریز تو بنگام صاف
 برق تیغ تو اگر آتش نشان گرد و بقر
 آسمان آسایم سپ تو درگاه جلال

عارض خود را تا بنمایم لاله زار
 از چو تار چنگ خیزد ناله افغان و زار
 یکجهان دل خیزد از هر شک و بخش بقیه دار
 می گسار از روی مهر بانی می گسار
 از طرب بیرون کشد از پیکر فیض دمار
 راز قلب بویزد کورا ندر شام تار
 تنهیت آرم به نیزه و همچنان اقتدار
 باز خوانم چپانه در مدح امیر نامدار
 خان والا به یعنی آسمان افتخار
 از شیر شیر دل اسکندر دار و قار
 خاطرش را خازن اسرار غیبی در یار
 در دل شادش مقرر عدل چون یک در یار
 نقش جوش گر نگارم جامه گرد و زرنگار
 ایکه اعدا سے تو دایم باد بر محنت دوچار
 پرقت اندر زیر زمین با هست خنک بار
 وز تو یک رابل بگو گهمان شود دیر از سوار
 ملک از ان سیمین و خصم تو ازین گرد و زار
 قطره بایش در شب گرد و چو در شام هوار
 هست برقی سحر بیا یکد بر شمشیر بار
 سبزه انبیا سش نروید هرگز اندر جو سبار
 بر رخ خوشه بنویسد سیمین خط خبار

گویم از صولت غوغا فتنه در کا شفر
با دوشیم خصم جانیت تیر جا نگاه تو کرد
سیم سنگین شک را در روز بخت نگاه
هر کسی نازد لطف پادشاه عصر خویش
وقت همت از بهو انیز و نسیم عنبرین
شعر سحر گشته چون چودت گیتی هشت
نه خطا لغتم نباشد شعر من چون چودت
پشتم سار شعر من اما دواتست و قلم
زنده از سر چشمه چودت باشد خاص و عام
من ز علم شعر با ششم بر او بیان منتظر
چشمه سار چودت تو از شعر شاعر بی نیاز
پشمه سار شعر من محتاج فیض عام تست
چودت چون آفتاب و شعر من باشد چو ماه
تو چودت نو و غنایی بهمن انعام وصله
گر درین شعر سحر شد مکر باک نیست
تا فرزندان باشند ز کشت این خسار گل
داوراد ایم کلیمت با و جان بخش از کلام
مرغزار دشمنانت با و یکسر مرزغن

خواهم از بدبخت افغان شود و تندر
انچه تیر لهن با دیده اسفند یار
با جوی او را نیارد و یکس اندر شمار
منت ایزد که ذات تست فخر شهر یار
گاه تهر از بهار آتش نشان خوش بخار
گوئی این هر دو جاری باشد از یک چشمه
در میان این وان بید افتد فرق بین
چو بار چودت تو باشد کف گوهر نثار
تا زده از سر چشمه شعر من روان بهوشمار
تو ز فضل چودت داری بر این انعام
فیض او عام است بر هر کس لطف کردگار
شعر من باشد چودت حضرت امیدوار
ماه از غور شیدار شمع مستعار
من ز شعر خود نایم خوش پر دین نثار
این تکرر مرز چودت کرده ام به خوشکار
جمله ایام تو باشد شادمانی را دثار
سرور او ایم سلیمت با سلامت باد یار
مرزغن بر دوستان با و یکسر مرزوار

